۷۸۶

ماہِ تمام

۱۰ مسدس در مدح چہاردہ معصومین ع

مُصنّفہ

حسان الہند عالیجناب سیّد فراست حسین صاحب فراستؔ زید پوری،

جناب سیّد غلام عبّاس صاحب ناصرؔ زید پوری تلمیذ مصنف

بحسن انتظام

محمد کاظم آزاد

باہتمام محمد صادق پروپرائٹر

۱۳۵۵ھ صادق پبلیشر لکھنؤ طبع شد ۱۹۳۶ء

جنوری

مطلع

سزا اس کلام کی حمد الٰہ سے
جو چشم دل کی زیب ہے اوجھل نگاہ سے
پنہاں نہیں ہے نور سفید و سیاہ سے
نزدیک سب ہی کے دور بھی [illegible] شہ راہ سے
ذات اس کی لامکان [illegible] نہاں نہیں
سب سے اور اپنے آپ سے جہاں نہیں

پھول کیسے رنگ کے کیا جیسی ہو

۲

اسرار ہیں عجائب حقیقت سے آشکار
قادر کا اقتدار ہے قدرت سے آشکار
دوری کا حال قرب کی قربت سے آشکار
توحید [illegible] کی کثرت سے آشکار
قطرہ [illegible] بحر محیط ظرف وہ ہے
وحدت سے حرف [illegible] ہیں بہار و ظرف وہ ہے

دنیا کے باغبانوں سے ہے اپنی گفتگو
ثابت ہوا کہ اور نہیں ہے

۳

ان [illegible] شوق و قلم کا نشاں ہے ایک
سودے سے ہیں ورق بہت باغباں ہے ایک
دو آہ اور [illegible] باغ جہاں ہے ایک
بیمار [illegible] دوا [illegible] جہاں ہے ایک
[illegible] گل [illegible] جادہ ساز ہے
اسرار [illegible] سوال [illegible] ہے

ثانی تیرا نظر نہیں آتا ہے چار سو
وہ بھی نہیں بنا ہے جو ہو دوسرا کوئی

۴

یہ راز ہیں جو ہوا ہیں بیاں ہو
کل [illegible] نشاں ہو
کیسا ہے [illegible] عیاں ہو
دریا جو [illegible] زمیں پر رواں ہو
[illegible] ساتھ ہیں
ہو جیسے [illegible] ایک [illegible] ساتھ ہیں

۵

بہار ہے کوہ و دشت و گلستاں میں تو ہی تو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہلے یہ نظمِ حالِ ولادت رسول کا

داغِ جہاں میں جنت حق کے نزول کا
جلوے نے عرش و فرش کو آباد کر دیا

ہر ہر چمن میں رنگ اسی ایک پھول کا
روشن تمام گلشنِ ایجاد کر دیا

قدسی بھی کلمہ پڑھتے ہیں اس ایک اصول کا

۱۱

نور محمدی سے منور بہشت ہے
بس اور کیا ہے آپ ہی کا یہ بہشت ہے
فیض نظر سے نور کا ہر اک بہشت ہے
خوشبو سے مصطفیٰ کی معطر بہشت ہے
پہنچا سلام سے گل نوشاں رسول سے
جنت میں پایا اور ترقی نے شمع اصول سے
پہنچا ہوا عطا نبی کے سحاب کا

۱۲

بن رنگ ہی پہ روضۂ رضوان ہے گلشن نثار
گل ہی نہیں ریاض جنان جزو کل نثار
ساغر کوثر ان الفت سب نثار
فردوس کی صراحی مے جوش مل نثار
ہتھیار آپ ہی ہیں جام کی شراب کے
ہیں پینے والے ساقی کوثر جناب کے
صدقے ہو برگ گل پہ نور آفتاب کا
معلوم ہے یہ رحمت پروردگار ہیں

۱۳

نور مبین ہو رہے کہیں قربان مصطفیٰ
جو ہر ہے پاس ہے یہ سامان مصطفیٰ
سلطان عرش والا شان مصطفیٰ
ہر سو تجلی تشبیہ گریبان مصطفیٰ
مہر ہے جناب و اصف نور الہ ہیں
موصوف کی صفائی دل پہ گواہ ہیں
شعبہ ہے اک لطف رسالت مآب کا
جتنے گل و ثمر ہیں سب اس کے نثار ہیں

۱۴

الفت سے راہ نجف سے بلبل
ساحل میں انکی راہ کے تسنیم و سلسبیل
ہمدم ہیں عندلیب گل گلشن خلیل
دیکھے ہیں یہ صد ہزار وار جبرئیل
شاہد ہے یہ تمہارے فضیلت جہان میں
ال کی نور سے فخر قرآن میں
طوبی شجر جو ہے چمن لاجواب کا

۱۵

۵۱۵

[illegible] کھلا ہر طرف رجان ان
[illegible] بجی بجر ہین در فشان
[illegible] گل ہے وہ بلبل وہان سلطان
عاشق [illegible] ابھی سا ہین جو عنادل ہین ارزان
[illegible] ہین نہ وصف گل کا نہ بلبل کا
[illegible] ہے ذکر ہے آل رسول کا

ہو کر نہال کرتے ہین گل شکر کے جود

۵۱۸

جنت مین شیخ قصر جواہر ہین جو شما
املاک اور نظارہ بہی کیا بدولت ہر دین ہا
نعمت ہے خوان تو زر درے ہر بت
فخر البشر کا و اغ محبت ہوا ہر ا
الماس ہین جبین کی ضیا جنال ہے
اس لعل لب کی جوت ہی یاقوت لال ہے

اور لی ہو تو سمجھے ہین آپ درود
قطرے سب بنیا ہین اسی بحر نور کے

۵۱۷

دو ہا ہوا ہے عطر محبت مین ہر شجر
الفت کا یہ تو شاخون مین بارور
دیکھا یا آنکھی نظر ہے اثر
نقش مراد ہو گئے ان پہ جلوہ گر
فردوس پری ہین شاخ عین حضور کی
دنیا مین جو ہین جو ہر ہوت سے نور کی

بوسہ قدم کا لیکے شجر ہے سبزے کی نمود
سمجھے گھر خزانہ رب غفور کے

۵۱۶

عالی کا لطف خاص ہے مطلوب سلسلے
باغ جہان بجا لیا محبوب سا لئے
ہے انکی ذات نعمت مرغوب سا لئے
کیا کیا نہین رسول خوش اسلوب سلسلے
خدمت کو ہین ملائکہ غلمان و حور بھی
آراستہ خیام جواہر قصور بھی

نہرین انہین سمجھتی ہین دریا فیض و جود

۳۱

موجود قبل خلقت کونین تھا یہ نور
اوس سے بہت قریب جو حق سے بجا دور
تہلیل کا وہ کیف وہ فانوس کا سرور
کرتا تھا شاد آدمیت اس راہ شوق میں
سب کے تھا حجاب سے عفو
مسجود بنا رہا وہ دنیا کے ذوق یقین میں

پھیلی زمین پہ اس گل فردوس کی شمیم

۳۲

ہوتا تھا اوس کا عالم امکان میں جلوہ گر
اسباب اوس کا جمع کئے حق نے پیشتر
ممکن نہیں کسی سے کئے جو وہ کر و فر
تھا اوس سے خطاب سے کرتا تھا نامور
افلاک خلق کر دیے کس دھوم دھام سے
گلشن شگفتہ ہو گئے جنت کے نام سے

جب گلشن بہشت سری کی راہ مستقیم
سب انبیا کا نور تھا اس اک حریم امین

۳۳

بر پا ہوا جو جشن تو ہر رنگ سے طاب
پہنچا فلک پہ انجم و مہتاب و آفتاب
پستی کو بھی شرف سے ملا اور سے بہرہ یاب
پانی کی ساتھ آگ بھی پیدا ہوا آب و تاب
وہ سب علی رسول تھا جس شان کبریا سے
فرش زمین بچھا دیا مہمان کے

پہلی بہار سے زیب دہ جنت النعیم
ہر سمت روشنی ہوئی دنیا کے باغ میں

۳۴

ہوا ہر بکل بشر کی تھی سب کی ہم
پیدا ہوا اہر نزول پر رحمت کی ماتمی
تھی زوجہ صادق خلق بہشت آدم صفی
ہوا اس کا عظمت سر کار پہ دی
ریحان بیاس قرآن میں دیکھی
سے رہ انبیا کا نشان میں دیکھی

ہوا کو لطف حق سے دو مرتبۂ عظیم

٢٦

گلزار دہر کی ہے بنا جسکے استحسان
تھا لازمی کہ ہو وطن کا ستی ہوں عیان
سب کچھ ہوا اسا جو عدو نیک سے یہان
آدم کی نسل ہوا قصہ کہان کہان
بچھ ہم جہم طے رعایت سیو اسطے
دور اپنیا کا ولی کی ہدایت واسطے

لوح و قلم فدا ہوئے جسکے عملہ آن کتھا

٢٧

کام اپنا اپنا عیان کیے نیز رسل
اُس شکل وہ اوتی ہو وہ ہم شتوقو کا عقل
قدرت کے باغبان کو تھا علم جزو کل
رکھا اوسے امیر من ہو مہر ید تھا گل
چھایا جو وہ مصطفا انتظام ہو
اول جو ہے اوسی پہ نبوت تمام ہو

کسری کا عہد تھا جو کھلا یہ در مراد
تھا مولد رسول خدا کی پناہ مین

٢٨

سب عہد ہے شان محمد سے وقار
خالق کے ہے حبیب یہ محبوب کردگار
سردار کائنات دو عالم کے تاجدار
کیا ذکر جن و انس ملائک کے افتخار
اب فخر کیا کہ تھا اوسی فخر الزمان
ایسا نبی کہ جسکا لقب آخر الزمان

نوشیروان کے طاق کو اللہ کی تھی یا
حائل تھا عیب بن نظر بد کی راہ مین

٢٩

جاہ و حشم زمانہ ظہور کا
سیرت سے پیچرون پہ تھا فرش نور کا
بارہ بج وہ تھا جو ہوا کو وہ طور کا
واقف تھا لازمی کہ شمع شعور کا
وہ جلیان تجلی حق کی جھلکی تھین
کر سب بت پرستون کی آنکھین جھپکی تھین

٣٠

آمد آمد شہ اقلیم عدل و داد

۳۱

کفار تھے شرک سے کھین سے دل
کعبے میں صنم پرست خود اصنام سے تھے خجل
دل مشرک کو نئے سست تھے تا نوش مضمحل
آتشکدے تھے ہو گئے [illegible] مشتعل
آمد ہی سے زمانہ ہو گیا زیر و زبر
اعدا کے شور و شر سے عجب [illegible]

دی تہنیت نے فخر کے گا بستے پر اذان

۳۲

مرحمت طراز شانِ ولادت حجاز تھا
ام القریٰ یہ مادرِ گیتی کو ناز تھا
سب کا ایک ایک شجر سرفراز تھا
دیکھی نئی بہار در عیش باز تھا
پھر جوش تھے نفس وہ میدان ہو گئے
تھا رباغ طیبہ پہ قربان ہو گئے

چومے قدم زمیں نے ملا اوج بیکراں
خود عید شے رہی تھی صد مِن [illegible] کی

۳۳

تجویز پر نو کرنے لگے کعبہ کا طواف
روحِ خلیل خوش تھی کہ مٹا ہر اختلاف
آتا ہے وہ حرم کو کرے گا جو پاک و صاف
اب تک جو بتوں سے تھی بت کافروں کا لاف
قرآن عین اب اترا ہوا آسمان سے
اللہ کا کلام نبی کی زبان سے

قربان شاہ پر ہوا دورِ آسمان
خوش تھے فرشتے حمد رب ودود کی

۳۴

ناگاہ آمنہ کو در عطا ملا
وقت آگیا خوشی کی ہر بخت رسا ملا
کعبہ میں نکون لقیب بنی کعبہ گیا ملا
تا ان کو تھی عقدگی کہ حبیب خدا ملا
ایسا پسر جو خلقت مادر سے قبل تھا
چہرہ وہ نور کا کہ جو دو قرن سے قبل تھا

۳۵

جلوہ نما ہوا سبب خلقتِ جہان

قطعہ

[illegible] تقلید صبح لالہ گون اوٹھا
[illegible] سوز دروں اوٹھا
[illegible] کا جنون ۔ اوٹھا
[illegible] طوفان خون اوٹھا
وہ جوش ہے کہ [illegible] نہیں سکتا زمانے [illegible]
ساقی سکون ہوگا [illegible]

شعر

ذکر خدا کے ساتھ یہی جام چاہیئے

شعر ۳۵

[illegible]

اسکے سوا نہ اور کوئی کام چاہیئے
یہ دور میکشی تو عبادت خدا کی ہے

شعر ۳۶

[illegible]

مطلب نہ دے نہ مجھے نام چاہیئے
میخانہ کیا سبیل ہے راہ خدا کی ہے

شعر ۳۷

[illegible]

دشمن تیرے نام کی صبح و شام چاہیئے

۲۱

ماہِ ربیع فصلِ علیٰ دن بہار ہے
یا دل گھر ہے یا ہیں رحمتِ پروردگار ہے
اک ہیں بیٹھیں کہ بیٹھ رہو نگاہ بکار ہے
عاشق ہیں کیے جمع سے خوشگوار ہے
یا ہم خدا سبھی کہ قمر سے ہر زبان ہیں آج
کیسہ وہ ہیں چشمِ تمام وہ سایۂ کمان ہیں آج

جنت کا شمسِ انجمنِ قدس کا سراج

۲۲

لا جلد جام مے سے لئے اسکے واسطے
آنکھ رکھے ہوئے ہیں وہ کسر کے واسطے
یکساں ہو کیف شام و باطن کے واسطے
موزوں ہو ظرف بادہ ہر اک سن کے واسطے
اطفال بھی جوان بھی اغنیا بھی ہیں بھی
شاہی ثمال ہیں تو سادہ دل فقیر بھی

دینِ خدا کا جس سے ہوا خلق میں رواج
چمکی عرب کی خاک خدا مہربان ہوا

۲۳

یاں پیچھا ہیں ہیں جگہ نذر و ہم ساقیا
مجھکو سبو ہے بادہ ہے وہ ہم ساقیا
مجھکو نہیں جام ہے تری کہ ہم ساقیا
ساقی و بھی ہے نظر ہے کہ لطف ساقیا
رکھ بزم میں قدم کہ بخشش سرفراز ہو
نقرہ مے ہے جوان ہو سماعت کو ناز ہو

سردارِ انبیا سرِ عرشِ بریں کا تاج
پیدائشِ نبی سے منور جہان ہوا

۲۴

میں کیا ہوں تیرے ساقی کا گدا بندۂ قدیم
فرزورِ صورت و دل محبوب مستقیم
حسرت و ری قلیل عنایت تری کریم
یہاں یہاں عطا ہو سامع حشر اعمال الاہم
پاتی رہے ساقی عالم سبھی تن ہوش جان
سینۂ سیکار تا رہے ہم کہ نوش جان

۲۵

او سکا طفیل جسکی ولادت ہوئی ہے آج

تشریف لائے صاحب جب [illegible] آل عبا
آرہ [illegible] عدل و [illegible] ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۲

عاجز ہے عقل و وہم رسائی عزّ و جلال
تا فہم [illegible] صاحبِ کمال
وہ [illegible] ہے [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] ایک [illegible] مقابل ہیں [illegible]

۵۳

ہر جملہ ہے فصیح [illegible] ادا
اپنی طبیعتوں [illegible] لا [illegible]
ایسے حروف [illegible] صورت [illegible]
وہ گل [illegible] اور [illegible]

۵۴

مخزن ہے وہ جو [illegible] جواہر [illegible]
بحرِ عشق [illegible] اس علم کا [illegible]
[illegible] دریا [illegible]
اعجاز [illegible] جو قصد کرو [illegible]
[illegible] جہاز دل تا صبور کا

۵۵

ہر کیا ہوا آسمان [illegible]
یکتا وہ ناقص [illegible] چڑھا تا رہا [illegible]
بھولو [illegible]
بارہ [illegible]
یکسان رہ خدا میں قدم [illegible]
دریا کو [illegible] دل میں [illegible]

۵۶

ہر ختک و تر کو [illegible] ہے [illegible]
موجود سب [illegible] ہیں [illegible]
اعجاز [illegible] صاحبِ [illegible]
والشمس [illegible] قرآن میں سب [illegible]
[illegible] مقصد وہ پائیگا

۵۷

ہیں آئتیں سب آفتوں کی رد کے واسطے
ہر درد کی شکایتِ بے حد کے واسطے
قرآن کی طرح مخبرِ صادق رسول ہیں

جادو کے واسطے نظرِ بد کے واسطے
حقا کہ یہ شرف تھا محمدؐ کے واسطے
حق کی زبان ہیں مصحفِ ناطق رسول ہیں

۵۸

قرآن کیساتھ ساتھ ہے خیر الورا کی آل
دونوں کا ذکر کر گئے محبوبِ ذوالجلال
نفسِ رسول فاتحِ بدر و حنین ہیں

جو دو ہیں سو کمال ہیں یہ ہیں سو کمال
مخصوص پاک [illegible] ہیں [illegible]
نانا کی دونوں آنکھیں حسن اور حسین ہیں

۵۹
[illegible] شرف و عزت و ثنا آگاہ
[illegible] جعفر صادق و کاظم [illegible]
[illegible] موسیٰ [illegible] رضا [illegible]
مقبول حق جناب [illegible] نقی و تقی [illegible]
[illegible] عسکری [illegible]

۶۰
[illegible]
[illegible] مصطفیٰ [illegible]

۶۱
[illegible]

۶۲
[illegible]

۶۳
[illegible]

۶۴
[illegible]

۶۵
[illegible]

۶۶
[illegible]

مطلع

[illegible] بتول ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی عطا

[illegible]

۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

۴

[illegible] ان
[illegible] ان
[illegible]
[illegible] ہے

[illegible]

۵

[illegible]

۶

یوں تو کھلا ولادتِ بنتِ نبی کا راز
تھا مصلحت کے ساتھ جو تھا امر کارساز
گنجینۂ رموز تھا اسریٰ شبِ حجاز
معراج میں [illegible] اسرار بے نیاز
اب اہل بزم لطف اٹھائیں بیان کا
نظارہ چشم دل سے کریں ان کی شان کا

۷

جب عرش پر نبی کو خدا نے طلب کیا
محبوب کے عروج کا ساماں عجب کیا
روح الامین نے آ کے بیان علم رب کیا
رخ شاہ دیں نے جانب راہ ادب کیا
دیکھا سوئے فلک تو اس عالی مقام نے
کی حمد ذوالجلال رسول انام نے

۸

پہنا لباس نور تو قدسی ہوئے نثار
نزدیک براق آیا وہ عالم کا تاجدار
پیکاں سے نہ رکاب جو تھامی بڑھا وقار
پیکر تھا ادا نام [illegible] سوار
زینت ہوئی زین کو جو رسول جلیل سے
اب کی باگ ہاتھ میں لی جبرئیل نے

۹

اللہ رے تجلی [illegible] رب
آیا براق جانب حرم سے جب بڑھ چلا
آن تھی قدسیوں کو نظر قدرت خدا
پھیلا ہوا تھا چار طرف نورِ مصطفیٰ
ہر سو تھی دھوم رحمت حق کے نزول کی
معراج پا رہی تھی سواری رسول کی

۱۰

در آسماں کے کھل گئے پایا جو حکم رب
حیران تھے مہر و ماہ کہ یہ روشنی عجب
عالم ہوا کچھ اور فلک کے حصار کا
آراستہ عروس کے مانند تھی وہ شب
یا دل گھرا تھا ایک الٰہی بہار کا
تھے محو دید ساکنِ افلاک سب کے سب

۱۱

غل تھا کہ آرہا ہے شہنشاہ انس و جان
رضوان تھا باغ باغ بڑھی رونق جناں
غلمان پرے جمائے کھڑے تھے یہاں وہاں
حوریں تمام شوق زیارت میں شادماں
ہر سمت تھی اشتیاق رسالت پناہ میں
جھونکے نسیم خلد کے پھرتے تھے راہ میں

۱۲

جس طرح سے براق نے کی طے زمیں فلک
پہونچی سواری شہ عالم جناں تلک
پڑھتے ہوئے درود جلودار تھے ملک
فردوس کا وہ نور درختوں کی وہ جھلک
زیب چمن جو خلق کا سردار ہو گیا
رنگین کچھ اور خلد کا گلزار ہو گیا

۱۳

وہ قصر تھا بہشت کے اشجار میوہ دار
تاروں کی طرح جن سے چمکتا تھا بن تمام
پھولوں کا عشق اہل نظر سے گلے کا ہار
ہر شاخ رنگ پھیلا یہاں آنکھ زر نگار
پیہم لطف جن پہ لکیریں ہیں نور کی
آنکھوں میں جو تھا لہریں ہیں سرور کی

۱۴

یہاں شوق کرسیاں ملک کی لگی تھیں
جھرمٹ جو طائروں کا ہوا ارض عالم تھی
شاخ چمن جھکی تھی وہ جھک کے لٹکی تھی
گلشن ہرا بھرا ہے تو جھونکے صبا تھی
روئے زمیں پہ چھاؤں بہشتی ابر ساعتی
وہ بو جو دور دل سے بے ارگو تمی ساعتی

۱۵

وہ لالہ زار کے حسن شباب کا
سبزہ سے سارے بیچ میں آئینہ تختہ گلزار کا
وہ شاخ گل میں نور ہزار آفتاب کا
طرہ جو ہر ایک وقت رسالت مآب کا
ان کی بہار حسن نگاہوں پہ چڑھی ہوئی
گیسو کی بیل تخت شرف پر چڑھی ہوئی

۱۶

وہ جوش وہ خروش وہ نہروں کا اضطراب
حسرت یہ ہو بڑھائیں قدم اس طرف جناب
ساحل پکارتا ہے کہ محکوم رب ہوئیں
نظارے کیلئے سمٹ چشم میں حباب
موجیں یہ چاہتی ہیں کہ پابوس ہوں شتاب
تھم جاؤ کیوں نہ روک دوں حد ادب ہوئیں

ـــــہ ۱۷

طوبیٰ کی چھاؤں میں وہ جمالِ شہِ حجاز
صنعت کو تھی قامتِ بے سایہ پہ ناز
شاخوں کے جھکنے اٹھنے سے ظاہر ہوا یہ راز
خوش ہو کے پڑھ رہے ہیں شجر شکر کی نماز
ہر پھول حسنِ رخ پہ فدا بار بار تھا
ہر پھل سے رنگ سیب پہ ذوقِ نثار تھا

ـــــہ ۱۸

مصروفِ سیر ہو گئے حضرت ادھر ادھر
قدرت خدا کی ہر طرف آنے لگی نظر
ناگاہ شاہِ دیں کو ملا سیب کا شجر
سرسبز شاخ میں تر و تازہ تھا اک ثمر
رغبت سے اس ثمر کو دلِ شہ نے نگاہ کی
ہاں کھا سکو ہوئی یہ اجازت الٰہ کی

ـــــہ ۱۹

رضوان وہ سیب توڑ کے لایا بانکسار
کیوں کر نہ نصف کھائے اسے شاہِ نامدار
اس سے عجب ثمر بھی ہو کیا آشکار
کیا حکمتیں خدا کی یہ کیا شانِ کردگار
تازہ دلِ رسول کیا اس کلام نے
لذت اٹھائی نصف سے خیرالانام نے

ـــــہ ۲۰

وہ بہرِ حق جہاں میں ہوا اصلِ جاں
ماں کے شکم میں آئی جنت کی جو ماں
پیدا ہوئی وہ نخل ہوا عالم کے درمیاں
ایسا عجیب پھل ہوا اللہ مہرباں
وہ پھل وہ دی جو حضرتِ آدم کا فخر ہے
وہ نخل زمیں پہ عرشِ معظم کا فخر ہے

ـــــہ ۲۱

پیدا ہوئی بتول سے ارض و سما خوش
جنت میں انبیاء خوش تھے اولیا تھے خوش
اہلِ فلک ملک تھے ارض و سما تھے خوش
اتنے کیوں نہ خوش ہوں کہ جب مصطفےٰ تھے خوش
ظاہر میں وہ آ گئی جو رسالت کی جان ہے
جس کی جلو میں گیارہ اماموں کی شان ہے

ـــــہ ۲۲

مسرور تھے ولادتِ زہرا سے بحر و بر
ہر سو ہوائے شوق میں طائر کشادہ پر
خوش حال پھر رہے تھے بیاباں کے جانور
اس تازہ جشن کا تھا جمادات پہ اثر
کہتے تھے کوہ آج عجب اس کا رنگ ہے
سردار پتھروں کا جو کعبہ میں سنگ ہے

۲۳

یہ وقت وہ تھا جب ہوئیں پیدا بنتِ رسول
مصروف ابتدائے رسالت میں تھے رسول
آغاز جس میں ہو چکا تھا وحی کا نزول
اعلان تھا کہ دین خدا سب کریں قبول
پہلی یہی تھی بعد میں تو آواز اس کے
کثرت تھی مشرکوں کی گو جو اس کے

۲۴

سردارِ انبیا کا چچا تھا جو بولہب
دیوانہ کہہ رہا تھا بھتیجے کو بے غضب
تھی فکر یہ قرار دے اصنام روز و شب
ہو ہو کے جمع شور مچا کرتے تھے سب عرب
وہ پھر بھی رسولِ امم سے قریش کی
دریا چڑھا تھا بغض کا لہریں تھیں طیش کی

۲۵

باغی صلاح کر رہے تھے جلد ہو ختم
سر سبز ہو نہ پائے شجر اسلام کا تخم
کوشش کرو اور اپنی ریاست کا ہو بھرم
پھر کیا تھا جو ان جو آگئی گردش مدام دہر
پیچل نیا کھلا ہے عجب ایسا رنگ ہے
کیسی ہوا بدل گئی یہ عقل دنگ ہے

۲۶

اللہ رے نفاق ہوئے رنج و عناد
جلدی بہا دو بانی اسلام کا لہو
آنکھوں میں یہی تھی نیزہ و تلوار و نجو
شمشیر ظلم کر رہے تھے تیز تند خو
پایا امین وہ سے ابر رسالتِ مآب کو
لیکن چھپا سکی تھی کہاں آفتاب کو

۲۷

بے شک شباب عمر رسا بو طالب جلیل
آن کو تو فکر اس کی تھی کوئی سبیل
سب اہل خاندان سے ہو کفیل
دشمن ہزاروں ان کی جماعت تھی قلیل
ایسا عزیزوں کو لے کے دور
بستی سے جا ترا وہ کوہ کے

۲۸

اس عہد تک ہے شعب ابو طالب کا نام — بچوں سمیت جا کے وہیں کر دیا مقام
زہرا روان ہوئیں مع پیغمبر انام — یہ سن کہ دو برس ہوئے تھے ابھی تمام
مکہ میں دیکھیے ظلم قریشی گروہ کے — سامان پرورش ہوا درے میں کوہ کے

۲۹

ظاہر میں قید و قحط کی تکلیف تھی مگر
انوارِ حق سے اور ہی عالم میں جلوہ گر
جھولے سے تھی فاطمہ کے قدسیوں کے سر
ہر دن کی وہ لوریاں اور ان پہ واہ اثر
ربِ عبا سے ان میں محبت رسول کے
جبریل خدمتی تھے جنابِ بتول کے

۳۰

روحانیاں ان سے تحفہ تھے روز و دعا
پرحق تھی جس کو دیکھ کے ... تھا
کیسی تھی ... ادا کہ ... پیا
مزار ان کا اور تھا رنگ اس کا تھا جدا
دل شاد ان قدس کے نغموں کا شاد تھا
راضی رہے خدا یہی باغِ مراد تھا

۳۱

وہ پردہ دارِ بتول کی ماں پاک و پارسا
بیٹی تھی وہ محبت حیدر کی ادا
کھاتی تھی پیار کی تھی عجب قدرتی صدا
پردہ میں تھی اسی کی وہ دولت کی پردہ دار
پنہاں لباسِ عفت و عصمت میں جسم تھا
روشن جہاں میں جس کا وہ انوار اسم تھا

۳۲

چین نگاہ دیتا تھا کفار کا الم
غافل نہ تھے جنابِ ابوطالب ایک دم
وہ راتیں بسر تھیں بعدِ شہ عجم
پھر سے بچانے کے لئے تھے رہیں علم
تلوار لے کے پھرتے تھے گرد ان کے جا بجا
حمزہ نگہبان تھے رسالت مآب کے

۳۳

دشمنوں کی وہ بھی جس کا تھا وبال
شعبِ جبل میں گذرے اسی طرح تین سال
پھر اول کی جو رو عالم و ذوالجلال
آئے سے وہاں سے ... سلطانِ خوش خصال
اس وقت پانچ سال کی بنتِ رسول تھیں
بیت الشرف کی شمع جنابِ بتول تھیں

۳۴

چھوڑے ہوئے جبل ابھی گذرے تھے چند ماہ
رخصت ہوئے نبی سے ابوطالب آہ واہ
اسّی برس کی عمر تھی جب لی جنان کی راہ
زہرا کی ماں کو بھی نہ ملی موت سے پناہ
چھوڑا اسی زمانہ میں دنیائے زشت کو
راہی ہوئیں جنابِ خدیجہ بہشت کو

۳۵

کفار جو نبی کے ستانے پہ تل گئے
چاروں طرف سے ظلم کے دروازے کھل گئے
مجبور ہو کے غار میں تھا [illegible]
ہجرت ہوئی [illegible]
[illegible] جب خدا [illegible]
[illegible]

۳۶

زہرا علی کے ساتھ میں رہ [illegible]
بیمار تھا [illegible]
دل [illegible] حیدری [illegible]
[illegible] جان نثاری [illegible]
[illegible]
دست خدا [illegible]

۳۷

لکھا رسول پاک نے جب نامہ طلب
آمادہ [illegible] ہوا وہ [illegible]
[illegible]
ہزار اونٹ [illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۸

تاریخ [illegible] ہجرت [illegible]
داخل ہوئے مدینہ میں جب [illegible]
اس وقت [illegible]
جب [illegible]
آباد گھر علی کا [illegible]
زہرا کا عقد [illegible]

۳۹

بیت الشرف میں آئیں جو زہرا کے ساتھ
روشن ہوا [illegible] اور [illegible] کا گھر
[illegible]
ان کے لباس میں تھا [illegible]
کیا روشنی تھی [illegible] کر دیا
ظلمت کدوں کو نور سے [illegible] کر دیا

۴۰

مرقوم ہے کہ ایک یہودی تھا رسید نام
زوجہ کو اس کی بنت نبی نے دیا پیام
کچھ پارچہ میں بھیج رہی ہوں کہ کل کا کام
رہن اسکو رکھ کے جو مجھے دیدے پئے طعام
تعمیل حکم کر دی جو اس خوش نصیب نے
جلوہ دکھایا نور عجیب و غریب نے

۴۱

الحمد کریم تو ہے بحرِ اعظم ہے رواں [illegible]
رحم کا تیرے [illegible] سے کھا تا ر [illegible]
[illegible] وہ لاوہ پہلے [illegible]
فرزند سے [illegible] ہے ایام [illegible]
[illegible] قدرت عزا کی
[illegible] ابتدا کی

۴۲

جو سال آگیا تو نہایت ہوا سرور
پایا جو دیکھا ہے کہ حق نے روشنی کا [illegible]
پہنچا ہے سے [illegible] سب کی [illegible]
زود سے [illegible] جز آسکا [illegible]
[illegible] جانب ہی
ہو ہے لباس [illegible] رسالت مآب کی

۴۳

آنکھوں سے اپنی دیکھ لی جب قدر و درود
اس سے تو تھی سے ہو گیا روشن دل یہود
پیش نظر تھی [illegible] اسلام کی نمود
ایمان لا کے [illegible] پڑھا درود
بیٹی کی شان [illegible] قربان ہو گئے
[illegible] وہی اور مسلمان ہو گئے

۴۴

سب نبی کی آل کو [illegible] ادب کا
زہرا البتول [illegible] بیٹی ہیں نبی کا
نور [illegible] سے نور [illegible] جنت [illegible]
شان خدا ہے [illegible] قدرت [illegible]
ہاں [illegible] دین [illegible] دار السلام کی
[illegible] ہے فاطمہ زہرا ہے نام کی

۴۵

دعویٰ کرے ثنا کا فراست کی کیا مجال
بنتِ نبی کے رتبوں سے واقف ہے ذوالجلال
عاصی کا اب شفیع محشر سے ہے سوال
ہونے نہ پائے نارِ جہنم سے خستہ حال
بخشے خدا جو آپ نگاہِ کرم کریں
چاہیں جسے عطا اسے قصرِ ارم کریں

تمام شد

مطلع

دولت مدحت زہرا سے ہوئی شان سخن
ایک اک حرف ہے اک گوہر غلطان سخن
ہیں مضامین سے آراستہ داماں سخن
[illegible]
[illegible]
قدر دنیا نے کرے اسکا نہیں ہے

کھینچ لیجائے جو مجبور کو منزل پہ ضرور

۲

نظر کیون یار کی ہو خوش [illegible]
مدح خوان [illegible]
[illegible]
دل مرا ہوس کی ہوس [illegible]
اختیار اوسکو جو وہ بھی ہو قاتل میرا

سلسلہ چاہئے ایسا کہ حزین ہو مسرور
تار ہون جادۂ زہرا کے تو مشکل کیا ہے

۳

ناتوان جہان ز سخن اہل جہان کیا جانین
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ناتوان قلب جگر پانون تھکے منزل دور
دل جو زنجیر ون نے لٹے رہ حاصل کیا ہے

۴

راز عشاق کھلیگا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵

بس کچھ اپنا نہیں قسمت کے ہو جو کچھ منظور

۴۹

خسرو و ملک رسالت کو ملی وہ دختر
یادگار شہ لولاک ہوئے جس کے پسر
بطن مادر میں تھی جو وقت بتول اطہر
ایک اس نور میں تھے اور بھی تابندہ قمر
جلوہ قدرت خالق تھا ترا لالہ گہر میں
آنکھیں حیران تھیں وہ رشتہ تھا دو لالا گہر میں

۵۰

آگیا وہ زِ ولادت تو بڑھا اور بھی نور

۵۱

تا دم مرگ رہے وہ ورد زبان میں جو بول
عمر کوتاہ کہاں اور کہاں اسکا طول
حد یہ ہو جائے رسائی یہ ارادہ وہ فضول
انتہا جانتا تھا اسکی دل پاک رسول
عظمت وہ ہی کہ تعظیم ہی کرتے تھے
مدح زہرا کی رسول عربی کرتے تھے

صحن تھا وادئ ایمن وہ تجلی کا ظہور
زیب دربار ملائک تھے عجب محفل تھی

۵۲

خوگر رنج ہا نے میں کہ دو بہلائے رہے
منع کی راہ میں خامہ کو بھی جھکائے رہے
دل یہ گھبرائے فلک تک بھی بلائے رہے
آسمان سے بھی سر قدم ہم بھی جھکائے رہے
داغ عصیاں سے شگفتہ ہوں گلستاں بنکر
دم جو نکلے سخن آرا کا تو ارمان بنکر

دل تھا خورشید نبوت کا نہایت مسرور
جلوہ گر طرفہ ستارے تھے نئی منزل تھی

۵۳

رہیں منزل مقصد سے روانہ زہرا کی
کرم ایزد و سبحان سے عطا زہرا کی
دھوم کونین میں ہے نام خدا زہرا کی
میری بخشش کا ذریعہ ہے ثنا زہرا کی
ہے امید یہ جاں میں تو کچھ قریب ہی ہو جائے
صاف ہو فرد عمل فضل الٰہی ہو جائے

بزم کی شمع نبی ۔ حمد خدا و ند غفور

۱۱

شاعرِ آلِ نبی نذر کی تیاری کر
اے قلم صفحۂ قرطاس پہ گلکاری کر
تازگی دل کی بڑھے ہر سخن جاری کر
وقتِ امداد ہے اے بختِ رسا یاری کر
فاطمہ پر ہے مضمون کا خزانہ صدقے
کہ یہ نذرانہ وہ ہے اس پہ زمانہ صدقے

۱۲

عیدِ پیدائشِ زہرا کی جہان میں آئی
ذکرِ میلاد سے تازہ بیان میں آئی
تازگی باغِ شہنشاہِ زمان میں آئی
بوئے فردوس بہم کے مکان میں آئی
گل یہ سب ز اعجازِ رسولِ مدنی کی خوشبو
گر وہ ہے نافۂ مشکِ ختنی کی خوشبو

۱۳

بڑھ گئی آج بہارِ چمنستانِ جنان
ہر طرف ہو گئے جلوے نئے سر سے عیان
عید ملتی ہیں عجب تازہ ادائے گلیان
جمع ہے خلد کی حوروں پہ خوشی کا سامان
ہر زبان حمد میں ہے فرد پہ یارِ حسین
کر رہی ہیں شکرِ خدا ہاتھ اٹھا کر حوریں

۱۴

باغِ جنت کے درختوں پہ چہکتے ہیں طیور
بس کہ زہرا کی ولادت نے کیا ہے مسرور
قدرتِ خالقِ مختار کا ہر جا ہے ظہور
اپنے بندوں پہ ہوئی رحمتِ ربِ غفور
عرش سے فرش تلک آئی ہے نظر شانِ خدا
جشن ہے دونوں جہانوں میں ہے قربانِ خدا

۱۵

اہلِ دنیا کو تعجب ہے کہ یہ رنگ ہے کیا
گلشنِ دہر ہوا بارشِ رحمت سے ہرا
رشکِ گلزار ہوئے ملکِ عرب کے صحرا
گوشِ دل میں یہ ہر اک شخص کے آتی ہے صدا
روشنی خلد کی ہونیکو نثار آئی ہے
چمنِ نورِ الٰہی میں بہار آئی ہے

۵۱۹

تہنیت لیکے ہوئے چرخ سے نازل جبریل
قدرتِ ختمِ رسل میں وہ صدائے تہلیل
حق کا پیغام دیا نکلی شفاعت کی سبیل
ہو مبارک یہ ہے ارشادِ خداوندِ جلیل
آج پیدا وہ ہوئی جسکی بہت عزت ہو
فضلِ معبود ہے اللہ کی یہ رحمت ہے

۵۱۸

ماں وہ پاکیزہ ملی زینتِ بزمِ عفت
کرلی ہے مخبرِ صادق کی زباں جسکی صفت
دختر ایسی کہ جو ہے شمعِ حریمِ عصمت
مادرِ بنتِ پیمبر ہے بڑی جس کی حرمت
گود میں دولتِ [illegible]
شہ [illegible] ہوا [illegible] مریم آئی

۵۱۷

ہیں یہ سب جلوہ سے ہوا خانۂ ایمان روشن
حوریں جنت کی ہیں [illegible] ہوئیں تیرا دامن
فخر ہے جب سے کہ [illegible] ہے چرخِ کہن
کرلی ہے زمین و [illegible] [illegible] حسن
[illegible] [illegible] ہو
[illegible] یاد ہو

۵۱۶

زیبِ آغوش خدیجہ ہوئی ایسی دختر
جس سے بہتر وہ نہ ہوگی جو ہزاروں ہوں پسر
کہتی ہے خلقتِ عالم کہ ہیں صدقے جسپر
عود کر آئیں ہیں ہمیں ہر گھڑی پیری ہمسر
عہد میں اپنے شرف حضرتِ مریم کو ملا
آئے جب وہ تو قدم اوجِ دو عالم کو ملا

۵۲۰

ہوے بشاش نبی سنکے خدا کا فرمان
سجدۂ شکر بجا لائے شہِ کون و مکان
ہے تو ہی مالک و مختار تو ہی قادر ہے
عرض کی بندۂ عاجز ہے یہ تیرا احسان
تو ہے بے مثل ہر اک حکم ترا نادر ہے
حمدِ محمود میں قاصر ہے محمد کی زبان

۲۱

تہنیت دینے کو پھر آئے نبی کے اصحاب
وہ خوشی تھی شہِ دین کو کہ نہین جسکا حساب
جانب بیت شرف لیگئے تشریف جناب
شوق دیدار مین تھا قلبِ مطہر بیتاب
گود مین ہاتھ کے لیا چہرۂ زہرا دیکھا
قدرت خالق کونین کا جلوا دیکھا

۲۲

پیاری بیٹی کو جو کرنے لگے محبوب خدا
دی کنیزون نے تو دل وجان سے پیمبر کو دعا
پرورش مین ہوئے معروف شہ ارض و سما
واہ سرور عالم مین نہین پھرتا
بچپنے مین ہی رسول عربی کی خوشبو
جسم پر نور سے آتی تھی نبی کی خوشبو

۲۳

مدح زہرا کی نہین سہل ثناخوان کیلیے
مصحف انکے لیے ہے اور یہ قرآن کیلیے
ہے بہار انکی ثنا گلشن ایمان کیلیے
انکا گھر تاج شرف روضۂ رضوان کیلیے
قصر جنت جسے چاہین یہ عطا فرمائین
حق ہی بخشے یہ اگر عفو خطا فرمائین

۲۴

پاک ایسی کہ طہارت کو ہے خود جن پہ ناز
موطنِ کوثر کی قدم جو کہ ہین سرافراز
عابدہ ایسی ہے نور نظر شاہ حجاز
انکی تسبیح پہ کیونکر نہ کرے فخر نماز
سجدے سے جنکے ہے پاکیزہ مصلے انکا
زینت عرش معلی ہے تجلے انکا

۲۵

جب کھڑی ہوتی تھین طاعت کیلیے بنت رسول
روشنی پھیلتی تھی روز یہی تھا معمول
نام روشن ہو نہ کیون مہر منور کیطرح
سب سمجھتے تھے کہ مشغول عبادت ہین بتول
یہ بھی ہین نور خدا احمد و حیدر کیطرح
یہ شرف کسکو ہوا عالم امکان مین حصول

۲۶

فاطمہ گھر میں تھی سب کے جو ہوئیں پیدا
جلوۂ نسلِ امامت کہو پیدا ہوتا
ماں ان ہوئیں گیارہ اماموں کی یہ شوکت غدرا
شاہ مردان میں علی شاہ زمان حضرت تھا
انکی اولاد سے تھی زیب ... علی یا
خالقِ عرش کی سرکار سے کیا کیا پایا

۲۷

عرش جنت جسکی ہے وہ فاطمہ زہرا کا گھر
قدر قرآن و حرم کی دی حضرت باقر ساتھ
ہے یہ ارشاد کہ اتنا ہے مکان بالا تر
حق نے بخشا ہے اسے رتبہ نیارا منظر
دشتِ جنت میں لگا ہو وہ اک شجر تھا
خانۂ فاطمہ وہ ہے جو کہ علی کا گھر تھا

۲۸

مقصد مسجد اقدس ہے پر نور نشان
جلوہ ور گھر میں خدا سے تھا عزت و شان
اور روشن در ہو تجھ سے جب فرمان
پیر کہتا رہا کیا دروازہ خانۂ جنان
مرتبہ ہے یہ علی کا یہ وقار زہرا
حور ہیں جن میں مثل کنیزوں کے نثار زہرا

۲۹

قبلۂ مسجد کا جو اوس گھر کو کہیں تو ہے بجا
فرش کعبہ پہ ادب اوس کا تھا واجب عالی
اہل دین جو ہیں وہ رفعت میں ہیں عیوں زرا
سقف کوئی ہی نہ تھی عرش معظم کے سوا
چہرۂ رو فاطمہ نے شان خدا کو دیکھا
جب نظر چھت پہ گئی عرش علا کو دیکھا

۳۰

پردہ اوٹھے ہوئے پھیلا ہوا تھا عرش کا نور
آتے جاتے تھے ملک حجروں میں ہوکر مسرور
رات دن قدسیوں کی آمد و شد جاری تھی
فوج کی فوج اوترتی تھی وہاں تھا دستور
کرم اللہ کا تھا رحمتِ باری تھی
خانۂ فاطمہ سے عرش نہ تھا کچھ بھی دور

۳۱

رکھتی تھی خاص یہ قوت نظر ابراہیم
سطح خاک سے وہ دیکھتے تھے عرش عظیم
مہربان نفس نبی پر تھا ہوں رب قدیم
تھا یہی فاطمہ پر لطف خداوند کریم
اسطرح کا ہو مکان اور مکین ایسے ہوں
زینت فرش زمین عرش نشین ہوں

اونکی تاریخ ولادت ہے یہیں قربان بتول

۳۲

فاطمہ کے ہوں جو مخصوص فضائل مرقوم
عمر ہو ختم اگر کیجئے اونکو منظوم
تو خدا صدقتا انکی ہے کسکو معلوم
بنت سلطان دو عالم کی ہے کونین ہوم
خلقت انکی ہوئی امت کی شفاعت کیلئے
رتبۂ خاص ہے خاتون قیامت کے لئے

تہنیت آج یہ دیتا ہے ثنا خوان بتول
کلمہ گو ہوئیں ابھی یہ ہے خوشی کی محفل

۳۳

صورت احمد مرسل ہیں یہ مختار جنان
کرتے ہیں انکی ثنا سب در و دیوار جنان
بخشتے ہیں جا ہیں جسے قصر صفا ار جنان
نور سے انکے منور ہوا گلزار جنان
دخل خورشید کا دان ہے نہ گذرگاہ کا ہے
برج زہرا میں چمکتا ہے نور وہ اللہ کا ہے

شکر معبود کریں بندۂ احسان بتول
اوج پر عیسی تھی اس روز زمیں کی محفل

۳۴

حشر میں دیکھنا گے شان بتول اطہر
بخشوائی ہیں غلامان علی کو یوں حشر
دمبدم اپنی کنیزون پہ عنایت کی نظر
سامنے سبکے چھلکتا ہوا حوض کوثر
حشر کی دھوپ میں وہ مدح و ثنا زہرا کی
ابر رحمت نظر آئیگی ردا زہرا کی

۳۵

ہو مبارک تمہیں اے قدر شناسان بتول

٣٩

محفلیں ہوں وہ فضائل کی جہاں میں برپا
رنج کی بیخ جنکی طرف کرے سو کوئی عدو
گلِ بستانِ امامت کی جو پھیلے خوشبو
صدقے سو جان سے ہوں باغِ ارم کے گل رو
ذکر تیرا ہی رہے خلق میں ہر دم یا رب
پاک و صاف آئے نظر گلشنِ عالم یا رب

٤٠

نظرِ عفو فراست یہ بھی ہو یا غفار

٣٨

حق تیرا کا تجھے واسطہ اے ربِ انام
پھر بہار آئے شگفتہ ہو ریاضِ اسلام
دور ہو رنگِ خزان دور ہو ظلمت کا تمام
نور ہی نور نظر آئے کہ قائم ہو امام
جلد ہو تخت نشین نورِ نظر زہرا کا
اوج دے اپنے ستارہ کو تو زہرا کا

مدحتِ آلِ نبی میں ہو نہ غفلت نہار
ہر گلِ گلشنِ ایمان سے جدا خار رہیں

٣٧

وصف کیا کوئی کرے اور ختم مرسل کا
یہ وہ رتبہ ہے کہ تو جو کچھ خوف نہیں محشر کا
بیچ آنکھوں طرف ہی کی ہی ہے جام ہی کوثر کا
اسکے محبان علی شاہ کرم داور کا
نام پر فاطمہ زہرا کے فدا ہو جاؤ
ہر گہ تربت کا جسے دن ہو ورد دعا ہو جاؤ

چمنِ نظم دکھاتا رہے تا حشر بہار
جملہ آفات سے محفوظ یہ دیندار رہیں

٣٦

تن ہی من تیرا ہے غلام اور کنیزیں ہیں شاد
شاہ صد شکر شگفتہ ہو اگلزار مراد
آئے ہر گلشن امید کی رونق سارا باد
سرو کے طرح ہر اک تن دل و قید اُس سے آزاد
باغِ عالم میں جو پھولے تو بھلے ہو خوش
زیب تخت سے ... آسمان و زمین

مثلِ فردوس ترو تازہ رہے یہ گلزار

تمام شد

مطلع

نعمیں آج تمہارے دہن کا ورود ہے
ہر لب پہ ہر زباں پہ ہے ہر دم درود ہے
گھر میں ہوا ہے جو رحمتِ ربِ ودود ہے
گلگون خوشی سے چہرۂ چرخِ کبود ہے
رنگینیٔ شفق پہ فدا لالہ زار ہے
تمثیل باغ قدرت ... کی بہار ہے

۲

غل ہے کہ شانِ مالکِ جنت کی دیکھنا
رنگینیاں ریاضِ شفاعت کی دیکھنا
کیفیتیں آج منزلِ حکمت کی دیکھنا
رعنائیاں چمن میں مسرت کی دیکھنا
عالم ہے کس کی جلوہ گری کا قریب ہے
گلگشت میں سماں عجیب و غریب ہے

۳

رحمت سے گونج جہان ہے ہوائیں ہیں گلشن
عالم میں ... صحرا ہیں بر گلشن
پھیلا ہوا ہے نور گلابوں پہ گلشن
برسات ... ساون ... پہ ...
تازہ و لطیف ساقیٔ کوثر ... ہے
روح قدس ... نفس ... ہے

۴

اس عہد سے سرور کا در باز کیوں نہ ہو
کعبے کی سر زمیں سرافراز کیوں نہ ہو
ذرّوں کی روشنی سبب ناز کیوں نہ ہو
روپوش در سے قوم فلک ناز کیوں نہ ہو
شہرت جہان میں کاشفِ اسرار کی ہوئی
آمد جناب حیدرِ کرار کی ہوئی

۵

آتا ہے وہ زمیں پہ جو نور الٰہ ہے
سر تاج مہر برج امامت کا ماہ ہے
یکتا خدا کے ملک شہابوں کا شاہ ہے
واللہ زیب [illegible] رسالت پناہ ہے
جاہ و حشم کو اوس کے سلیماں سے پوچھیے
آیات حق میں فرد ہے قرآن سے پوچھیے

۴۶

بندے کی ذات میں یہ صفت انتہا کی ہے
جو اوسکی ہو رضا وہی مرضی خدا کی ہے
باہر سمجھ سے بحث حیات و قضا کی ہے
فانی وہ شمع جسمیں تجلی بقا کی ہے
معدوم کیا وہ ہوگا جو خالق کا نور ہے
آنکھوں سے ہو قریں کہ نگاہوں سے دور ہے

۴۷

لاکھوں برس یہ اپنی ولادت سے پیشتر
خالق کے علم سے تھے ملائک کے راہبر
آدم کے نام سے کوئی واقف نہ تھا مگر
قدرت کا مشغلہ رہا تا ختم ابو البشر
تھی مصلحت کہ عہد محمد میں جائینگے
نصرت کی شان اہل زمین کو دکھائینگے

۴۸

پیغمبروں میں کوئی بھی ایسا ہوا نہیں
ناصر ہوا ہو جسکا نہ احمد کا جانشیں
ایماں ہے یہ کہ انکے فضائل کا ہو یقیں
یہ ہیں امیر مومنوں کے یہ ہیں اہل دیں
حیدر کی گر کوئی سے عقیدت کے سامنے
تسلیم سر ہے گا فاتح خیبر کے سامنے

۴۹

یہ ہیں خدا کے شیر زبردست صف شکن
زیب جہان ابھی نہوئے تھے شہ زمن
لیکن اثر یہ رعب کا تھا انکا پیٹ میں
انکے پدر سے شیر نکل آتے تھے بن
جس دشت میں جناب ابو طالب آگئے
شیروں پہ اونکے نقش قدم غالب آگئے

۵۰

تھا اونکے صاحب میں اسد رب ذوالجلال
رستے سے بھاگتے تھے ورنہ تو انکا تھا یہ حال
جب دیکھتے تھے حضرت عمر انکی چال ڈھال
ڈر جاتے تھے قیام تھا اونکے لئے محال
طاری تھا رعب قبل ولادت دلیر کا
اعجاز تھا یہ بیشۂ قدرت کے شیر کا

۱۱

مرقوم ہے وقارِ ابوطالبِ جلیل
کعبے کو جا رہا تھا سرورِ دل قلیل
طائف کی راہ میں تھا وہ اسرار کی دلیل
فوجِ کثیر ساتھ نہ جمعیت قلیل
اک شیر مل گیا انہیں تنہا کو راہ میں
وحشی ہوا اسیر کمندِ نگاہ میں

۱۲

سر کر دیا جناب کے پاؤں کی سمت خم
کیسا ڈکارتا کہ رکا اوس کا دم
حیرت سے دیکھتا تھا اسے آسمان خم
کس انکسار سے وہ جھکا جانبِ قدم
ہیبت نے اوس کو شیرِ خدا کا بنا دیا
قالین کا شیر فرشِ زمین پر بنا دیا

۱۳

پوچھا حضور نے کہ جھکایا جو اوس نے سر
اس انکسار کا ہے سبب کیا بیان کر
لایا بحکمِ حق وہ یہ کلمہ زبان پر
جو شیرِ ذوالجلال ہے آپ اوس کے ہیں پدر
تعظیم فرض ہے اسدِ کارساز کی
نصرت وہی کریگا رسولِ حجاز کی

۱۴

مژدہ یہ سن کے آپ نے شکرِ خدا کیا
دل میں بڑی محبتِ محبوبِ کبریا
آیا زمانہ بنتِ اسد کے عروج کا
زیبِ شکم ہوا۔ قمرِ برجِ لافتا
تھے بطن میں ظہورِ خدا کے علیم سے
حیران تھی ماں کلام سے فخرِ کلیم سے

۱۵

کرتے تھے اپنی والدہ کو با ادب کلام
باتیں کبھی کچھ اور نہ سمجھیں جنھیں عوام
اک روز سمت کعبہ چلی وہ فلک مقام
تھے ساتھ ساتھ جعفرِ طیار نیک نام
ناگاہ مرتضیٰ نے برادر کو دی صدا
ماں کے شکم سے آپ نے جعفر کو دی صدا

۱۵

عباس و ابنِ [illegible] کہتے ہیں یکزبان
انکے علاوہ ایک جماعت کا ہے بیان
شاہد ہیں سب یہ بات کہ موجود تھے وہاں
مادر علی کی آئیں سوئے کعبہ ناگہاں
پابند اضطراب کھنچیں صرف دعا ہوئیں
باتیں وہ کیں کہ موردِ فضلِ خدا ہوئیں

۱۸

آتے ہی ملک کے گھر [illegible] عالم سے گئے
صدیقہ کی زبان سے [illegible] پائے گئے
ایمان کا لطف شرف اعلا سے اوٹھائے گئے
آئے وہ دن کہ حسن حق کی طرف آئے گئے
کعبہ تھا خوش ہوا وہ عبادت کی آگئی
افلاک کو نوید ولادت کی آ گئی

۱۷

بت منہ کے بل زمین پہ گرے حال تھا عجب
رکھکر شکم پہ ہاتھ کہا فاطمہ نے تب
اے مرتضیٰ کے لال یہ تیری تعظیم یہ ادب
تو ہے شکم میں اور ہویدا ہے شانِ رب
بت سجدہ کر رہے ہیں ابھی سے یہ حال ہے
کیا جانیں کیا ظہور میں تیرے کمال ہے

۱۶

باتیں [illegible] تھری
غش آ گیا زمیں پہ گرے جعفری
اللہ رے ہیبت ہی شانِ حیدری
بنتِ اسد کے بطن میں رعبِ غضنفری
پہونچیں قریب کعبہ جو مادر جناب کی
مٹی ہوتی تھی خوف علیؑ سے خراب کی

۲۰

تھی درد مند سایۂ دیوار میں مقیم
فی الفور ہو گیا کرمِ خالقِ کریم
رحمت کا در زمین پہ کشادہ نظر پڑا
شق ہو گئی جدار کھلی راہِ مستقیم
اللہ تک پہونچنے کا جادہ نظر پڑا
جسطرح نورِ احمد و حیدر ہوا دو نیم

۲۱

دیکھا پھر اوسکو حالت اصلی پہ مستقل
مشرک ہوئے کرشمۂ قدرت سے منفعل
دو حصے ہوں لے کہ سماے تہ ایک تل
اسمیں نثار جیسے نبی و علی کے دل
ظاہر ہوا نشان تھا شان خدا کہو
قرصی قطا ایک مثل خط استوا کہو

رنگ شق سے زینت باغ جہاں ہوئی

۲۲

حیرت کا نقش حالت دیوار نے کیا
واقف ہوں در سے قصۂ حضار نے کیا
زور انتہا کا قوم ہنود ار نے کیا
عاجز رہے ہجوم جو اسرار نے کیا
بیٹھا سرآگ تھی ہوئی آواز کی طرح
در بند رہا نہ کھلا راز کی طرح

تازہ بہار آئی خزاں نے نشاں ہوئی
کعبے سے آفتاب امامت نکل پڑا

۲۳

تھی بادۂ سرور سے طاہر ہوا ہے مست
کرتے تھے حمد رب علا سب بلند و پست
عدل ہر طرف تھا عدل نے دی ظلم کو شکست
وہ روشنی حرم کی وہ رونق وہ بند و بست
پتھر چمک چمک کے گہر انقدر ہو گئے
ذرے رجب کی تیرہویں کو بدر ہو گئے

وہ گل کھلا کہ باد سحر شادماں ہوئی
مارے خوشی کے نیر اعظم اچھل پڑا

۲۴

سب کو ہوا یقین کہ ہے قدرت کا انتظام
عقلیں یقین اونکی دنگ تفکر کا تھا مقام
باتیں بھی گھر و بیمن بھی راہ میں کلام
بازار کے میں بھی خبر ہو گئی یہ عام
کعبے کا در نہ کھلنے کی ہر سمت دھوم تھی
روکے ہوئے جلالت باب علوم تھی

۲۵

پھیلی ضیا جو صبح چہارم عیاں ہوئی

۲۶

دیوار پھر کھلی نظر آیا عجب سماں
خالق کے گھر سے مریم و حوا ان ہوئیں عیاں
آغوش میں تھے دل کی طرح شاہ انس و جاں
خوشبو سے جنکے راہ نبی کو چمن جنان
مادر کی گود میں گل باغ مراد تھا
باتیں زبان پہ فخر کی تھیں قلب شاد تھا

حیدر نے ہنسکے چہرۂ اقدس پہ کی نظر

۲۷

آواز غیب آئی شرف اسکا ہے جلی
نام اسکا نام خالق اکبر کا رکھ علی
یہ سنکے وہ معظمہ گھر کی طرف چلی
اندر سے نور کا کہکشان بنگئی گلی
بیت الشرف کی سمت عروج آفتاب کا
دیوار کا تھا رخ سے نور پہ زرین نقاب کا

آیا نبی کے ہاتھ میں جب وہ نبی پہ گہر
جسدم کیا سلام رسالتمآب کو

مطلع دوم

۲۸

مولود کعبہ آ گیا اپنے مکان میں
آوازہ تہنیت کا ہوا خاندان میں
غل تھا یہ طفل ایک ہے سارے جہان میں
تعریف کرنے کی نہیں طاقت زبان میں
بندے پہ لطف خاص غفور الرحیم ہے
یہ خانہ زاد خالق عرش عظیم ہے

آغوش میں لئے ہوئے تھے صورت جگر
حیرت کمال طفل سے تھی شیخ وشاب کو

۲۹

کیا مرتبہ ہے جائے ولادت کو دیکھئے
دیوار در بنی تھی کرامت کو دیکھئے
بھیجا خدا نے پاک طہارت کو دیکھئے
کونین کا شرف ہے شرافت کو دیکھئے
نجم الہدا چراغ حرم لا کلام ہے
اولاد میں خلیل کی پہلا امام ہے

۳۰

شان پسر کو دیکھکے وہ فرحت پدر

۳۱

قرآن کا ہر جز ہی نہ ہوا تھا ابھی طلوع
پنجے نے مومنوں کا سورہ کیا شروع
دل مصطفےٰ کا سوئے تلاوت ہوا رجوع
ذکر نجات مومنوں کی حالت خشوع
پہونچے جو اس مقام پہ معجز نما علی
فرمایا مصطفےٰ نے پڑھیں ہو گا یا علی

جو دل میں ہے زبان پہ وہ آجائے کیا ضرر

۳۲

جب یہ پڑھا کہ وارث فردوس ہیں یہی
رکھی ہے مومنوں نے سکونت ہمیشگی
بولے رسول تو ہے امیر اونکا یا علی
اے شاہ مومنوں کی صفت کیا کروں تری
رستے پہ علم و دانش و حکمت کے آ گئے
تیرے ہی ساتھ ساتھ ہدایت وہ پا گئے

کیسا خنک ہے چشموں کی تعداد سے جگر
مداح جاتا ہے کہ چشموں کے نام پر

۳۳

بنت اسد سے کہنے لگے پھر حبیب رب
حمزہ چچا کے پاس روان ہوئیے اب
خود جا کے دو نوید ولادت بصد ادب
وہ بولیں عذر کیا مگر اے سید العرب
میں جاؤں گی تو کون ہے جو اسکو بشر دے
علم خدا ہوا کہ بشیر و نذیر دے

جوشِ ولا کا طبع ثنا خوان پہ ہے اثر
ایمان میں تازگی ہو زبان سے وہ کام پر

۳۴

سیراب ہیں کرد نگاہ ہے اسے شہ زمن
وہ تو ہوں اور ہر کو روان ہے سخن
اپنی زبان رسول نے کی زینت دہن
چوسا علی نے صورت گل ہو کے خندہ زن
شیر خدا کو شیر ملا طرفہ شان سے
بارہ وہ چشمے تھے کہ جو نکلے زبان سے

۳۵

یاں تک تو ہے کتاب احادیث کی خبر

۳۶

پہلا تو چشمہ خود ہیں علی فاتح حنین
لاریب دوسرا ہے حسن تیسرا حسین
چوتھا جناب شاہ شہیدان کا نور عین
سجاد حق پرست دو عالم کی زیب و زین
باقر ہے پانچوان کہ جو دُرِّ بتول ہے
چھٹوان چشمہ کہ صادق آل رسول ہے

یہ کام کرکے لیئے تشریف شاہ دین

۳۷

ہفتم آسمان میں ساتوین امام پر نثار
جعفر کا چاند موسی کاظم فلک وقار
ہشتم وہ جسکی آٹھ بہشتیں ہیں سب نثار
نام اوسکا ہے رضا جو ہے یکتائے روزگار
نہم ہون کیون نہ سوان میں نوین کو تقی کہون
دسوین کا نام پاک علی النقی کہون

آسودہ جس سے ہو گئے سلطان مومنین
بشاش ماں بھی باپ کے جناب امیر کو

۳۸

پوچھے جو کوئی گیارہوین چشمے کا مجھسے نام
کہدون کہ عسکری تو ہوا گیارہوان امام
بارہوین کے ذکر پہ ہے لطف سخن تمام
چشمہ وہ جسکا ایک جزیرے میں ہے مقام
خالق کی مصلحت ہے کہ وہ جبتک جدا رہے
بس یہ کہونگا میں اوسے قائم خدا رہے

دریائے دہان رسول کی تھی اسمیں شک نہین
حفظ خدائیں دیجئے اپنے وزیر کو

۳۹

جلدی جہان میں بارہوین چشمے کا ہو ظہور
مہدی دین امام زمان ہیں جس کا نور
وہ چشمہ لطف ہے یا ایک بحر نور
موسیٰ سے پوچھو موج اوسکی تھی برق طور
اک چاند ابر غیبت محشر نما میں ہے
گوہر کی طرح پردۂ علم خدا میں ہے

۴۰

چشمے یہ سب ہیں نور کے رکھنا ہو یقین

۲۲۱

ساقی کے پاس روز دوام آئے ہیں رسول
دیکھا شگفتہ ہے چمن ہاشمی کا پھول
بیٹھے ہیں عرش کی ہری ہیں تسلیم ہو قبول
نعمت جو کل ملی تھی وہ پھر آج ہو حصول
دیدہ ہے یا زبان ہیں ہیں جلیب خدا سے پھر
خوش ہو کے پیر ہوش کیا نقشی ساتھ پھر

کیسہ حساب شرکہ پیتے ہیں بیحساب

۲۲۲

ساقی پلا دے ساغر اب ہم لبن مجھے
رکھتا ہے بعد مرگ بھی تشنہ دہن مجھے
معلوم ہو رہا ہے جو رشک چمن مجھے
اس میکدے کے فرش کا دینا کفن مجھے
ہو جائے تری مزار میں میخانہ
شیشہ مزار دیکھ کے

ایسے ہیں مطمئن کہ نہیں وہ صفت سزا
غرق گنہ ہو کے نہ ڈوبا کسی کا نام

۲۲۳

دل غم سے پیاہ ہے جو دل بادہ خوار ہیں
روشن چراغ اس کو بنانا مزار ہیں
ہر زخم کی بھی قضا ہے اس سے اختیار ہیں
رکھ بادہ کش کو سایہ ابر بہار میں
چاہے جو تو یہ عیش کا سامان نظر ہے
میدان حشر صحن گلستان نظر ہے

سمجھا ہے پردہ عمر ہو کے پیمانہ شراب
خاطی تو ہیں مگر ہے زبان پہ علی کا نام

۲۲۴

ساقی تو اور قسم کا ہے تری شراب اور
یہاں کا ہی اور ہے یہ آفتاب اور
باغ اور یہ زینت گلشن سحاب اور
مستی ہے اور بادہ ہے بوتراب اور
ساقی جو ہیں اسے میخانہ کہتے ہیں
ساقی کے ذکر میں ترا افسانہ کہتے ہیں

۲۲۵

کرتے ہیں سجدہ اہل یقیں جانکر ثواب

٤٦ ه

کس طرح فیض سے تجھے دریا بنا دیا
ساقی کا ساقی احمد مرسل سا با خدا
جنکی زبان سے تو ہوا سیراب ساقیا
تیری شراب عشق کا ساغر دل و نگاہ تھا
جو بات تھی نبی کی وہ حکم خدا سے تھی
وابستگی امید و تسلی مشکل کشا سے تھی

جن و ملک کی ہیں یہ ندائیں علی العموم

٤٧ ه

دل تھا پدر کا راہ مسرت میں آرزو
روز سوم ولیمے کا ساماں وہ نو بنو
ہمت کا آفتاب دکھاتا تھا اپنی ضو
سکے کو سفید اگر ہزار اور زر میں سو
قسمت پہ سکے دیجو نکی اہل یقین نثار
صدہا بقر کہ جنکی ہو گاو زمیں نثار

خوان کرم بچھا ہوا وہ تہنیت کی دھوم
تقریب خاص قاسم رزق جہان کی ہے

٤٨ ه

مکے کے رہنے والو تمکو بھی گیا پیام
دعوت کرو قبول مگر ہو یہ انتظام
پہلے طواف کعبہ کریں جا کے خاص و عام
پھر آکے میرے تخت جگر کو کریں سلام
فرزند ارجمند بڑا ذی وقار ہے
ایجاد سے چمن میں گل نو بہار ہے

کہتے تھے یہ چرخ کہ زمیں اوج کی ہے جوم
کھانا ہی کونسا برکت یہ کھانے کی ہے

٤٩ ه

مہمان آئے ہر جگہ کی زینت مقام کی
بجلی خوشی کی پہلے سے خوشبو طعام کی
کثرت وہ طشت و شربت و ابریق و جام کی
عادی سبیل ساقی کوثر کے نام کی
سب تھیں یقیں چلو سے عرفان لئے ہوئے
کھانا لطیف لذت ایمان لئے ہوئے

خلقت نے مثل ابر بہاری کیا ہجوم

۵۱

پیدا اثر علی سے تھی لطف پاتے تھے
پنجتن دہن کا دیکھ کے مسکراتے تھے
کھاتے کے اپنے ہاتھ سے جھولا جھولاتے تھے
جنبش تھی گاہوارے کی یا دل بڑھاتے تھے
جھلاتے تھے وہ لاتے تھے کچھ ایسی چاہ تھی
جھولا وہین تھا اپنی جہان قواب گاہ تھی

۵۲

پیچھے اپو تراب کا تھا پا کتاب نور
وہ فصل حسن اور وہ ہیبت باب نور
کھلتا ہی جاتا تھا چمن لاجواب نور
آئے وہ دن کہ چڑھنے لگا آفتاب نور
اسلام کی بہار کا سامان نظر پڑا
وہ سرو باغ دین جو خرامان نظر پڑا

۵۳

یاور جو بخت ہو تو ترقی مین ہو گی دیر
قوت بڑی رسول کی جتنا بڑھا دلیر
پھرتا تھا ساتھ ختم رسل کے خدا کا شیر
صحرا وہ لق و دق وہ پہاڑون کا ہیر پھیر
ہمراہ لیکے احمد مختار جاتے تھے
او یقین تھے جو علوم وہ انکو سکھاتے تھے

۵۴

پھر کیا تھا بیت فرقہ معزور ہو گیا
جادو کا دور سحر دون سے دور ہو گیا
بیت خدا کا زور بھی مشہور ہو گیا
اسلام نبی کا فوجون پہ منصور ہو گیا
سب سرکشون کو زیر کیا یا کمال نے
تلوار اپنے ہاتھ کو دی ذوالجلال نے

۵۵

کیون شاہ انس و جان پہ فراستے ہو فدا
قوت دل شکستہ کو فرماتے ہین عطا
حامی ہمارا اپنا کون بجز مرتضیٰ علی
دے واسطہ علی کا خدا سے یہ کر دعا
نکلے زبان سے موت کی ہچکی مین یا علی
انجام ہو بخیر اگر فضل ہو ترا

تمام شد

مطلع

وہ نور کون ہے پیدا جو ہوا [illegible]
جہاں میں جس کا یہ دریا ہے [illegible]
معین دین کا مشہور [illegible]
فروغ دین کی [illegible] میں
وہ بادشاہ جو پیدا ہوا ہے حرم میں
وہ راز حق جو پیدا ہوا ہے کعبہ میں

یہ تھی پکار کہ آیا معین دین رسول

۲

جہاں پہ رتبۂ شاہ امام روشن ہے
اس آفتاب سے دار السلام روشن ہے
فضائے عالم بالا تمام روشن ہے
قمر کا برج امامت کے نام روشن ہے
وہی چراغ بنا ذو الجلال کے گھر کا
نبی کے نور کا حصہ جو ہے برابر کا

اس انتظام سے ایمان تھا شاد کفر ملول
خدا کے شیر کا ہے سامنا خدا سے ڈرو

۳

ہزبر بنت اسد صف شکن امام جلیل
امیر ہر دو جہاں مالک کثیر و قلیل
ولادت اوسکی ہوئی قدرت خدا کی دلیل
طواف کعبۂ دین کر رہی ہے روح خلیل
یہ رتبہ کسکا ہوا جو شہ زمن کا ہوا
کہ گھر خدا کا زچہ خانہ اسکی ماں کا ہوا

کھڑے تھے حد ادب پر وہ حمد میں مشغول
نبی کے دشمنو اب آمد قضا سے ڈرو

۴

جہاں میں کون ہے جز نادر شہ صفدر
کہ جسکے واسطے دیوار خود بنائے در
جو لوگ دیکھ رہے تھے وہ ہو گئے ششدر
نہ ہو سکا گذر غیر کعبے کے اندر
کسیکا بس نہ چلا کوئی راہ پا نہ سکا
یہ راز پردۂ قدرت سمجھ میں آ نہ سکا

۵

ہوا جو اوج فلک سے ملائکہ کا نزول

۶

زمین کو حکمت حق نے بہار تازہ دی
زبان خار پہ بھی سرو شت مین سبحہ علی
بچھی آب سے کلمہ کی ذوق مین کیسی
بڑھی ہوئی ہے شگفتگی صفائی صفحۂ مردہ کی
یہ جشن قدرت معبود نے دکھایا ہے
بباس نور نباتات کو پہنایا ہے

۷

رجب کی تیرہوین کو اختر زمین چمکا
قمر نثار ہوا وہ مہ مبین چمکا
ہوئی یہ دہوم کہ خورشید برج دین چمکا
ضیا جو پھیلی تو چرخ کی جبین چمکا
خدا کے نور پہ قدسی نثار ہونے لگے
رموز صنعت حق آشکار ہونے لگے

۸

وہ ساقی آگیا جو حکمران ہے کوثر پر
روان اوسی کا ہے فرمان بحر اخضر پر
فلک نے کی نظر شوق روے انور پر
پر اپنے کھولدیے جبرئیل نے سر پر
ریاض دہر مین تازہ ہوائین آنے لگین
جنان سے مدح و ثنا کی صدائین آنے لگین

۹

شگفتہ صورت گل تھا دل رسول امم
وہ گلشن شہ دین مین بہار کا عالم
بہت عزیز تھا یہ نہالے باغ ارم
یہ جانتے تھے کہ آنکھون ہی مین رہے ہر دم
اسی سے خانۂ امید مین اوجالا ہے
خدا کے گھر کی یہ رونق بڑہانے والا ہے

۱۰

زہے شرف کہ ثنا خوان رہے حبیب اله
مراتب شہ مردان سے کون ہے آگاہ
یہ نور اوسکے ہین جو خالق دو عالم ہے
زمین کے ہین یہ نگہبان فلک کے پشت پناہ
اس آفتاب کے سایہ مین عرش اعظم ہے
انھین کے ہین مہ و خورشید بندۂ درگاہ

۱۱م

یہ راہ وہ ہے جہاں تک رسا خیال نہیں
فضائل انکے بیان کرسکوں مجال نہیں
عروج ہیں مہ کامل یہ ہیں ہلال نہیں
کمال یہ ہے کہ اس بدر کو زوال نہیں
بنا تھا چاند نہ سورج جناب تھے موجود
زمین کا نام نہ تھا بوتراب تھے موجود

۱۲م

چراغ انجمن شرع مصطفیٰ ہیں علی
جناب خضر ہیں پیر و وہ رہنما ہیں علی
ولی خدا کے ہیں مقصود انما ہیں علی
وصی حضرت محبوب کبریا ہیں علی
ملا غدیر پہ کیا علم دین کے سلطان کو
جسے ہو بحث وہ آئے اور اٹھائے قرآن کو

۱۳م

بیان علم کا ہو یا کہوں عبادت کو
حیا و علم و مروت کو یا سخاوت کو
کرشمہ پیشہ اسلام کی شجاعت کو
خدا کے ہاتھ ہیں کیا کہنا انکی طاقت کو
جو بچپنے میں بھی قوت وہی جوانی میں
وہ زور آج بھی ہے جو تھا زندگانی میں

۱۴م

ہم ہیں ثنا خوان قوت حیدر
دو پارہ کردیا اژدر کو مہد کے اندر
اسی بیان سے ہر اک بدیقین ہے ششدر
خدا کے ہاتھ نے پھاڑا ہے کلہ اژدر
سنو یہ بچے ہی تھے اژدہا وہ کیسا تھا
بچی نے چیرے نہ تھے جس کے منھ یہ ایسا تھا

۱۵م

علی نے قتل کیا مرحب بد اختر کو
کیا ہلاک بن عبدود سے اکفر کو
مجال کیا تھی کہ اُس سمت سے گذر جاتے
حسام شہ نے کیا خشک خون اشتر کو
یہ او سکتے تار نفس میں نیچے مر جاتے
پھر بچ نہ سکتے تھے یہ پہلوان وہ اژدر کو

۱۶

گئی آکے عالم ضعیفی کا ماجرا ہے کہا
یہ ارشاد ہوا ایک بن و قتا پیدا
شتر پہ ظالم تھا تخوار ایک تخت بالا
ہیبت اوسکی وہ صورت وہ آنکھیں ہوشربا
بدن سے اس کے آشوب روزگار میں تھا
زبان تھی منھ میں کہ اک ورسانپ غار میں تھا

کہیں رکے کہیں دوڑا کے راہوار چلے

۱۷

فتنہ گر دوسرے کی جنگ ڈر کے چلا یا
خدا بچائے یہ دوزخ سے کیا نکل آیا
جو مثل عین عرب منہ کھلا ہوا پایا
تمام خلق کا دم اوسکے دم سے گھبرایا
مقابل آکے کئی بار بادشاہ ہوا
جب اوسکے سامنے لشکر گیا تباہ ہوا

رواں ہوئے کبھی پیدل کبھی سوار چلے
جواب دور فلک مرکبوں کا دیتے تھے

۱۸

ہجوم فوج تھا لیکن حواس میں تھا خلل
پرے سوار وہ تھے وہ پیادے دل بادل
شریک آپ تھا سلطان جلو میں خوف اجل
کہیں کھڑے ہوئے تاج ہیں قرین عمل
غضب کے پہلے تھے ایسا تو وہ تھا خدائی کا
شکار گاہ میں سامان تھا لڑائی کا

کبھی یمین پہ کبھی جانب یسار چلے
زمین پہ چڑھتے ہوئے گھوڑے تھے یا چھلاوے تھے

۱۹

وہ صاف تن دکھے چھل وہ چمک شانوں کی
وہ برق تن کی جھلک وہ پھبک نشانوں کی
ہر ایک سے دہی سجن شان اور پہلوانوں کی
کشش جدا ہوتی انگڑائیاں کمانوں کی
وہ اوٹھنا گرد کا وہ ٹاپ سمندوں کا
گرہ ہوا میں لگاتا تھا بل کمندوں کا

۲۰

کبھی پھنکیت بڑھے گاہ نیزہ دار چلے

۲۱

رسالے تھے پیدل تھے ہمدم تو جوان بلا کے سوار
اوس ازدحام سے نہ چلتا تھا کسی کا وار
وہ سم تھا سانس میں جس سے اوٹھے دل ہو فگار
ہوا دہن کی تھی یا زہر میں بجھی تلوار
نہ کام سے سکا سلطان کی سپاہی سے
کہ خوف رکھا ازدہا کا تباہی سے

۲۲

بڑے بڑے تھے بہادر ہزاروں اہل کمال
رواں ہوں بچھوں پہ سانپ کو کرین پامال
ہمیشہ زہر اوگلتا تھا سب جو وقت جدال
پڑا وہ پیچ کہ بڑھتا تھا دو قدم کا مجال
اودھر بھی پاؤں نہ ٹھہرے زور ازدہا کے
کوئی نہ سامنے ٹھہرا گریز پا ٹھہرے

۲۳

قضا کے خوف سے دم بھرتا تھا دلو نکو قرار
پھر ایکدن ہوئے بے چین حشر سے آثار
رواں ہوا طرف شہر ازدہا جو بچھو اژدر
خبر جو پائی تو سب لوگ چھوڑ گھر بار
کسی نے یوں بھی اگر خبر سنا بھاگے
قیامت آگئی آیا اژدہا بھاگو

۲۴

تمام شہر میں بھاگڑ پڑی غبار اوٹھا
ہر ایک پیر و جوان الامان پکار اوٹھا
گرا جو کوئی دوبارہ تو پھر نہ اوٹھا
سنا جو شور ہر ایک شور گیر و دار اوٹھا
ہر ایک قدم پہ گرے سر کش عرب بھاگے
کوئی نہ مار سکا اژدہے کو دیکھ کے بھاگے

۲۵

اوٹھائے گود میں بچوں کو عورتیں مضطر
رواں تھیں جانب صحرا لرزتے تھے جگر
فغان و آہ سے ہر سو تھی شورش محشر
زنانِ پردہ نشین بھی نکل پڑین باہر
اوس انتشار میں بے مقنع و ردا بھاگیں
ہوا کی طرح گھروں سے برہنہ پا بھاگیں

۲۶

اُدھر اِدھر ہو گئے بازار جب خبر آئی
رواں دواں تھے دکھاتا ادب سوالی
وہ آگ سینوں میں صورِ الم نے بھڑکائی
گرے زمیں پہ بیہوش ہو کے سودائی
جبل کے غار میں گھبرا کے تیرہ بخت چھپے
زمین کانپ اٹھی گرد میں درخت چھپے

شرف وہ روئے زمیں کا تھا بوتراب تھے

بقایا نمبر (۵)

۲۷

سنا جو نام جوانانِ نامور بھاگے
جو بام پر تھے وہ دیوار پھاند کر بھاگے
طیور اڑ گئے دہشت سے جانور بھاگے
تڑا کے رسیاں گھوڑے ادھر ادھر بھاگے
ہوا خراب تھی بو اژدرے کی پھیلی تھی
کثیف تھے در و دیوار دھوپ پھیلی تھی

ملک تمام تب وہ تھا فلک جناب تھے
سریر وہ تو جنابِ امیر تھے مولا

۲۸

خدا کے خلق خدا تھی پناہ کی طالب
چھپے تھے گوشوں میں شہر در خوف تھا غالب
دلیر ہیبتِ اژدر سے تھے مغالب
رواں ہوا وہ سوئے خانۂ ابوطالب
قضا مکاں میں موذی کو تا کہاں لائی
حضورِ حیدرِ صفدر کشاں کشاں لائی

وہ تھا جو نور کا دریا دُرِ خوشاب تھے
وہ قلعہ تھا تو شہ قلعہ گیر تھے مولا

۲۹

لکھا ہے چار مہینے کے تھے جنابِ امیر
مکاں میں زینتِ گہوارہ تھے نبی کے وزیر
سکوت تو تھا کہ باالرسول تو ماہِ منیر
وہ تھا تو حسن کا صفحہ یہ نور کی تصویر
وہ صاف چشمِ محبت تو نورِ عین یہ تھے
وہ جسم تھا تو یہ جاں دل وہ تھا تو حسین یہ تھے

۳۰

وہ آسمان اگر تھا تو آفتاب یہ تھے

۳۱

چلا وہ اژدر ظالم سوئے امیر عرب
امام خلق کے جھولے کے پاس آیا جب
اوٹھائے آپ نے تکبیر کہکے دست غضب
پکڑ کے شیر مردان نے اوسکے دونون لب
زمین سے دھوم ہوئی آسمان ہفتم تک
اشارہ کرتے ہی دو ٹکڑے ہو گیا دم تک

۳۲

پکاری فتح عرب بادشاہ کیا کہنا
یہان جھکائے ہین سر کج کلاہ کیا کہنا
سرور قلب رسالت پناہ کیا کہنا
خدا کے دست زبر دست واہ کیا کہنا
حضور کو مین کہون طفل یا جوان کہون
ہے اتنی بات بس سب کچھ خدا کی شان کہون

۳۳

زمین لرز گئی اژدر سے زور دست قضا
عجیب معجزہ شاہ دین تھا صل علی
ہلا نہ سرور گردون جناب کا جھولا
لباس پر نہ گرا خون کا کوئی قطرہ
علیحدہ ہی رہا بازوئے پیمبر سے
چھٹک کے خون گرا دور جیب حیدر سے

۳۴

دو ٹکڑے جسم کے جو ہو گئے تھے سر تا دم
بلند پایہ زمین تھا ایک پارہ اژدر
سما رہے اوسے تا در قلعۂ خیبر
خلائق آکے ہوئی جمع سنتے ہی یہ خبر
عجب اسی پہ جو سب پیچ و تاب کرتے تھے
علی کی مدح رسالتمآب کرتے تھے

۳۵

رسول کیون نہون مداح ضیغم داور
شرف کا خاتمہ ہے مظہر العجائب کو
جہان نے دیکھی نہ بچپن میں قوت حیدر
ہوئے جوان تو غالب ہے اسکا لشکر
بنایا موت کا لقمہ شکم پرستون کو
خدا کے گھر سے ہٹایا صنم پرستون کو

۳۶

چلائے زور کسی وقت پہ ستمگر کا
دم اس کے قتل سے تھا بند ہر دل کافر کا
یہ کیوں نہ ہوتا کہ اگر کوئی دل تھا پتھر کا
ہلا دیا تھا یہ دین نے پہاڑ خیبر کا
یہ سب ہوئے تھے جو قلع وہ سب اڑا دیتا
علم جو سنگ میں گاڑا اکھیڑ پھاڑ دیتا

۳۷

حصار سنگ تھا گیا روشنی کا اتار لیا
بس ایک تھا در سے ساتھی وارث جلال اٹھا لیا
علی کے ساتھ تھا جبریل ستم گر کیا
علی کا دیکھ کر کوئی بھی ایک باب بیعت کیا
وہ زور قلعہ تھا جو سر مخفی قوت کا
دراز ہاتھ تھا ہوتی قرطاس کے ورق کی طرح

۳۸

چلا ہے قہر خدا پر بھی اختیار کوئی
یقین مجھ کو نہیں گو عشق کرے ہزار کوئی
وہ تھا علی وصی سے شہا کام نابکار کوئی
نہ اور تھا نہ وہ چلا سکے ذوالفقار کوئی
بتا دو اور کسے ہم کہیں بتاؤ صلہ سکا
بچا بھی ہے جس سے موت بھی تو ان رجب کا

۳۹

کہیں لرز گئے بنیاد و قلعہ خیبر آئی
بھری وہ خوف سے خندق کی تھی جو گہرائی
رہا امان خدا میں رسول کا بھائی
عیاں ہوئی قدم پاک کی توانائی
یہ آئے جائے تھے خندق پہ فتح پاتے ہوئے
ہوا اٹھی تھی یہ یداللہ کل بتاتے ہوئے

۴۰

محل دعا کا فراست ہے ختم کر یہ کلام
رہیں بلا سے محفوظ خیر خواہ امام
کریں نہال شہ نامدار محشر میں
ہوں ان کی مشکلیں آسان بخیر ہو انجام
ریاض خلد کی وہ چکھیں بہار محشر میں
پئیں یہ کوثر و تسنیم و سلسبیل کے جام

تمام شد

مطلع

۱

گلشن نظم میں رنگینی جنت دیکھو
عاشقو ان میں چمن حسن کی تربیت دیکھو
تو بہار لالہ مضامین کی طراوت دیکھو
جب طرز ثنا میں جو ادا ہو ہر منظر قدرت دیکھو
اک نئی طرز کی ثنا و صفت و کمال ہے لگی
شوق کے رنگ سے نکلیں قلم سے بھی تری آتی ہی

۲

یہ ہے منقبت ساقی کوثر کی رواں
پڑتی پھرتی ہے مچھلی کی طرح جس میں زباں
ایک دریا ہے وقار شہ ذیشاں کا بیاں
معدن گوہر اسرار ہے اس میں قرآن
حق ہے عالم جو بنا ہے دل عاصی میں
غرق ہو جائے اسی بحر کی غواصی میں

۳

دور سے صدمہ و آلام اسی ذکر سے ہے
عیش عقبیٰ کا سرانجام اسی ذکر سے ہے
نیک نام کا مرجع کام اسی ذکر سے ہے
زینت محفل اسلام اسی ذکر سے ہے
واہ رے دست خدا باب عطا باز کیا
ہاتھ نے رکھ دیئے سے دنیا کو سرافراز کیا

۴

جو کٹے ہیں نشان نقش قدم حیدر کے
ہو گئے دست نگر اہل کرم حیدر کے
سر عالم پہ بڑا احسان ہیں کم حیدر کے
لشکر کفر کو تلوار سے ہیں ہم حیدر کے
قاسم رزق جہاں ہیں یہ ولی رازق کے
اس کے منہ سے جو کہے علم وہ ہیں خالق کے

۵

مصلحت حق کی جو ہے شمع حرم زیب مزار — آج تک نور وہ ہے شمس و قمر جس پہ نثار
کون ایسا ہے جہاں میں جو ہو ثنا خوان جسکا — ہے شہنشاہ دو عالم کا نجف میں دربار
اور کیا عرض کروں شان ید اللہ کی ہے — عرش اعلیٰ پہ ثنا رفعت درگاہ کی ہے

نمبر (۶)

ش ۹

کچھ شہ دین کو نہ تھا ظل ہما سے مطلب
تو نہ تھا قصر نہ گلشن کی فضا سے مطلب
کب تھا نقارۂ شاہی کی صدا سے مطلب
کام تکبیر سے تھا اور غذا سے مطلب
اب بھی دیکھو او نہیں تکبیروں کا آوازہ ہے
باغ تسبیح غذا شام و سحر تازہ ہے

ش ۱۰

انکی سرکار سے نافذ رہے احکام خدا

ش

حق ہے ساتھ انکے علی ساتھ [illegible]
ہاں تو اللہ ہی الله ہے اے اہل حشم
سلطنت وہ ہے کہ شوکت نہ ہو جس کی کبھی کم
تخت قائم رہے مفقود نہ ہوں تاج و علم
ظاہری مرتبہ جو ہے وہ ہے جانے والا
باطنی اوج کا ہے کون مٹانے والا

آپکی ذات ہوئی مورد اکرام خدا
سب شرف جمع ہوئے روز ازل حیدر میں

ش

وہ مصلے وہ جماعت وہ سلام اور درود
اس عبادت [illegible] عبادت معبود
[illegible] تھا علی تذکرہ رب ودود
زندگی میں تھی جو محفل وہ ہے اب بھی موجود
مسجد کوفہ ہے روضہ ہے پر نور بنا
کام اللہ کے بندوں کا ہے دستور بنا

بارک اللہ یہ ہیں عبد خوش انجام خدا
بندہ ایسا ہو تو پیدا ہو خدا کے گھر میں

ش ۶

شام کو جانب روضہ جو کوئی جائے تو دیکھے
در دولت پہ ز وار کو [illegible] تو دیکھے
صحن انور میں نظر جائے اور آئے تو دیکھے
کو کسی شمع فروزاں سے لگائے تو دیکھے
وہ چراغاں جو ستاروں کو خجل کرتا ہے
دید دربار [illegible] میں دل کرتا ہے

یہ تو اللہ کے ہمنام بھی ہیں نام خدا

۱۱

کون ایسا ہے جو کعبہ میں ہوا ہو پیدا
خاص یہ مرتبہ اس خاصۂ داور کو ملا
وہ بھی کیا روز دل افروز تھا وصل علی
آمد آمد ہی سے آئی نظر شان خدا
شور تھا گلشن عالم کی فضا بدلی ہے
جلوہ گر نور سے بادل میں ہوا بدلی ہے

اسکے پرتو سے ہوا سینۂ آدم روشن

۱۲

دشت پر خار چھپے ہیں بعض میں جبال
مشک جنت سے معطر ہوئے کعبہ کے غزال
ہو گئے مالک جنت کے ہوا خواہ نہال
محو تسبیح ہیں مرغان ہوا کا ہے یہ حال
طائران چمن قدس چلے آتے ہیں
فوج اک نور کی جبریل امین لاتے ہیں

ہو گئی چشم دل عیسی مریم روشن
روشنی سب ہے اسکی جو نظر آتی ہے

۱۳

کعبہ کے گرد وہ افواج ملائک کا ہجوم
آبرو قوت بازو سے پیمبر کی وہ دھوم
خلق میں آپکے ہے روح امین کا مخدوم
منتظر آپ ہوئی قدرت رب قیوم
رنگ میں آج نئے مصلحت باری کے
پردے اوٹھے ہیں سراپردۂ زنگاری کے

عشق کے داغ سے ہے نیر اعظم روشن
خاک پر عالم بالا سے خبر آتی ہے

۱۴

برج امامت سے چمکنے والا
نور جنت سے اسی بدر دجی کا ہالا
عرش اعلی سے بھی ہے مرتبہ اسکا بالا
بادۂ عشق سے رہتا ہے فلک متوالا
جلوے ذوق سے دل اوسکا بڑھا رہتا ہے
نشۂ صہبائے محبت کا چڑھا رہتا ہے

۱۵

ہین اسی شمع محبت سے دو عالم روشن

۱۶

پردہ نور میں تھا رسم عبادت کا رواج
جلوہ گر خانۂ معبود میں ہوتا ہے آج
فخر ہے خاک عرب کا ہوا اعلیٰ اور معراج
گلشن ایمان ہوئی اسی اثر کرم کی محتاج
تازگی قدسی کی پہنچا نثار آ پہونچی
مژدہ اے گلشن اسلام بہار آ پہونچی

مرحبا سید مکی مدنی العربی

۱۷

لو ہوا مادر حیدر کا گذر کعبہ میں
یہ کھلا تھا وہ کشادہ ہوا در کعبہ میں
غیر کا جانا رکا مرغ نظر کعبہ میں
بارور ہو گیا عصمت کا شجر کعبہ میں
کہہ رہا ہے یہ حرم شاہ جلیل آیا ہے
میرے دامن میں گل باغ خلیل آیا ہے

دل غنی اپنا رکھا ہیچ تھی دنیا طلبی
جانشینی کی صفت ہو گئی داخل آئین

۱۸

بعد احمد کے نہیں اسکا جہان میں ثانی
گلشن حضرت ہاشم میں گل عرفانی
اصل دنیا کی نہ پوچھو رہبر دین سبحانی
چشم الفت سے تو دیکھا سوئے باغ قرآنی
شور ہے زیب دہ عالم باقی آیا
بزم ایمان یہ پکاری مرا ساقی آیا

تو نے چھوڑا اور سر زندوں نے جو کی بے ادبی
یہ تو ہے مدح نبی تو بھی ہو داخل آمین

۱۹

ذکر ساقی پہ فدا بادہ کش جام سخن
روشن اس مدح سے ہے نام فدا نام سخن
دیکھ آیا ہوں میں روضہ یہ ہے انعام سخن
بندہ ساقی کوثر سے ملی آشام سخن
ساقیا یاد رہے حشر میں پینے والا
بخشی جام سے بکلہ مدینے والا

۲۰

خاص میخانہ ترا وہ ہے جو ہے شہر نبی

۲۱

کرن ایسا ہے جو اسطرح کی رفعت پائے
ذکر کوثر کا ہے کیا چشمہ رحمت پائے
توسے کیا مرتبے اے صاحب عزت پائے
جام بھی مثل فضائل کے کثرت پائے
بہت تام مین لون کون سے پیمانے کا
آفتاب ایک ہے ساغر ترے میخانے کا

۲۲

ہر ستارے کا نگین ہی ترا پیمانہ ہے
ماہ کامل دو سے جبین ہی ترا پیمانہ ہے
ہر گل قلعہ برین ہی ترا پیمانہ ہے
دل چرخ برین ہی ترا پیمانہ ہے
جام کوثر شکرہ و دیدہ حورا سمجھا
دور ساغر کو مین قرآن کا دورا سمجھا

۲۳

مثل دریا ترے ساغر جو چھلک جاتے ہین
پیش جنت کے نگاہون مین چھلک جاتے ہین
غوطہ زن ہو کے زمین سے جو ملک جاتے ہین
قطرے اس بادہ کے تا اوج فلک جاتے ہین
مے پرستی ہے تو گردون پہ بہار آئی ہے
جسطرح سوے چمن منہ کی پھوار آئی ہے

۲۴

بسکہ ہاتھ ترے فیض کا بادل جو برستا ہی رہا
آتش تر سے دل غیر جھلستا ہی رہا
چار سو دے دل آویز کا رستا ہی رہا
طاق کعبہ کا تو اس عطر سے بستا ہی رہا
جب ہوا سے کرم رب جلیل آئی ہے
شیشہ سے نکہت گلزار خلیل آئی ہے

۲۵

در دولت سے مساکین ہوئے مالا مال
نعمتین ہاتھ وہ آئین کہ نہین جنکو زوال
تجھکو دیتا ہے جو دنیات صدا حاضر ہے
کچھ عجب ہے ترے خمخانہ اخلاص کا حال
نہیں دیوار حرم - در کا گدا حاضر ہے
ساقیا مست مے شوق ہے سائل کا سوال

۲۹

ہیں طاقت کسی دشمن میں کہ آ جائے قریب
ساتھ ہے فوج ملک روح امین جس کا نصیب
خوش ہے مادر کہ مجھے لال دیا حق نے عجیب
گود میں دولت کونین ہے اللہ سے نصیب
کیا خوشی ہوگی ملینگے جو پدر سے حیدر
اپنے گھر جاتے ہیں اللہ کے گھر سے حیدر

۳۰

ساتھ محبوب الٰہی ہیں امیر صلے علی

۲۸

نور سے چہرہ مولود کا ہا شان احد
وہ تجلی ہے جبین علم خدا جس کی حد
رعب ایسا کہ جسے کہئے جلالت کی سند
یہ خبر دیتے ہیں تیور کہ ہے خالق کا اسد
واہ رے شیر ہم اس ذکر سے خوش ہوتے ہیں
ان وہ پانی کہ جسے بنت اسد کھوتے ہیں

دل آگاہ ہے خوش و رد زبان شکر خدا
دیکھیے جائیں کہاں منزل گمراہی ہے

۲۷

للہ الحمد کھلا فائدہ مقصود کا در
پیچھے ذرے کہ نکل آئے زمین پر اختر
چاند کی چھینک لگی ہو گئی [illegible] نظر
گود میں نعمت اسد [illegible]
غنچہ نور سے زینت [illegible] آیا ہے
ور دولت [illegible] اعجاز آیا ہے

حق نے نصرت کے لئے بھیجا ہے شیر اپنا
جم نہیں سکتے قدم زور ید اللّٰہی ہے

۲۶

بام آ کعبہ سے اے شمع شبستان سرور
چہرہ مشتاق کو دکھلا دے جمال پر نور
ہیں ہوئی پیدا ہوا ماہ [illegible]
بو قبیس آج ہے [illegible] نور رخسار [illegible]
گل امید کھلا باد بہار [illegible]
ہے اللہ کے ساقی کی سواری [illegible]

پست ہو جائینگے سب دشمن دین احمد

۳۱

قاب [illegible] کا رتبہ لیکر جہان مین آیا
فتح [illegible] اللہ کا سردار جہان مین آیا
نام [illegible] محبوب خدا [illegible] جہان مین آیا
[illegible] و قرار [illegible] پیارا جہان مین آیا
[illegible] قوت [illegible] حقیقی دیکھو
[illegible] رسول عربی دیکھو

۳۲

کیون نہ بشارت ہو [illegible] حقیقی کا
وحی [illegible] ناطق کا [illegible] دل
علم [illegible] سے [illegible] جہل طول
[illegible] شگفتہ کر [illegible] ہوا پھول
چہرہ پاک کا [illegible] سے [illegible] پیدا
یہ وہ [illegible] نور [illegible] جسکا [illegible]

۳۳

کیون نہ [illegible] آ پہنچے
[illegible] نور قدیر یزدانی
[illegible] یار مین خالق کا ولی
یہ وہ [illegible] جسکا [illegible] زمانہ [illegible]
تہنیت [illegible] ہے اب [illegible] مولا علی
جلوہ [illegible] رخسار مبارک باشد
طلعت مطلع انوار مبارک باشد

۳۴

دین بہت آپکی سرکار سے خدام [illegible] شاد
آبرو بڑھی [illegible] خالق نے دیا [illegible] مراد
تہنیت [illegible] جشن [illegible] محفل آباد
اے غلامان علی نور کی [illegible] رہے یاد
بزم سلطان عرب کی [illegible] مبارک [illegible]
[illegible] ماہ رجب کی ہو مبارک [illegible]

۳۵

کر دعا حق سے [illegible] نیک انجام
حشر آسان ہو [illegible] ہاتھ مین دامان امام
اپنا بیڑا [illegible] پار لگانے والے
ساتھ آقا کے ہون میدان قیامت مین مقام
بحر عصیان کے تلاطم سے بچانے والے
شاہ دین کی نظر لطف سے بن جائینگے کام

تمام شد

مطلع ۱

حسن کلام ذکر حسن لا کلام ہے
رنگین ریاض فکر کا ہر اک مقام ہے
دل مومنوں کے شاد ہوں وہ انتظام ہے
باغ سخن مرقع دارالسلام ہے
گلزار نظم کیلئے عنبر سرشت ہے
مدحِ حسن شاہ کہ جو روحِ بہشت ہے

کوشش ضرور چاہئے نعمت ہے لازوال

بند ۲

اس مدح سے ہے وہ رنگ طبیعت میں تازگی
ہے شاہد مراد کی صورت میں تازگی
خون جگر سے گلشن ہمت میں تازگی
تازہ ملیگا پھل جو ہے نیت میں تازگی
پہلو میں ہے کہ دل ہو [illegible]
مست مے سخن کے [illegible]

بیشک ثنائے آل نبی میں ہے یہ کمال
فردوس لو اگر ہے یہ خوشبو دماغ میں

بند ۳

ہے محض عوی تو کہاں اسکا یہ وقار
جو مرتبہ ہے نظم فضائل کا بیشمار
حالت وہی ہے ذکر اگر ہو ہزار بار
دنیا کی ہر بہار سے اعلی ہے یہ بہار
تاثیر ہے سرشت [illegible] سلسبیل کی [illegible]
پامال طبیعتان گل و بلبل کی ہو گئیں

پر اسکے ساتھ نظر میں ہے یہ خیال
وہ لطف آئیں ہے جو نہیں سیر باغ میں

بند ۴

آل نبی کی مدح نے پایا ہے یہ اثر
ہوگی کبھی نہ زینت مجلس میں کم بسر
جب ہوگا انکا وصف کھلیگا جنان سے در
بندوں پہ ہوگی رحمت معبود کی نظر
دنیا کا رنگ آج اگر ہے تو کل نہیں
دین حسن میں یا وقران کا عمل نہیں

بند ۵

عادی زمین کی سیر کا ہے طائر خیال

۵۹

آمد جہاں میں ہادیِ حق و رشد کی ہے
آمد حجابِ نور سے رشکِ قمر کی ہے
آمد امامِ خلق کے نورِ نظر کی ہے
آمد خدا کے شیر کے گھر میں پسر کی ہے
تکبیریں کہہ رہی ہیں یہ ہر نیکنام کی
آمد ہے سبطِ اکبرِ خیر الانام کی

۶۰

ہر ذرہ سطحِ خاک کا صرفِ سجود ہے
فوجِ ملائکہ کا فلک سے ورود ہے
گھر میں علی کے شورِ سلام و درود ہے
لب پر نبی کے شکرِ خدائے ودود ہے
تکبیریں کہہ رہی ہیں یہ ہر نیکنام کی
آمد ہے سبطِ اکبرِ خیر الانام کی

۶۱

کیا دلفریب جشن [illegible] شباب ہے آج
[illegible] آج
جو راہ گزر [illegible] پہ فضا ہے آج
عید [illegible] حسن [illegible] چھپا ہے آج
[illegible] پانی [illegible] روئے حور کی
پہنچی عرب کی خاک سے پوشاک نور کی

۶۲

باغِ جہاں پہ سایہ فگن ابرِ نور ہے
ایمان کے گھر میں جلوۂ قندیلِ طور ہے
[illegible] حسن سے زینتِ بزمِ سرور ہے
مستوں کو جستجوئے شرابِ طہور ہے
پیتی ہے پیاس بلبلِ بے صبر باغ میں
آئی بہار ساقیِ کوثر کے باغ میں

۶۳

جنت [illegible] دوانوں کا [illegible] ہوا
دل آ کے [illegible] زبان [illegible] تھا
[illegible] مصطفیٰ [illegible] لقب [illegible] بجتا
[illegible] رضا
[illegible] باغِ دہر میں
تازہ بہار [illegible] گھر میں

ھ ١١

آتا ہے وہ زمین پہ جو ہے دو جہاں کا شاہ
اونچی ہے آسمان سے جس شہ کی بارگاہ
اور ہے شرف کا ماہ امام فلک پناہ
روشن ہے جس کے نور سے عرشِ بریں کی راہ
دل میں قمر کے جس کی محبت کا داغ ہے
جس کا جمال طاقِ حرم کا چراغ ہے

ھ ١٢

قدرت کا بند و بست ہے یثرب میں ہر طرف
ہے شور آمد آمدِ ابنِ شہِ نجف
معلوم آ رہا ہے حیدر کو ہے شرف
مصروفِ دعا ہے قدسیوں کی فوج صف بصف
حوروں کے غول آئے ریاضِ نعیم سے
سب گھر مہک رہا ہے جناں کی شمیم سے

ھ ١٣

رقم یہ رمضان کا ہے واقعہ
منگل کی رات سال تھا ہجرت کا تیسرا
ظلمت ہوئی تباہ جہاں نور سے بھرا
بستۂ نبی کا باغ تھا جو ہوا ہرا
جلوے ہوئے عیاں یہ چرخِ کہن کے
رونق فزودہ خانۂ زہرا حسن ہوئے

ھ ١٤

پھیلی خوشی مدینہ سے غم دور ہو گیا
گھر فاطمہ کا رشکِ وہ طور ہو گیا
حجرے کا صحن تختۂ بلور ہو گیا
گنبد فلک کا دائرۂ نور ہو گیا
تارے چمک کے ہمسرِ ماہِ مبین ہوئے
ذرے زمین کے اخترِ چرخِ بریں ہوئے

ھ ١٥

تشریف لائے فاطمہ کے گھر میں مصطفٰی
کہتی ہے جب ہوا متولد یہ مہ لقا
فرمایا مجھ سے لا مرے نورِ نگاہ کو
کی خدمتِ بتول جو قسمت ہوئی سا
بے انتہا خوشی تھی حبیبِ الٰہ کو
تاریخ یہ زبانِ آسماں یہ ہے لکھا

۱۶

اسطرح درفشاں جو ہوئی آپکی زبان
پیچھے کو ہٹ کے پیچھ رہے در میں نہاں
لالی میں رو دیے وہ شہنشاہ دو جہاں
مانع ہوا عصا حضور کیا اسطرح بیان
پیدا ہوا ہے جسکا یہ مشغل تو ابا
پیچیدہ از در ہے میں اصلاً نہ سمجھیو

دستِ ادب کو باندھ کے بولے یہ مرتضیٰ

۱۷

پوشاک زرد فاطمہ کے گل ہو دور کی
لائی سفید کرتے میں وہ نور ایزدی
حضرت نے دئے کان میں تکبیر و اذان بھی
پھر اپنی ہونٹ مرحمت اور اسکی ہوگئی
چوسی ہوگئیں بتول علی شادماں ہوئے
معروف تہنیت میں رسول زماں ہوئے

اس میرے نور عین کا رکھا ہے نام کیا
کرتا ہیں کسطرح سبقت دین پناہ پر

۱۸

تھا مقصد رسول مبارک ہو یا علیؑ
گلزار دین کا پھول مبارک ہو یا علیؑ
تحفت بتول مبارک ہو یا علیؑ
پھر وحی کا نزول مبارک ہو یا علیؑ
لطف خدا پہ چاہئے لب و نثار شکر
بخشا ہے حق نے تم کو پسر کیا ہزار شکر

گویا ہوئے علی سے یہ محبوب کبریا
موقوف ہے یہ کام حبیب اللہ پر

۱۹

اتنا ہی تھا جواب کہ پیارا ہے آپکا
اے آفتاب دین یہ ستارا ہے آپکا
دونوں جہاں میں سب کو سہارا ہے آپکا
مفتاح قفل دل کی اشارہ ہے آپکا
سرتاج انبیا ہیں غنی ہیں کریم ہیں
حضرت حبیب خاص غفور الرحیم ہیں

۲۰

دیدار سے پسر کے جو دل شاد ہو چکا

۲۱

شہ نے کیا یہ سابق الاسلام سے خطاب
رب قدیر کو بغاوت سے ہے اجتناب
معذور ہیں ہمی ہوں نہیں بندے میں تاب
ناگاہ آئے حضرت روح الامین شتاب
مژدہ یہ تب رسالتمآب لائے
سرکار حق سے ابن علی کا خطاب لائے

وہ آج تہنیت یہ مشیت خدا کی ہے

۲۲

جبریل نے بیان جو کیا حکم ذوالمنن
نور نظر کا نام رکھا آپ نے حسن
کرتے تھے فخر لطف خدا پر شاہ زمن
ہے یادگار آپ کی جو ہے آج انجمن
مومن فدا ہوں دلبر زہرا کے نام پر
بھیجیں درود آل رسول انام پر

آیا ہے روز جشن کہ نعمت خدا کی ہے
جو حق پہ ہے خوشی کو اسی سے تو پوچھیے

۲۳

دیکھیں تو اہل دین حسن مجتبی کی شان
رعب و جلال میں اسد کبریا کی شان
اخلاق وہ کہ جس سے عیاں مصطفی کی شان
پھر شان یہ شوکت خدا کی شان
خالق کا فضل آپ پہ کیا کیا نہیں ہوا
ایسا خلیق غیروں میں پیدا نہیں ہوا

پیارے یہ حق کے ہیں انہیں الفت خدا کی ہے
کیسا ہے رنج پیرو باطل سے پوچھیے

۲۴

روشن ہیں مثل مہر اب جو اجالے ہیں
نورانی ابر باغ فضائل پہ چھائے ہیں
میوے جناں کے عالم طفلی میں کھائے ہیں
جبریل بار بار رطب خلد لائے ہیں
بچپن میں بندگی سے خوش ایسا خدا ہوا
خلعت میں انکو حلۂ جنت عطا ہوا

۲۵

روز نزول سراپہ عنایت خدا کی ہے

۲۶

دیتے ہیں دادِ نظم محبانِ پنجتن
ہے مدح خوانِ حسن کا غلام ابوالحسن
محفل نشاط کی ہے کہ فردوس کا چمن
ساقی کے انتظار میں ہیں اہل انجمن
لو میں پکارتا ہوں کہ ہو دورِ جام کا
اے میرے تاجدار یہی دن ہے نام کا

۲۷

قربان ترے قدم پہ ہے مدہوش جلد آ
ساقی پلا دے بادۂ سرجوش جلد آ
دل اب ہو موجِ مے سے ہم آغوش جلد آ
لے ہاتھ میں صراحی گلپوش جلد آ
یا دل لگے سرور کا بارش ہو عطر کی
دو ہفتے قبل آئے مہک عیدِ فطر کی

۲۸

پیمانۂ شراب پہ صدقے ہو جامِ دل
ساغر ہی میں لیگا بدل دے مقامِ دل
جس عہدہ کی ہوس ہے وہ کریا بنامِ دل
سن اسکو جو بغیر زبان ہے کلامِ دل
سجدے اسی زمین پہ شام و سحر کرے
میخانہ کا یہ ہو سکے دعا میں بسر کرے

۲۹

وہ مے پلا کہ حشر میں جسکا حساب ہو
دل آشنی بوئے عترت قرابت گلاب ہو
ساغر وہ لا کہ جس سے قمر کو حجاب ہو
محفل میں جلوہ گر صفتِ آفتاب ہو
رفعت ملے وہ تیرے قدم کے نشان کو
صرفِ معانقہ ہو زمین آسمان سے

۳۰

اس مے کا لطف قلب کو حاصل ہو ساقیا
نعمت نہ کوئی جسکے مقابل ہو ساقیا
ہے میکدہ ترا کہ خزینہ خدا کا ہے
ایمان جس شراب سے کامل ہو ساقیا
مہمان ہم اُسکے ہیں یہ ضیفہ خدا کا ہے
روزہ نہ اوسکے پینے سے باطل ہو ساقیا

۳۱

پاکیزہ ہو کے بادۂ اطہر سے ہیں جوان
سرچشمۂ عطا کی ثنا میں ہوئی زبان
دل ہے کہ غلام ساقئ کوثر کا شادمان
خیر الامم سا مدحِ حسن کا ہے قدردان
لازم ہے التماس حسین کی جناب میں
ہو یہ قبول ہو شہِ دیں کی جناب میں

۳۲

کرتا ہوں عرض نورِ خدا سے بصد ادب
روحی فداک اے قمرِ طلعتِ عرب
روشن ہے کائنات پہ لطف و عطائے رب
بیشک ہیں آپ زینتِ کونین کے سبب
کیا کیا بلند رتبۂ دولت ادا کیے
اللہ نے حسن سا نواسا عطا کیے

۳۳

نازاں ہے جسم روح وہ دلبر عطا ہوا
الطول کے جلوہ وہ گوہر عطا ہوا
کیا آسمان نور کو اختر عطا ہوا
بلبل ہیں جیسے جسم وہ گلِ تر عطا ہوا
سرمایۂ بہار جو باغِ ارم کا ہے
شہرہ فلک پہ جیسے سحابِ کرم کا ہے

۳۴

سرکارِ ذوالجلال کا مختار ہے حسنؑ
وجہِ حسن سے سیدِ ابرار ہے حسنؑ
لاریب زیبِ مخزنِ اسرار ہے حسنؑ
شاہِ نجف کا گوہرِ شہوار ہے حسنؑ
خود اسکا جوہری کرمِ ذوالجلال ہے
کیونکر نہ ہو یہ فاطمہ زہرا کا لال ہے

بقایا (نمبر ۶)

شمع حرم زمین پہ اُجالا بہشت میں

یثرب میں آفتاب ہے بالا بہشت میں
الفت کی مے سے بھی لو بھرے ساغر چھلکتے ہیں

پرتو سے اک سماں ہے نرالا بہشت میں
طوبیٰ کے پتے انکی ضیا سے جھلکتے ہیں

۳۵

پھیلا ہے نورِ سیدِ والا بہشت میں

۳۶

افلاک پر حسن کی ملک کرتے ہیں ثنا
اعلیٰ خطاب انکو خدا نے کیے عطا
حجت ۔ زکی ۔ امین ۔ تقی سبط مجتبیٰ
کیا ذات با صفات ہے روحی لہ الفدا
ہے بدر ہیں آفتاب ہے یہ ماہ منیر ہیں
زہرا کے نور عین ہیں روشن ضمیر ہیں

۳۷

اے رونق زمین و زمان شاہ خاص و عام
سردار خلق کعبۂ دین قبلۂ انام
اس نور عین شاہ امم کے جو ہیں غلام
محفوظ رکھے آفت و شر سے انہیں مدام
حکم خدا ہے بندوں کی امداد کیجئے
پابند غم جو ہیں انھیں آزاد کیجئے

۳۸

ہر عاجز و غریب کے حاجت روا ہیں آپ
سب جانتے ہیں شافع روز جزا ہیں آپ
آدم کے فخر ہیں شرف انبیا ہیں آپ
محبوب خاص خالق ارض و سما ہیں آپ
ہے دھوم فرش خاک سے عرش الٰہ تک
جاری ہے حکم آپکا ماہی سے ماہ تک

۳۹

شبر کا واسطہ گر مدعا ملے
آرام درد مندوں کو صبح و مسا ملے
عصیاں کے ہم مریض ہیں ہمکو دوا ملے
ہمسایہ آپکا ہو تو قرب خدا ملے
محشر میں آکے دامن حضرت کو تھام لیں
دست خدا سے بادۂ کوثر کے جام لیں

۴۰

طاقت نہیں بیان ہو جو وصف شہ زمن
معذور ہے زبان فراست دم سخن
کچھ اس میں شک نہیں رمضان میں عید ہے
ملتا نہیں ہے آج نشان شہ محسن
میلاد پاک سبط رسول مجید ہے
والیٰ ہے خوشی کا خوش ہیں غلامان پنجتن

مطلع ۱

پھر آج تازہ ورق گلشن رسول ہوا
فلک سے رحمت اللہ کا نزول ہوا
شگفتہ شاخ امامت مین شیخ پھول ہوا
جو زینت چمن حیدر و بتول ہوا
خوشی سے سبزہ کو بیدار بخت خفتہ ہے
زمانہ کا چمن آرزو شگفتہ ہے

۲

شمیم خلد و شگوفون کے ساتھ آئی ہے
ہوائے شہر کی عطر مین بسائی ہے
بجز خوشی کی ہر اک بات سے بن آئی ہے
بدن مین سبزہ کے پوشاک رنگ حنائی ہے
نکلنے مین ہین کہ چھلے ہین صحن گلشن مین
گل مراد کی بو باس دل کے دامن مین

۳

عقاید رسولون مین اشعار جلد برجستہ
ہوا بدل گئی گلزار سے ہر اک رستہ
عجب چمن جو ہوا ہے بہار وابستہ
ہرا ہوا مسجد خیر الورا کا گلدستہ
جنان کے رنگ مین ہر نور فرش ہوا
ہر صحن جو تربت منبر نو رشک طور ہوا

۴

دکھا رہا ہے مدینہ بہار کا سامان
کبھی نہ دیکھے تھے آنکھون نے ایسے تحفات
کہ ہم نکالتی اسے دور سے باد خزان
ہوا سے کیارہ وہ پہار و نکی گیا ہو نشان
معزز بین جو سبزہ آیا دیو بین بیابان ہو
عرب کی ریگ روان مین تو سبزہ چھپایا ہو

۵

گھرا ہوا ہے جو ہر سمت ابر رحمت حق
یہ حال باغیونکا ہے کہ چہرے ہوگئے فق
طیور چہچہے کرتے ہین دیکھکر رونق
مہک سے ہین پر و بال جیسے گل کے ورق
سماگئی وہ بہار آج آشیانو مین
کہ جیسے رنگ کی تاثیر ہے ترانو مین

نمبر (۴)

۵۶

ہوائین باغ ارم کی وہ خوش سے کیا ئین
پیام عیش کا موجین نسیم کی لائین
گہٹائین نور کی ہر نخل سبز پر چہائین
جو ڈالیان تہین ویران نئی نظر آئین
شباب وہ ہے جو ہتا قسمت زلیخا مین
ہمک ہے دامن یوسف کی لیف نخرا ئین

۵۷

بیان وہ کیا ہو جو رنگ بہار گلشن ہے
عجیب حالت نقش و نگار گلشن ہے
نگاہ بلبل شیدا نثار گلشن ہے
بنا وہ پہول کے غنچہ جو خار گلشن ہے
بسی ہے خاک گلستان گلونکی خوشبو سے
زمین خوش ہے تبسم عیان لب جو سے

۵۸

بدل گیا ہے اثر دور آسمانی کا
زمین پہ لطف نمانو نکی گلفشانی کا
ادہر ادہر ہے وہ سمان نہرونکی روانی کا
وہ کیا ریونکی چہلک دوڑنا وہ پانی کا
جمال سبزہ و گل اسطرح سے بہاتا ہے
کہ دوڑ دوڑ کے پانی چمن مین آتا ہے

۵۹

خدا کے فضل سے آب و ہوا مین ہے یہ اثر
عجب نہین جو اُگے سبز ہو کے تخم شرر
ہو غیرت سبد گلفروش ہر مجمر
نہال شمع کے گل تازگی مین ہون گلتر
گلون سے شعلہ کا دامن ہرا نظر آئے
ہر ایک سرو چراغان ہرا نظر آئے

۶۰

گلونکی ریگ بیابان پہ ہو فراوانی
گیاہ نرم سے پوشاک سنگ ہو دہان
نثار شان خدا طائر نظر ہو جائے
بہار مین ہو پیا آشوب دشت لاثانی
نہال گلشن تصویر بارور ہو جائے
کہ پہولین اور پہلین شاخہائے حیوانی

۱۱

مصیبت و غم و اندوہ کی ہے بربادی
مقام عیش ہے ویرانہ ہو کہ آبادی
خنک ہیں گلشن و کہسار و قلزم و وادی
ہوا کیطرح سے پھیلی ہے ہر جگہ شادی
یہ عید ملنے کو ہے شہر آئے مہ عزاداروں میں
نوید کیسے جو پہنچے ہے ان بچاروں میں
نبی کے گھر میں امام مبین کی آمد ہے

۱۲

ارم کیطرح شگفتہ ہے گلشن عالم
علی الخصوص زمین عرب ہے رشک ارم
شمیم خلد بریں نے کیا طواف حرم
وہ موجیں نور کی وہ جوش چشمۂ زمزم
حدود خانۂ کعبہ میں نور بیحد ہے
کیسا ہے رخ ابیض کہ سنگ اسود ہے
جہاں میں نور جہان آفریں کی آمد ہے
افق کے پردے سے یا آفتاب کی آمد

۱۳

چمک رہا ہے فلک پر ستارۂ اسلام
ستون کعبہ کو کرتے ہیں رکن عرش سلام
جلالت و عظمت سے مقیم رکن و مقام
منیٰ میں شور ہے قربان سبط خیر انام
کچھ اور آج بڑھی خانۂ خدا کی صفا
وہ چند ہو گئی ہے مروہ و صفا کی صفا
زمیں پہ زینت عرش بریں کی آمد ہے
حجاب نور سے ہے او سحاب کی آمد

۱۴

وہ موسموں کی مسرت وہ تہنیت کے مقال
نہیں ہے دامن دل پر ذرا بھی گرد ملال
بنا ہے بزم طرب کر رہے ہیں نیک اعمال
سبب ہے کیا جو زمانہ کا ہو رہا ہے یہ حال
خوشی ورود شہنشاہ مشرقین کی ہے
یہ عید خلق میں پیدائش حسین کی ہے

۱۵

سرور قلب شہ مرسلین کی آمد ہے

ص ۱٦

عقیدہ اسد و ذو الجلال آتا ہے
جہاں مین شاہ عظیم المثال آتا ہے
سرا سے و ہر مین یوسف جمال آتا ہے
زمین پہ ہر برج کمال آتا ہے
فلک سے وہ مین شمرہ پہ اور حسن ذات قمر
ہمی کا چاند سے نادر

دریچے اٹھتے ہیں یہ عجب سے حسین رینین قمر تبان

ص ۱۷

یہ سجا رسول سے پیار سے یہ لطف رب غفور
یہ تھا سجا گلشن خلد برین مین ہو اک حور
کہ جس کا نام ہے لیلا بہشت مین مشہور
خدا نے جس کو عطا کی عجیب صورت نور
قمر سے مانند رخ لاجواب سے آتا ہے
فقیض جس کی چہرہ آج آفتاب سے آتا ہے

ہر ایک قصر مین حجرے اسی قدر ہین عیان
سجا ہوا ہے دریچہ ہر اک جواہر کا

ص ۱۸

وہ پیارے ہیں الطاف وہ پیار اور سکا
چمن طراز سے حسن کرشمہ ناز اور سکا
لباس حسن ہین وہ قدر سر فراز اور سکا
وہ خلد کے چمن مین خرام ناز اور سکا
قد لطیف سے صنوبر بہتا یا قد سے اور سکا
قد اقیامت سے ہر اجمال قامت ہے

جہان مین بخشتے ہین بہتر ہزار سو ملکان
جہان مین دیکھ سکے کون چشم ظاہر کو

ص ۱۹

حسین بہت ہین مگر ایسے خوش جمال کہان
ملاحت اور صباحت کا اعتدال کہان
یہ حسن صاف یہ رنگینی مقال کہان
جلا کو ہے تمام عطا سے وہ بول چال کہان
دہان تنگ مین ہے پیارا رنگ خوش بیانی ہے
بیان شکوہ سے جس سے گلفشانی ہے

ص ۲۰

شفیق حال ہے اسدر جہ خالق سبحان

۲۴

کیا سرورِ دلِ مصطفے نے شکر الہ
مکان میں اور ہی حورین عیان ہوئین ناگاہ
نفیس فرش جنان کا لئے ہوئے ہمراہ
وہ فرش جسپہ کیا یک نہ ٹہرے پاے نگاہ
سوا بہشت کے ممکن نہین جواب اسکا
بہت ہی نرم بچھونا حریر و سندس کا

۲۳

کیا بہشت سے فوراً آ زمین پہ اور کر درود
ہوئی خوشی کسطرح گھر میں سیدہ کی نمود
مزاج فاطمہ پوچھا پس از سلام و درود
کہا بتول نے اچھی ہون شکرِ ربِ ودود
وہ بولی آپکا پیشِ خدا یہ رتبا ہے
مین حورِ خلد ہون خدمت کو حق نے بھیجا ہے

۲۲

ہوا جو وقت ولادت حسین کا داخل
تو اوس حسین کو ملا حکم خالقِ عادل
شرف حضور سے زہرا کا جلد کر حاصل
ہوئی یہ کہ یہ خدمت ہے تیرے ہی قابل
ریاضِ قدرتِ حق رنگ نو دکھاتا ہے
علی کا پھول نبی کے چمن میں آتا ہے

۲۱

بلند ایسا ہے اوس گلکدے کا رتبہ کہ بس
کہ جیسی ہے سمر [illegible] قریب وہ چھپا ہے ہمین
دکھایا دنیا نے سارا بہشت کا [illegible]
جبین سے نور کے ہوتا ہے باغ خلد زیب
خدا نے اوسکو دیا یاد و قار جنت میں
ہیں اوسکی [illegible] ستر ہزار جنتیں

۲۵

اوسے آئین وہ حورین قریب خیر نسا
کیا سلام کنیزوں کی طرح سب نے ادا
بسایا حجرۂ زہرا کو عطر جنت نے
بچھایا خانۂ عصمت میں فرش جنت کا
لگائی فرش پہ چادر ردا کی زینت
زمین کا [illegible]

۲۶

عجب فرش تها آسمان زمین تها اوسکی
کنارے نور کے وسعت وہ دلکشا اوسکی
فزون تهی آئنہ مہر سے ضیا اوسکی
خجل ہو چادر مہتاب وہ صفا اوسکی
لطیف رشتۂ باریک تار جان کی طرح
شکن زمین تهی تہ رخسار نوجوان کی طرح

بنی وہ دلبر مولود کعبہ کی دائی

۲۷

بٹھا کے بنت پیمبر کو فرش جنت پر
ادب سے بیٹھ گئی حور تھمکے ہو سر
چہار سمت کنیزین کھڑی ہوئین آکر
کہ مہربان ہوا ازسرا یہ خالق اکبر
مثال مسکن عیسیٰ مکان ہوا روشن
مکان کا ذکر ہے کیا سب جہان ہوا روشن

خوشا نصیب سعادت یہ حصہ مین آئی
کہ اپنے بخت پہ اوسنے زمین ناز کیا

۲۸

کشادہ ہوگئے دروازے عیش و عشرت کے
مکان مین آگئے جھونکے ہوائے جنت کے
فلک فلک ہوئے شہرے کمال حکمت کے
زمین زمین ہوئے جلوے خدا کی قدرت کے
چراغ نور کا روشن ہوا تو گھر چمکا
جو ابر غیب مین پنہان تھا وہ قمر چمکا

جو کام قابلہ کے ہین وہ سب بجا لائی
خدا کے فضل نے اسدرجہ سرفراز کیا

۲۹

گل حدیقۂ خیر البشر ہوا پیدا
نہال نور زمین تازہ تر ہوا پیدا
ابو تراب کا لخت جگر ہوا پیدا
فلک جناب کا نور نظر ہوا پیدا
عرب سے اور ضلالت کا دور دور ہوا
سراج بزم ہدایت کا جب ظہور ہوا

۳۰

دو چند آبرو اوس حور خلد نے پائی

مطلع ثانی ۳۱

حسین رجعت تو دنیا آئے دنیا میں
خوشی سے ابر ہر اک سمت چھائے دنیا میں
فرشتے مژدہ جاں بخش لائے دنیا میں
خدا نے دین کو یہ دن دکھائے دنیا میں
فلک سے آئی صدا شاہ دیو قار آیا
زمیں پہ مالک شفاعت کا تاجدار آیا

کسی کا ورد تھا یا ذو الجلال و الاکرام

۳۲

ولادت شہ دنیا و دین ہے بین قرآن
زمیں سے تا بہ چرخ بریں تک خوشی کا تھا سامان
خدا نے قارن فردوس کو دیا فرمان
بڑی خوشی سے کر آراستہ ریاض جنان
ہیں عید گلے ملے ساکنان بہشت
بلند شور مبارک ہو درمیان بہشت

پکارتا تھا کوئی یا علیم یا علام
کسی شجر پہ صدا میں ہو اللہ تیری شان

۳۳

یہ مژدہ سن کے خوشی کا رہا نہ اندازہ
جنان کے باغ کو دی اوس نے زینت تازہ
بلند ہونے لگا تہنیت کا آوازہ
لگایا حوروں نے چہرہ پہ قدرتی غازہ
لباس و زیور تو زیب جسم کر کے حسین
مکانوں نے کیئے گلگشت بن سنور کے حسین

دلوں میں عشق زباں تو میں تھے خدا کے نام
کسی درخت پہ آوازیں یا بصیر کی تھیں

۳۴

بہشت کے چمن میں نئی بہار آئی
ہر ایک نخل پہ بدلی تھی نور کی چھائی
وہ رنگ صحن جنان کی ہری زمین لائی
کہ قطرہ دیدہ روزن سے تھے تماشائی
شگوفے سب صفت عطردان مہکنے لگے
خوشی سے غنچے تھے وقتاً چہکنے لگے

۳۵

اُڑا کوئی تو کسی نے کیا شجر پہ مقام

[illegible]

بہار بادۂ گلگون سے بزم ہو گلزار
جھلک رہے ہوں جہاں دل کی طرح سب مے خوار
بنائے عکسِ رخِ رنگین کو جام عنبر بار
نثار جس کی مہک پہ عطرِ مشکِ تتار
بڑھے نہ صاد دیں کہ گلاب کی خوشبو
اور اڑے جو باغِ رسالت مآب کی خوشبو

[illegible]

جہاں میں کم [illegible] روز سے یہ دن ساقی

[illegible]

حسین ہے ساغرِ پُرنور مثلِ ماہِ تمام
جمالِ شاہدِ مقصود کا آئینہ ہے یہ جام
نثار کے بادہ سے بڑھتی ہے آبروئے کلام
دہانِ شیشہ سے ملتا ہے خضر کا پیغام
وہ کوثری ہیں جو اس سے مست رہتے ہیں
اسی کے قطرے کو دریا شرف کے کہتے ہیں

خدا شناس کی عید و قبیں اسکو ساقی
بجا ہے آج وہ مجھ کو اگر سرور رہے

[illegible]

کرم کا وقت ہے اے قلزمِ سخا ساقی
شراب نور پلا میرے سامنے ساقی
بیان کیا ہو تری تیغ کا مزا ساقی
کہ دل میں یاد سے اس کی زبان اپنی تر ہے
وہ جام پاک کہ جس کی صحبت [illegible] ہیں
تری شراب پہ قدسی درود پڑھتے ہیں

نہ کسطرح دلِ مضطر ہو مطمئن ساقی
ریاضِ خلد کی قلقل سے آج گونج رہے

[illegible]

کمال زہد [illegible] [illegible] تا با ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ جلوہ گر ہوئے سلطانِ انس و جن ساقی

۱۲۱

جہاں تک قدرت معبود آشکار ہوئی
گل مراد کھلا جو شگفت بہار ہوئی
ہوا سے گلشن فردوس عطر بار ہوئی
نوید عید کی چاروں طرف پکار ہوئی
نسیم [illegible]
گمان [illegible] قیامت تلک [illegible] سکین

۱۲۲

امین وحی سے خالق نے یہ کیا ارشاد
کہ ساتھ لیکے پیادہ ملک بہ خاطر شاد
روان ہو چرخ سے سوئے رسول نیک نہاد
ہمارے دوست کو تو جا کے دے مبارکباد
ولادت اوسکی ہوئی جو وفا میں [illegible]
ہزار جان سے وہ ابن ربّ کا عاشق ہے
قریب اونکے کبھی عقل و ہوش جا نہ سکین
فلک سے صورت احکام حق اوترنے لگے

۱۲۳

ملا جو روح امین کو یہ حکم محکم رب
مع ملائکہ راہی ہوئے بطرز ادب
شمار مین کمی تھی نہ شوکتی قوت ایک رب
روان تھا ناز کا دریا ہوئے زمین عرب
رخون سے جلوے ہویدا [illegible]
یہ [illegible]
رو خیال مین دم بھر قدم جا نہ سکین
زمین کی سمت برابر نزول کرنے لگے

۱۲۴

ملے ابلق فردوس او سمنے تیز دوان
کہ اپنا ابلق لیل و نہار کو حیران
سبک [illegible] نرم بچھا مین رکابین اونکی گران
ہوا میں دوڑتے تھے مثل قطرہ باران
[illegible] سارے جواہر [illegible]
ستارے اوج شرف سے جھکے [illegible]

۱۲۵

وہ اسپ دائرہ وحدت مین جو آ نہ سکین

شعر

پہنچ سکیں کیا ایک روز اوسکا خیال
کہ عرش سے بھی کسی شے کا بڑھکے ہوا جلال
یوں ہی دیتا اگر علم ایزد متعال
میں اوسکے دیکھتا اک بار فوق عرش کا حال
پھیلا ہے جو صفت نظر میں تجلی سی
حقیقت عظمت عرش نہ ہوتی کی تجلی سی

شعر

کھلا جناب الٰہی پہ اوسکے دل کا راز
کہ بال و پر کی ہے کثرت یہی فرشتے کو ناز
دو چند زور دیا ہمنے دیکھ رفعت عرش
دو چند کردئے خالق نے اوسکے بال دراز
یہ آرزو ہے تو معلوم کر حقیقت عرش
کہا کہ ہان طرف اوج عرش کر پرواز

شعر

سبب حساب کا ہے کیا بیان میں سپہر
کہ بازو اوسکے شمار ہزار ہیں در
ہے ایک دوسرے میں فصل مسافت
زمین کی طبق آسمان سے جتنی دور
خرد کا وعل ہے کیا اور کیا ہے [illegible]
نہیں ہی جا سکتی حد اوس کی قدرت ہے

شعر

روان تھا ساتھ وہ جو فرشتے کے حضرت جبریل
ہو رہے تھے جو ایک جزیرے میں رفتہ رفتہ وصل
ملک اتنا ہی وہان معتوب کروبی جلیل
حدیث میں ہے کہ جسکا نام ہے وردائیل
فلک سے برتر تھا اتنا حالات و ہیکل اوسکے
بیان کرسکے قلم کی آتش پر بال و پر اوسکے

شعر

ہوا یہ علم کہ تھا ستر ہزار کے و پیشانی بہا سے ہیں
یہ جسم سایہ میں سر عرش سے کی ستارہ ہیں
بلند مرتبہ میں ارض میں تو اسے ہیں
یہ جنس عالم بالا کے رہتے و اسے ہیں
صبا کے و ملک وہ اوسکا پیمان وکہا ہیں
یہ قلم قدرت سے بہتر زمین پہ جاتے ہیں

۵۱

اوڑا وہ سنکے یہ ارشاد خالق اکبر
شعاع نور عظیم کیطرح کھول کے پر
کیا تمام ہوا پانچسو برس کا سفر
پھر ایک لحظہ میں عرش پر پہونچا سر
غرور تھا عرش سے رخ بازو تکلیف سے لگے
رہی نہ طاقت پرواز ہوش اوڑنے لگے

۵۲

ہٹا وہ جب تو خدا نے یہ بات فرمائی
نہ ہمکو نازش بیجا نہ تھی پسند آئی
تو جانتا ہے بزرگی ہے کسکے یہ پائی
خدا کیواسطے ہے قوت و توانائی
ہے شوکت و عظمت ختم نام پر اپنا
ہمارا تخت ہے عرش بریں مقام پر اپنا

۵۳

کیا تھا وسوسۂ ناروا نے دل پہ گذر
عتاب خالق قادر سے جل گئے پر
شکستہ کرکے اوسکے اور تمام بال و پر
اوسے صفوف ملائک سے کردیا باہر
کبھی نہ بولتی وہ آواز تھا سوا عذاب
یہ ہوا تھا جزیرے میں مبتلاے عذاب

۵۴

پڑی سواد سے جبریل پہ جو اوسکی نگاہ
یہیں آسمان سے زمین پر روان بحشمت و جاہ
وہ ساتھ میں مقرب کی فوج کے ہمراہ
تو اوس نے ہانک کہا کر کے نالۂ جانکاہ
نزول قدسیو تمہارا جو چرخ سے بکثرت ہے
بتاؤ مجھکو کیا یہ شب قیامت ہے

۵۵

جواب اوسکو دیا جبرئیل نے کہ نہیں
بہت خوش آج ہے خلاق آسمان و زمین
ملا رسول کو فرزند ارجمند و حسین
عزیز خالق اکبر کو ہے وہ ماہ جبین
عطائے عام ہے مقصد سب اپنا پاتے ہیں
خدا کی سمت سے ہم تہنیت کو جاتے ہیں

شعر

سنایا جبرئیل نے حق کا جب پیغام
کہا ان حضرت کی چھوڑ بے ذو الاکرام
امین وحی سے فرمایا گیا تھا اوسکا نام
کہا کہ نام تھا شبر پیارے رسول انام
پھر کہا اپنے پیارے حسین شاہ عالی نام
شبیر محمدی ہے پیارا اوسکا ہو گا نام

شعر

یہ جبرئیل سے کہتے ہوئے جناب نبی

شعر

لکھا ہے کہ جب رسم تہنیت کو ادا
تو جبریل نے کی عرض کہ ہے مولا
یہ علم و حیا ہے بعد از سلام رب کہا
وہ نام اسکا رکھو تھا جو ابن ہارون کا
علی کو ہی وہی نسبت ہے شاہ والا سے
جو اوس زمانے میں ہارون کو تھی موسی سے

پسند طبع ہے معبود کی رضا طلبی
نہ اوس طرح سے شبر و شبیر نام رکھیں

شعر

سنا کہ رسول کی خدمت میں پیک رب عباد
کہا یہ بعد سلام و درود باد دل شاد
ولادت پسر مہ لقا مبارک بعد
کہا ہے کیا صدق آرزو کو در مراد
خطاب اسکو ہو یا ہے خدا نے عاشق کا
یہ وہ پسر ہے جو کہا ہوا سچا عاشق کا

مگر زبان ہماری ہے یا اخی عربی
حضور اپنی زبان میں حسین نام رکھیں

شعر

کہا یہ اوسنے کہ جب آپ جانیں ہیں حضور
ولی ذکر ہو بخشا میں ناتوان قصور
پھر اپنے عہد سے پہنچے تھے اونکو ما بہ
امین وحی خدا نے کہا حرم و ہر روز
یہ کہیکے خدمت سلطان انبیا میں چلے
مع پیاد ملائکہ ر رضا میں چلے

کہا ملک نے کہ ممکن ہے یوں بھی خوش لقبی

سنه ۱۲

وہ ماہ بان ابھی قائم ہو سطوت شیخ حق
جو تھا آئین جہانی رحمت
ہوا ہو گیا علی آفت
ہوا جمال و رشتہ بر علی صورت
عصا درست گھر سے
جو دیکھا او ... اوس کا پرستے

سنه [illegible]

نہ مرجع ہر کسی عرش ہے اقتدار حسین

سنه [illegible]

فلک کو دیکھئے ہے کی جناب حق ہیں عا
وا سلام ... سے حسین کے حق کا
قسم ہے اوسکی بیچ ہے اسے معین خاوندگا
بہ بزرگ ... ہے اس پیر کے حق میں تا
سے کرم سے گیسو بال پایا ہے در دا ایلی
معاف کر دے اسی خطاے دردا یل

خدا کی شان ہے اللہ ہی اختیار حسین
قمر علی ولی کے جہاں کی رونق ہیں

سنه [illegible]

امور حق ہیں جو نقل کر رہے جبریل
نبی سے عرض کیا حال درد در دا ایل
یہ اوس فرشتہ سے تعزیہ کی نکلی سبیل
کہ او سے اپنی حکم سے رسول رب جلیل
بیر نیاز جھکا یا شفیع محشر نے
لیا حسین کو آغوش میں پیمبر نے

خوشا مراتب اعلی زہے وقار حسین
پسر جناب نبی کے امام برحق ہیں

سنه [illegible]

یہ ایک ... دونوں پہ لفظ لا ثانی
حسین ... عربی اور وہ ... ایرانی
خوشی سے آپ بجا لائے ... ثنا خوانی
خدا کے لطف کی کرتے تھے ... رضا کا تھا
دل رسول جو سالک رہ رضا کا تھا
رکھا وہ نام جو رکھا ہوا خدا کا تھا

وہ کارساز کو بنا تا ہے جو ہو کار حسین

۲۶۶

زمانہ بھر پہ ہے روشن کہ ہیں خدا کے ولی
فضائل ان کے ہیں عالم میں ہر طرف مشہور
پیامِ تہنیت ہے و ہاں عقد اہل شعور
جہان میں آئے ہیں شعبان کی سوم کو حضور
گواہ یہ ہے کہ معصوم [illegible]
حسین ابن علی [illegible]
نہیں ہر روضۂ رضوان میں جیسے خار الم

۲۶۷

خبر یہ دیتا ہے مضمون اک روایت کا
کہ پائیں کو اسی ماہ کے ہوئے پیدا
امام دین کا شرف یوں ہی [illegible] علی
حضور قاسم آلِ عبا ہیں [illegible]
نبی کے [illegible] حسن ہیں [illegible]
حسین مصطفیٰ [illegible]
دونوں سر دور رہیں سطر حسن کا وشِ غم
مدام گلشنِ اسلام میں بہار رہے

۲۶۸

بس اب دعا ئے قراءت پہ ہو تمام سخن [illegible]
[illegible] جب تک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
برآئے آرزوئے دل محبونکی ہر دم
یہ رنگ محفلِ ایمان کا برقرار رہے

۲۶۹

بساطِ خاک پہ ہر ذرہ میں نشان جب تک
نمود و بود ہے گردون پہ کہکشان جب تک
ہوا زمین و فلک کے ہے درمیان جب تک
کھنچا ہے چرخِ مقرنس کا سائبان جب تک
جہان میں برق کی چشمک سحاب پر جب تک
نظر پڑی ہے نہیں آفتاب پر جب تک
رہیں حسین کے اہلِ عزا خوش و خرم

مطلع

معراج دین حیا ہے پہ صورو دگار ہے
دن ہو کہ رات نام پہ اوسکے نثار ہے
معبود سکا خالق لیل و نہار ہے
کیا نیک ہے جو یاد پہ شب زندہ دار ہے
عاشق ہے اسکے عشق کی باتین پسند مین
سجدے ہین اوسکے واسطے اوسکی رضا پسند مین

شانِ سجود سے متحیر ہے آسمان (بقیہ)

۲

بیدار بخت ہین جو اوسے کرتے ہین یاد
جنگل مین جاگ جاگ کے رہتے ہین دل کشاد
وہ گھاٹیان پہاڑ وہ جنگل وہ نور اعتقاد
بہتر ہی وہ جگہ ہے شب بیدار کا وہ سواد
سمجھے [illegible] ہے جو اپنی بہت خوش سواد ہے
یہ اپنا [illegible] دریا کا سواد دیار ہے

حق کے زلال حمد سے تر ہوئی ہوئی زبان
اللہ [illegible] رکوع جو محراب عشق ہے

۳

تاکے مین نماز تہجد کا بند و بست
تکبیر مین وہ بلندی افلاک جس سے پست
اوسنے لطیف تو بخشی ہے زور سے الست
طاری ہے وجد بادہ عرفان سے ہو کے مست
ساغر کشان میکدہ راز مین ہی ہا
باغ یقین مین زمزمہ پرداز مین ہی

دل مین ہو مین ہو داغ محبت کا ضوفشان
سینہ نہ کھینچے [illegible] بہ عشق ہے

۴

ان بلبلون کی گلشن لاہوت تک ہے دوم
تابع قیود کے ہین نہ پابند رسوم
دنیا کی حسرتون کا بہت دور ہے ہجوم
جاگے ہین اور سوے ہین یہ عیان ہے علی العموم
دل کی نگاہ وہ جو ہو بجلی ہے عرش پر
آرام کر رہے ہین توکل کے فرش پر

۵

جسطرح سے جبین پہ سجدے کا ہے نشان

ہر فاک پر قدم ہیں صراط نجات پر
ہوتا ہے تو وہ نثار مصلے صلوات پر
مائل جو زندگی ہے بہار سمات پر
گویا گذر ہے چشمۂ آب حیات پر
پیک اجل کو قاصد جانان سمجھتے ہیں
مشکل کو دم کے عقدۂ آسان سمجھتے ہیں

ہے زینت ریاض تصور نہاں طور

قربان وورد آہ پہ ہے ابر آذری
گریہ مراد و نور کی بارش ہے بہاری
رہتی ہے آنسوؤں کی جو بجا دے پہ تری
کہتے ہیں کاتبان عمل ہیں یہ کوثری
سجادہ سجدہ گاہ ہے باغ عرفان کا جام ہے
چشم پر آب چشمۂ دار السلام ہے

لاغر ہوا بدن تو بنا شاخ نخل نور
کیا اونکا ذکر ہے جو ہو سوتی زبان سے

شبنم طرب طور بنا [illegible] سوسن باغ عشق
غالب ہے آفتاب کی گرمی چراغ عشق
روشنی ہیں سوسن چمن زیب چراغ عشق
رخسار زرد ہیں گل صد برگ باغ عشق
[illegible] کی ہے نقطۂ دل بوئے ہوئے
[illegible] بہار قدس کا پہلو لئے ہوئے

قدر حضور قلب ہے اللہ کے حضور
آہیو نکی آبرو کی سند آسمان سے

[illegible] ایک شب [illegible] البتہ [illegible]
اوسکے [illegible] دل [illegible] کا جوش
[illegible] مومن [illegible] تالا [illegible]
گرد و غبار [illegible] [illegible]
[illegible] لطف گلشن [illegible]
صحرا ہے اوسکے واسطے [illegible]

ہر سانس اونکی پڑہتی ہے تسبیح یا غفور

١١

عابد ہیں اسقدر کہ جہان کہے سجاد
پایا یہ خاندان رسالت نے عز و جاہ
دو بین رسول [illegible] اونکی خدا گواہ
مشہور [illegible] علی صفی [illegible]
سجدون سے [illegible] ہوا زمین کا
[illegible] اقدس [illegible]

١٢

تسبیح کا وہ ذوق عبادت کے ولولے
جادہ چھٹا نہ ذکر خدا کا جدہر چلے
سجدے وہ اپنے باغ مین سر تخل کے تلے
کیسے بہشت مین شجر اعمال کے پھلے
دشوار ہے کہ ایسی ریاضت کسی سے ہو
ہوسکے کون جز رسول و بجز علی سے ہو

١٣

قسمت پکار تی ہے کہ اسے فخر اولیا
اولاد پر بھی آپکی حق نے کرم کیا
خالق کے عبد خاص عبادت مین بیمثال
سجدوں کے وہ نشان جبینوں کی وہ ضیا
سوتا کہان شبو نکو منہ اشکون دہوئینگے
اونکی خوشی یہی ہے کہ طاعت مین روئینگے

١٤

کیا کہنا اسے وصی رسول فلک نشین
تیری ہی نسل وہ ہے کہ تا زان ہے جس پر دین
پوتا وہ ایک دیگا خدا تجکو مہ جبین
جسکا جہان مین ہوگا لقب زین عابدین
نور نگاہ فاطمہ کے نور عین کا
چوتھا امام خلق کا بیٹا حسین کا

١٥

وارث حرم کا ہوگا وہ فرزند محترم
شاہ عرب ہے باپ تو ماں بانوی عجم
عفت شعار پیرو زہرا حیا شیم
روشن کریگی خانہ سادات باکرم
وہ شمع جو حریم پیمبر مین آئیگی
آئی ہے جسمین وہ ہے اسی گھر مین آئیگی

19 مطلع دیگر

بیت الحرم ولادت عابد سے شاد تھا
گھر اہلبیت کا تھا کہ باغ مراد تھا
کیا مہربان بیٹے پہ رب العباد تھا
تارونے نور زور دونون اوسکے زیادہ تھا
چمکا نبی کے گھر مین ستارا حسین کا
یثرب کا چاند بن گیا پیارا حسین کا

18

پیدا ہوا سمی علی ولد حسین
زین العبا نبی کے مدینہ کی زیب و زین
خورشید آسمان رسالت کا نور عین
اختر رسول کا قمر فاطمی حسین
رفعت کی حد یہ عالم بالا پہونچ گیا
اس چاند کا فلک پہ اوجالا پہونچ گیا

17

زوجیت حسین سے احسان کردگار
کسریٰ کی شان کے لئے ہی جائے افتخار
مجمل ہے جسکا ذکر ہوا سب وہ آشکار
آیا زمانہ وہ بھی کہ حورین ہوئین نثار
رشک جنان حسین کا کاشانہ ہو گیا
بانو سے شاہ دین کا زچہ خانہ ہو گیا

16

شہزادیوں مین فرد تھی کیون ہو وہ نیک بخت
دادا ہے مصطفیٰ کی جو کہلائی لخت لخت
خاتون خوش گہر سے بڑھی اُن کی آبرو
زیبا ہے جسکے ہوئے شاہ کی جا بخت
ماں ہو گی تو امام کی پائی کیا نصیب
پیدا پسر امام چہارم خوشا نصیب

20

سجدہ مین سر جھکا دیا آتے ہی خاک پر

سجاد کے لقب سے کیا حق نے بہرہ ور
پوتے پہ اپنے لطف ید اللہ کا رہا

پیدا ہوا جو سبط پیمبر کا یہ پسر
دو سال سر پہ سایۂ مشکلکشا رہا

موجود تھے علی ولی شاہ بحر و بر

۲۱

پہر تھا یہ پھول زیب دہ دامن حسن
سرسبز وہ حسین کا پھولا ہوا چمن
زین العبا کے رنگ پہ تھا باغ پنجتن
سب خوش ہوئے جوان ہوا جب یہ گلبدن
اس لال کی وہ ضو تھی ظہور ہما کے بعد
بیٹا ہوا امام شہ کربلا کے بعد

۲۲

اعدائے دین کے ظلم سے کیا با خدا کو باک
خورشید کا ضرر نہیں ذرے جو کوئی خاک
انجام یہ ہوا کہ لعین خود ہوئے ہلاک
وجہ بقائے دین ہوئی عابد کی ذات پاک
اک پھول سے پیمبر کا باغ تھا
محفوظ یہ حسین کے گھر کا چراغ تھا

۲۳

دادا کی طرح طاعت معبود سے تھا کام
ایسی دعائیں جن کے اثر میں نہیں کلام
ہر وہ تھا تلاوت قرآن کا صبح و شام
مشتاق جو تھے جن کے تھے خاص و عام
شائقین پر آپ کے جو سنتے تھے
رکتے تھے سنتے کو در پہ آتے تھے

۲۴

آنکھوں میں ہر عبادت خلاق انس و جان
زین العبا نے سجدے کئے ہیں کہاں کہاں
مشکل ہے کر سکے کوئی تفصیل سے بیان
اک واقعہ سناؤں جو راوی کا ہے بیان
کیا رتبہ ہے حسین کے نور نگاہ کا
ایام حج میں ذکر ہے مکہ کی راہ کا

۲۵

کہتا ہے کوفہ سے ہوئے راہی حج کو ہم
تھا قافلہ کئے ہوئے رخ جانب حرم
طول شب فراق کا سامان نظر پڑا
جب منزل زبالہ سے آگے بڑھے قدم
ہر سو سواد شام غریباں نظر پڑا
آندھی سیاہ آگئی دن ہی رہا تھا کم

۲۶

اوسوقت تھا تھا ہون مین سارا جہان سیاہ
تھا ہر یک بن زمین سیاہ، آسمان سیاہ
اسطرح کا غبار کہ جیسے وعنوان سیاہ
ہر خار و دشت تھا کہ قلم کی زبان سیاہ
یون خاک کے ورق پہ سیاہی [illegible]
سب صورتو [illegible]

۲۷

ظلمت مین تھین تباہ نگاہین ادہر ادہر
امن و امان کی تھین راہین ادہر ادہر
تھین جمع وحشتون کی سپاہین ادہر ادہر
دکھرا کی تھین اندھیرے مین آہین ادہر ادہر
آندھی وہ قہر کی کہ او جانا ہوا [illegible]
دل ڈھونڈتے تھے کہ تھا [illegible]

۲۸

جتنا تھا قافلہ وہ ہوا سب تتر بتر
تنہا غریب ڈھونڈھتا تھا ہر طرف نظر
میدان لق و دق مین ہوا نا گمان گذر
شب ہو گئی تھی گرد رہے تھے شور جانور
اوراک رات بڑھنے کا جو وقت ہو گیا
اپنے نصیب کو بھی سمجھا کہ سو گیا

۲۹

ہو کا مقام تیرہ و تاریک مرز و بوم
بن کہتا تھا ہوا سے کہ اب اور سمت ہجوم
ظلمت کے بحر مین تھے جو ڈوبے ہوئے نجوم
سب مٹ گئی جو خیمۂ افلاک مین تھی دھوم
جو رنگ تھا فلک کا وہی تھا زمین کا
تھا کون آسرا تھا فقط دل نشین کا

۳۰

کہتا تھا خوف نام خدا ہے سیاہ بخت
اتنے مین چلتے چلتے ملا اک بڑا درخت
چہرے پہ گرد پڑنے سے اوڑی رنگ کیطرح
بیٹھا شجر پہ چڑھکے مصیبت پڑی تھی سخت
سمٹا ہوا تھا اپنے دل تنگ کیطرح
دیتے تھے شاخ و برگ صدا [illegible]

[illegible] تھا [illegible] بجا [illegible] ہوش
دیکھا [illegible] آ [illegible] تھا [illegible] سفید پوش
دریا سے نور کا [illegible] بدن [illegible] جوش
طوفان غم کا بحر تو [illegible] باقی رہا خروش
خوشبو سے جسم کہتی ہی کوئی ولی [illegible] تھا
اسکی تہ ہی تبرک بجائے علی [illegible] تھا

۳۲

اپنے کو مین نے اور بھی اوس دم چھپا دیا
کھٹکا تھا دل مین اور یہی کھٹکان اودیا
یہ بوئے مشک جامۂ انور کی یہ ضیا
دیکھوں تو کیا کریگا یہ مقبول کبریا
مشغول ایک سمت ہوا وہ نماز مین
بلبل تھا باغ بندگی بے نیاز مین

۳۳

آہنگ تھا کہ لحن داؤد کی سند
وہ نرمی زبان وہ قرأت کا شد و مد
رعشہ بدن مین دل طرف خالق احد
راز و نیاز وہ کہ بقا جسکی تا ابد
تہی سامع الدعا کی صفت مین جو بات تہی
زندہ دعائے فخر مسیحا سے رات تہی

۳۴

راوی کا ہے بیان کہ مرا دل ہوا گداز
اوترا شجر سے لیتا ہوا نام کارساز
نیت بندھی کہ ساتھ ہی مین بھی پڑھوں نماز
پہونچا قریب جب تو کھلا اور ایک راز
اک چشمۂ لطیف زمین پر نظر پڑا
گویا ریاض خلد سے کوثر اوتر پڑا

۳۵

ہم دل جلے دوائے حرارت کہیں اوسے
خنکی کی جان روح بصارت کہیں اوسے
مائل نگاہ بد ہو تو غارت کہیں اوسے
آئینۂ جمال طہارت کہیں اوسے
ہوتا ہے جوش آب کہ رحمت خدا کی ہے
بو باس عطر حکمت رب العلا کی ہے

۳۶

میں باوضو ہوا، اوسی چشمے سے ہو کے شاد
اوس مقتدا کی سنت پہ آیا علی مراد
پڑھنے لگا نماز بڑھا حسن اعتقاد
محراب میں کھڑا ہوا کرتا تھا حق کو یاد
معلوم ہو رہا تھا کہ مسجد میں آ گیا
کون آ کے یاں مکان عبادت بنا گیا

چھوٹا ہوں قافلے سے نہیں راہ کا پتہ

۳۷

کیا ہو بیان ولی کی صدا میں جو تھا اثر
وہ درد تھا کہ جس سے تڑپنے لگیں حجر
آتا تھا جب وہ آیت وعدہ و عید پر
پڑھتا تھا بار بار ترقی پہ تھی نظر
اندر سے وقار تھا قیام و قعود کا
افزا تھے طول رکوع و سجود کا

کی عرض ہوں خدا کے لئے آپ رہنما
کر غور یہ اوسی کا نتیجہ ہے یا نہیں

۳۸

طاعت میں رات ہو گئی آخر سحر ہوئی
برہم فلک پہ بزم نجوم و قمر ہوئی
مشرق کی سمت شان خدا جلوہ گر ہوئی
بدلا افق نے رنگ تو صورت نظر ہوئی
دنیا سے کہہ رہی تھی یہ ضو آفتاب کی
اوٹھی ہے شمع صبح سے لو آفتاب کی

گم کردہ راہ قدموں سے اوسکے لپٹ گیا
فرمایا فضل حق پہ توکل کیا نہیں

۳۹

فارغ وظیفہ پڑھ کے ہوئے دشت میں تمام
پہونچا جدھر خیال اودھر تھا خدا کا نام
جنگل میں صبح کا وہ دھندلکا وہ دھوم دھام
چھلکا شراب حمد الٰہی سے دل کے جام
وہ عالم سرور وہ مستی ظہور کی
صحرا چھلک رہا تھا یہ بارش تھی نور کی

۴۰

سجادے سے اوٹھا وہ مصلی پڑھی دعا

۴۱

ار اسطرف یہ کہکے چلا وہ فلک سریر
کہا مجھے شاہ زمانہ نے یہ [illegible]
زیر [illegible] مجھکو ہوا امر او [illegible]
معلوم ہوا کہ یہ ہی حج قدرت [illegible]
تسلیم پایا ان [illegible] قلب حرمین جلی
ثابت ہوا کہ زیر قدم خود زمین چلی

۴۲

جب خوب اپنے نور کو پھیلا چکی سحر
فرمایا مژدہ سن ترا کہ مین نے گذر
ظاہر ہوا کہ بولتے ہیں ہر طرف بشر
حاجی بھی چلتے پھرتے مجھے آگئے نظر
بندہ خدا کے گھر سے جو نزدیک ہو گیا
بولا نصیب کام ترا ٹھیک ہو گیا

۴۳

مین نے کہا غلام اس اعجاز کے نثار
دیتا ہون اوس خدا کی قسم اے فلک وقار
عالم جو شہر کا ہے سب اوسکو ہے اختیار
اعمال کی جزا کے ہو جس سے امیدوار
اسم شریف کیا ہے کرو با خبر مجھے
اک آیت خدا ہے یہ حج کا سفر مجھے

۴۴

پہلے تو چپ رہا شرف خضر تا سحر
اصرار جب بہت کیا مین نے جھکا کے سر
چپکے سے یہ کہا ارے تجھکو نہین خبر
قدرت خدا کی یہ ہے اوسی پر تو رکھ نظر
کہنا پڑا کہ وارث علم نبی ہون مین
بیٹا حسین ابن علی کا علی ہون مین

۴۵

درگاہ کبریا مین فراست کر اب دعا
ہے واسطا وسیلہ کا جو ممدوح ہے میرا
آسان مرے لئے بھی ہو کعبہ کا راستا
ہو دور ظلم دور ستم ایا مین اتقیا
ارکان حج مین جو خلل انداز ہو گئے
نسلون تباہ تفرقہ پرداز ہو گئے

تمام شد

مطلع ۱

باقرؑ کی ثنا کیا ہو علومِ بشری سے
پھر اور یہی مشکل ہے مری بے ہنری سے
کرتا ہوں دعا فاق خشکی و تری سے
اشعار ہوں تر، کام نہیں ناموری سے
مداحوں میں نام اپنا وہ لکھیں یہی بس ہے
وابستہ تصنیف مرا تار نفس ہے

جنگل ہوئے گلزار یہ رحمت ہے خدا کی

۲

اس قافیہ پیمائی میں گذرا ہے زمانا
ابتک مرا ممدوح رہا ہے یہ گھرانا
کیا اسکا گلہ چرخ کا ہے کام ستانا
دشوار تھا پیری میں مجھے اس در سے اوٹھانا
قسمت نے کہا مشکلیں آسان کریگا
تو جسکا گدا ہے وہی سلطان کریگا

ادنیٰ جو تھے اعلیٰ ہوئے حکمت ہے خدا کی
جو شور تھے چشمے وہی شیریں نظر آئے

۳

صد شکر ملی مملکتِ نظم کی شاہی
لشکر ہے مضامین کا رستے ہے گواہی
ہے مہر امامت کی عطا نامتناہی
خامہ ہے ضیا بار تو ہے نور سیاہی
قرطاس کی تقدیر چمکتی ہوئی دیکھو
زیبن حری تحریر دمکتی ہوئی دیکھو

بندو نکی نہیں رائے مشیت ہے خدا کی
کیا کیا نہ بدلتے ہوئے آئین نظر آئے

۴

معلوم بخوبی ہے کہ اک ہیچمدان ہوں
مختار قلم کا ہوں نہ میں اہل زبان ہوں
ہوں بے خبر ایسا کہ نہیں علم کہاں ہوں
اعجاز ائمہ سے مگر سحر بیان ہوں
وہ بات ہی ہوتی ہے نہیں ہے جو گماں نہیں
ہو جاتے ہیں چھوٹے سے بڑے کام یہاں نہیں

۵

کمزور قوی ہوگئے قدرت ہے خدا کی

۴۶

آغاز کے انجام کا مختار ہے داور
دریا ہے کبھی یار کبھی غرق شناور
مجبور ہے انسان اسے سمجھے یا ور
اے قادر قیوم تو ہی ہے مرا یاور
منظور نظر پنجتن آقا کی ثنا ہے
کچھ کہہ لون یہی پانچ نماز و ہین دعا ہے

۴۷

ہین صدر غم مرے راہنما حضرت باقرؑ
حیدر کیطرح عقدہ کشا حضرت باقرؑ
گلچین ہین ترے در ا حضرت باقرؑ
نخل چمن زین عبا حضرت باقرؑ
تیرا ہے گلشن مین جگہ دی ہے خزانے
سرسبز کیا تجھکو وہی ابر عطا نے

۴۸

معبود کی رحمت جو نہین ہے تو یہ کیا ہے
مقبول ہے بخشش کا ذریعہ وہ ملا ہے
جو مالک و مختار جنان روز جزا ہے
تو اوسکا ہے وارث وہی اکرام و عطا ہے
اے پانچوین رہبر مجھے رستے لگا دے
خضر رہ فردوس ہو رضوان کے تو زادے

۴۹

سدرہ پہ دعا گو ترے جبریل امین ہین
ہین قائل رفعت جو ملک عرش نشین ہین
سر خم کئے ہین اس در پہ وہی صاحب دین ہین
والا جیسی کے ہون جو منکر وہ لعین ہین
کیون خلق مین شہرہ ہو نہ عالی نسبی کا
پوتا ہے تو اوسکا جو نواسا ہے نبی کا

۵۰

واقف جو حسن سے ہے وہ تیرا ہی شناسا
پیغمبر برحق کے نواسے کا نواسا
دیتا ہے ترا نام مرے دلکو دلاسا
سردار ملا لختِ دلِ زین عبا سا
رکھتے ہین گنہگار شفاعت پہ بھروسا
مولا کو ہے اللہ کی رحمت پہ بھروسا

۱۴

تھے شاد حسین ابن علی شاہ قیوم
پیدا ہوئی فرزند سے خوش زینب و کلثوم
ہوتا ہے یہ اونکا ہی زمانہ کو ہے معلوم
اس تہنیت خاص کی تھی بزم میں ہی دھوم
سجدے کئے خالق کے ہوئے محو دعا مین
اصحاب تھے خوش مسجد محبوب خدا مین

۱۵

دکھلاتے تھے رونق در و دیوار مدینہ

۱۳

پیدا ہوا کب تیرہ مین توا و صفا اقبال
جھکا ہین ملک عرش کے ماتھے ہو جلال
کیا روز مبارک تھا عجب ماہ عجب سال
جب عید ولادت سے زمانہ ہوا خوشحال
اک تازہ بہار آ گئی یہ فضل خدا تھا
گلزار امامت گل نجم پہ فدا تھا

قسمت کا سنوارا ہوا دربار مدینہ
جنت کی فضا گلشن اسلام میں آئی

۱۲

ماہ قرشی مطلع انوار امامت
رنگین ہے تجلی ضیا بار امامت
تیرا در روشن در گلزار امامت
ہے آکے مین تیرے سایۂ دیوار امامت
خود ظل خدا اوج مین کیوان سے زیادہ
اقلیم ترا ملک سلیمان سے زیادہ

ڈوبے تھے نئے رنگ میں اشجار مدینہ
جو صبح میں طلعت تھی وہی شام میں آئی

۱۱

شبیر کا نور نظر گھر کا اوجالا
حسن مہ کنعان مہ رخسار کا ہالا
اوس شمس ہو کیا ترا جلوہ ہے نرالا
قربان ہے زمین تجھہ پہ فدا عالم بالا
روشن ہے جو شمع ازلی نور ہے اوسکا
ادنی سا نشان شعلۂ طور ہے اوسکا

بشاش تھا ہر طائر گلزار مدینہ

۱۶

وہ عالمِ عشرت ہے پرندوں کی صدائیں
پھر کھولکے لیتے ہیں مدینہ کی بلائیں
یثرب میں چلیں روضۂ رضوان کی ہوائیں
مقبول ہوئیں اور مراتب کی دعائیں
بخشا وہی خالق نے جو اس خاک نے چاہا
جھک کر یہ زمیں چوم لیں افلاک نے چاہا

ہشیار ہو اے بحیرو با خبر آیا

۱۷

بو قلد کی تھی باغ رسولِ مدنی میں
نکہت وہ نہ عنبر میں نہ مشکِ ختنی میں
مصروف تھے سب حمدِ خداوندِ غنی میں
چہروں پہ وہ سرخی جو عقیقِ یمنی میں
غل تھا کہ گلشن افضال دیا ہے
معبود نے عابد کو عجب لال دیا ہے

ارباب نظر کہتے ہیں عالی گہر آیا
تعریف سنی اوس کی جو خالق کی زباں ہے

۱۸

سجادہ سجاد کی زینت ہے اسی سے
مانوس مصلائے امامت ہے اسی سے
یہ نور پیمبر کی شریعت ہے اسی سے
وہ شمع کہ روشن رہ جنت ہے اسی سے
پروانوں میں اسکے ہیں ملک جن و بشر کیا
یہ نور ہے تا عرش خدا شمس و قمر کیا

چمکائے گا اسلام کو جو وہ قمر آیا
یہ مخبر صادق کا سرورِ دل و جاں ہے

۱۹

دنیا میں قدم آئے ہیں خضر رہ دیں کے
آفاق میں کھولیگا یہ در علم و یقیں کے
معلوم ہیں جو راز ہیں سینہ میں زمیں کے
مخفی نہیں اسرار جو ہیں چرخ بریں کے
اب ملکِ عرب دیکھئے یا ہو حشم اپنا
کونین کے سردار نے رکھا قدم اپنا

۲۰

شبیر کے چمن میں گلِ خیر البشر آیا

۲۱

باقر ہے صفت نام محمد ہوا تھا
بر حق یہی ارشاد رسول دو سرا تھا
علموں کا شگافندہ اعجن کیا مولا
وہ ہو کے رہا قول نبی کون مٹاتا
جو کچھ کہ زبان شہ لولاک پہ آتا
سب عہد امامت میں جہان کو نظر آتا

۲۲

وہ حضرت باقر کی ہدایت کا زمانا
ہر چار طرف علم کے دریا کو بہانا
آیا وہ بیان جس کا کہیں تھا نہ ٹھکانا
اس بحر کرم سے در مقصد کا وہ پانا
کام آئی عرب کے بحرا خاک قدم تک
پہنچیں کہیں اس علم کے دریا کی عجم تک

۲۳

تو بحر امامت ہے یہ ہر بحر میں تھا شور
جو لوٹ دیں کہسار کو موجیں تھیں وہ تھا زور
اسرار کی ہر وقت لگی جھالی تھی گھنگھور
کیا دیکھے وہ دیدۂ دل جس کے ہوئی کور
تھی دھوم کوئی غور کا یارا نہیں رکھتا
یہ ہے وہ سمندر جو کنارا نہیں رکھتا

۲۴

جاری شہ ذی جاہ کا تھا چشمۂ احسان
ہوتے رہے سیراب غلام شہ مردان
توضیح احادیث کبھی معنی قرآن
دربار وہ کرتے تھے جو تھے صاحب ایمان
احکام خدا پوچھتے تھے قاصد رب سے
انسان تو انسان جن آتے تھے ادب سے

۲۵

راوی کا بیان ہے کہ نظر آئے مجھے جن
حضرت سے ملوں ذہن طلب میں ہوا اک دن
آیا یہ جواب اوس مری آواز کا لیکن
مصروف سوالات بیان اور ہیں مومن
حاضر ہیں ضرورت سے نہیں بے سبب آنا
لازم ہے توقف یہ چلے جائیں تب آنا

٢٦

ناگاہ برآمد ہوئے وہ انجمن آرا
پہلو شہ کی بہت چست تھی تعداد وہیں بارا
پایا تو یہیں طے موزے سے یہ کیا میں نے نظارا
وہ سانولی رنگت کہ یہ اپنا جنکا اشارہ
اک قوم جشن سے ہیں مدینے کے ہیں میں
ہے وضع دگر میر سے قرینے کے ہیں میں

٢٧

تسلیم بجا کر کے گئے شہ کے موالی
میں نے یہ سنا عالم کہ اب تم یہ خالی
فی الفور میں حاضر ہوا نزد شہ عالی
بیٹھا تو یہ کی عرض کہ اے خلق کے والی
یہ کون تھے یارہ نظر آئے ہیں کہاں سے
پردیسیوں تکو کام تھا کیا شاہ زماں سے

٢٨

فرمایا کہ جنات ہیں یہ سب شکل بشر میں
ممکن ہیں کبھی ہیں کبھی سرگرم سفر میں
ہے مرتبہ آل نبی انکی نظر میں
کچھ مسئلے پوچھنے آئے ہیں میرے گھر میں
دیندار ہیں یہ جانتے ہیں ہادی دیں ہوں
کیوں فکر میں ہے کیا میں امام انکا نہیں ہوں

٢٩

کی عرض خبر آج ملی اے میرے سرور
کیا جن بھی یہاں آتے ہیں فرمایا برابر
ایمان جو لائے ہیں وہ ہیں پیرو حیدر
درکار ہے مانند بشر انکو بھی رہبر
بیشک ہے حلال اور حرام انکے لئے بھی
جو تیرے لئے ہے وہ امام انکے لئے بھی

٣٠

اے وہ یہ ہے شان امامت یہ مراتب
تھا عالم کل حضرت سجاد کا نائب
وہ نجم ہے تھا اوج ہدایت یہ جو ثاقب
تھی دل کی ضیا مہر جہانتاب پہ غالب
زینت شرف خضر سے تھی شرع مبین کی
تنویر خداداد ہے اس نیر دین کی

۳۱

جو [illegible]

[illegible] کو سمجھ جائے [illegible] جاہل

[illegible] وہ دری علم [illegible] کامل

افکار حقیقت کو سمجھے [illegible]

کیا خوف اگر [illegible] ایک [illegible]

وسعت [illegible] ہی اور نہیں [illegible] جو بار یک [illegible]

پر کیا ہوا [illegible] کی تمامی

۳۲

نصرانی شامی نے جو کی آپ سے تقریر

معقول جواب اوسکا تھا [illegible] تحریر

پوچھا یہ [illegible] نہیں تا فہم

جنت میں غذا کھاتے ہیں سب صاحب توقیر

کھاتے ہیں تو فضلہ نہیں کرتے ہیں یہ کیا ہے

فرمایا تعجب تو نہ کر شان خدا ہے

انصاف تو کہتا تھا کہ لکھے خط غلامی

فردوس معلّی کی ہوا کھاتے ہیں مومن

۳۳

وہ کہنے لگا اسکی مثال آپ بتائیں

اب خوب وہ باتیں ہیں کہ جو ذہن میں آئیں

بخشش ہیں زمانہ میں جداگانہ ہیں [illegible]

اس باغ جہاں میں یوہیں عقلی ہیں ہوائیں

درکار نظر اسکی ہے سب اسنے بیان کیا

ادراک تو ہو جائے نہاں کیا ہے عیاں کیا

بیجا تھا سوال اوسکا یہی عقل کی خامی

تصدیق بھی کردی کہ غذا کھاتے ہیں مومن

۳۴

فرمایا نظر اسکی تو ہے کیوں یہ حیرت

مادر کے شکم میں ہے عیاں بچہ کی حالت

ماں کھاتی ہے جو چیز اوٹھاتا ہے وہ لذت

قائل ہیں سب اسکے یہ ہے اللہ کی حکمت

ہے حصۂ اطفال یہی اوس خوان کرم میں

فضلہ نہیں کرتے ہیں غذا پاکے شکم میں

۳۵

یہ سنتے ہی ساکت ہوا نصرانی شامی

ماہ تمام

۳۹

خالق نے کیا احمد ذیجاہ کو مختار
ساتھ اوسکے ہی مختار جہان عزت اطہار
پیارے ہین یہ اللہ کے یہ خلق کے سردار
وہ قتو دے سہی غنی تھا نہین معبود کو درکار
فردوس مین ہر نعمت رب انکے لئے ہے
وہ گلشن قدرت مین ہی سب انکے لئے ہے

۴۰

منبر سے اوتر صل علی کہکے قرأت

۳۸

عشاق کو دیتی ہے مزا یاد آپکی شان
دنیا مین قمری تھی وہان کرتے تھے ہی
سمجھو یہ تو نبی عدا مین عالم ہے فدا ہی
فی الفور وہ شے ہو گئی موجود جو چاہی
ٹوٹے جو ادھر ہین وہ ادھر ہو کے محال آئے
جس شاخ سے جو پھول چنے پھر وہ نکل آئے

پھر جاری اس ذکر کا تا روز قیامت
عصیان کی سیاہی کو وہی نور کرینگے

۳۷

گرمی کا اثر جس مین نہین ہے وہ ہوا ہین
سردی کی طرب تر سے اعجوبہ کھٹا ہین
ارمان خوش الحان کی وہ روح فضا ہین
صیاد نہین ہین جو پرند خوش نوا ہین
کلیاں وہ نہین غنچہ و گل کو جو جلا دین
وہ جن مین اگر بیٹھین تو پھول اونکو دعا دین

محشر مین کرین تجھ کرم ختم رسالت
چاہینگے تو مغموم کو مسرور کرینگے

۳۶

صدقہ یہ تو پیمبر کا ہے اور آل نبی کا
پاتے ہین بعد فنا عیش ہے ساماں وہیں کا
ہر صاحب ایمان ہے [illegible] قصر مین رہا
کل رشک قمر [illegible] ہے
نسیم روان [illegible] مین ہے نہر بین
جو رنگ [illegible] ہری ہے وہ چمن

ہو صادق الاقرار سے امید شفاعت
تمام شد

٥٤

طوبیٰ کا فخر نخلِ ضیا بار ہاشمی
عارض گلاب کے گلِ گلزار ہاشمی
افسر جہان کے شاہوں کا سردار ہاشمی
پاؤں کو چومتی ہوئی رفتار ہاشمی
گفتار وہ کہ مصحفِ ناطق لقب ہوا
خورشیدِ صبحِ صدق کا صادق لقب ہوا

٥٣

معجزیات بطور کرامات کا کلیم
اہل کرم سعید ازل نیک خو حلیم
خالق نے دی وہ عقل جسے کہتے ہیں سلیم
سینہ سے نور علم لدنی خدا علیم
دل کو خدا نے مخزنِ اسرار کر دیا
مختار گنج احمد مختار کر دیا

٥٢

روشن جہاں میں جعفر صادق کا نام ہے
یہ باقری سپہر کا ماہِ تمام ہے
یثرب کا شہریار شہ خاص و عام ہے
قائل ہیں شش جہت کہ چھٹا امام ہے
جنت کا تاج سر گلِ بستانِ پنجتن
ٹکڑا جگر کا پارۂ دل جانِ پنجتن

مطلع

صدق کی ہے صدق [illegible]
[illegible]

٥٥

ایسے بلند بخت کہاں ہیں جہاں میں
ہاں یہ کہو کہ ہیں تو اوسی خاندان میں
صنعت خدا کی ہے کہ مشابہ ہیں تن بتن
بارہ چراغ ہیں جو ہیں [illegible] کے مکان میں
جعفر چھپے گہر ہیں اوسی سلک نور کے
دنیا میں ہیں کھلے ہوئے جوہر ظہور کے

۹

مومن طعام نذر کی تو قریہ نثار
شیرینئ کلام کی تاثیر پہ نثار
ابتک مزہ ہے تو ہی تقریر پہ نثار
اسکے فیض جعفری نذر کی تحریر پہ نثار
شیرین بیان کے ہیں جو تحفہ ارشاد ہیں
آباد گھر کئے ہوئے باب مراد ہیں

۱۰

رحلت کے بعد شان عطا کی ہے یادگار

۸

دنیا میں انکے فیض کا اب تک اثر
بائیسویں رجب کی ہے کیا کہئے نظر
دعوت کا شرف کے نام سے گھر گھر کھلا ہے در
اہل بیان تحفۂ غذا سے ہیں بہرہ ور
سب لذتیں ولائے امام امم کی ہیں
یہ نعمتیں جناب خوان کرم کی ہیں

ہیں عالم حیات کے الطاف بیشمار
یہ نور پاک نور نبی سے جدا نہ تھا

۷

تھا فیض شہ سے قائم رزق جہان کا نام
پاتے تھے رزق اس در دولت سے خاص و عام
مشکل کشا کی طرح مددگار تھا امام
افضال کا رسالہ [illegible]
جو آئے [illegible]
شعر کے [illegible]

اوصاف انکے [illegible]
تھے باطنی امور [illegible]

۶

رائیں [illegible] دن وہ مہر و عطا کی تھی روشنی
ایسے تھا کہ دل ہوئے تھا [illegible]
تھا او [illegible]
وہ رشک [illegible]
تھا [illegible]
کا [illegible]

روز ازل سے [illegible] کا اختیار

۱۱

آئے نہ تھے زمیں پہ مگر شان تھی عیاں
واقف نبی تھے اور بھی تھا اہل خانداں
آبا انھیں کے تحت حق با وصف جہاں
اس نور کا تجلی با قرمین تھا نشاں
جب جلوہ گر جبین پہ ماہ مبین ہوا
حیرت فلک کو تھی وہ عروج زمیں ہوا

زیب زمیں ہوا مہ تابان مرتضیٰ

۱۲

باغ نبی ہرا تھا فضا آشکار تھی
سادات سبز پوش میں تازہ بہار تھی
گھر میں نسیم باغ جناں عطر بار تھی
خوشبو وہ تھی کہ صل علیٰ کی پکار تھی
کہتا تھا حسن باغ امامت کے پھول کا
وہ گل کھلا کہ رنگ ہے چمن رسول کا

کرتے تھے شکر حق کا غلامان مرتضیٰ
یثرب کی سرزمیں کا عجب رنگ ہو گیا

۱۳

وہ تہنیت وہ عید ولادت کی انجمن
چہرے خوشی سے لال تو گھر معطرین
سرسبز تھا جو باغ مراد شہ زمن
صحن مکان مہک کے بنا خلد کا چمن
پہنچے تھے تو بو جو خوشی سے کھلا ہوا
غلمان و حور کے تھے دل اور لئے ملا ہوا

صورت سے ہو رہی عیاں شان مرتضیٰ
پھیلی وہ چاندنی کہ فلک دنگ ہو گیا

۱۴

پھر یا بساط خاک پہ دیوار و در سے نور
جس طرح آشکار طلوع سحر سے نور
پہونچا فلک پہ ہمراہ امامت کے گھر سے نور
بڑھ بڑھ کے جھلکے باتیں کرتا تھا شمس و قمر سے نور
ذرے سے چمک اوٹھے کہ ستارے چمک گئے
چمکی وہ برق نور کہ اعدا جھجک گئے

۱۵

کہتے تھے جن و انس یہ ہے جان مرتضیٰ

۱۶

والا اثر جو رعب امامت سے چار سو
بار الم سے دبکے ہوئے سرنگون عدو
آیا پسینہ خشک ہوا جوف سے لہو
تھیں تھیں سست مضطرب ایسا بحال [illegible] کی تھی
ہیبت سے جان ہو گئی [illegible] کی تھی
پیدائش امام ولادت نبی کی تھی

۱۷

جس وقت یہ کہ حضرت باقرؑ تھے جلوہ گر
جسوقت آ گیا اوسی منزل پہ یہ قمر
ارض و سما کو شان وہی آ گئی نظر
موجود تھا امام مقام امام پر
شوکت وہی تھی قدر وہی منزلت وہی
مسند وہی تھی تخت وہی سلطنت وہی

۱۸

ہوتے تھے بہرہ یاب جو دربار پاک میں
شاہی حسن کا پاتے تھے انکو پیار میں
گھر خلق کا ہر ایک دل دردناک میں
سردار و نگاہ غرور ملا جس سے خاک میں
اس سایہ نشین کے مدارج بلند تھے
ہمپایہ سمجھے عرش کا جو ہوشمند تھے

۱۹

جو رچا تھا علم دین کا ہدایت تھی دمبدم
حل کرتے تھے تمام مسائل شہ امم
وہ جمع کر سکے [illegible] کے چلتے ہوئے قلم
چالیس سو وہ ہیں جو کتابیں ہوئیں رقم
دمکا نبی کا عرف ہوا دین جعفری
صیقل وہیں آئینہ کی ہے تلقین جعفری

۲۰

ڈالے گرے تھے دین پہ کچھ بدنما حجاب
چہرہ سے اوسکے شہ نے اوٹھا دی اک نقاب
اسرار کا شمار نہ اعجاز کا حساب
تھے کسکے ورثہ دار امامِ فلک جناب
فرزند تھے رسول کے پیارے علی کے تھے
عالم یہ سب رموزِ خفی و جلی کے تھے

۲۱

بحر العلوم ساقیٔ کوثر کے سر لقا
زاروی سے تو کوثر حوض کا اک ریشہ کیا
فرمایا اپنے پاس ہی اک حوض و لگا
خلاق نے یہ دو بہ سے کیا ہے نہیں عطا
اپنوں کے واسطے ہے نہیں غیر کے لئے
پہلوا ہی دیکھتا ہوں بھل سر کے لئے

تارے ہیں کیا جا بو سے ہیں بہتر نہیں نہیں

۲۲

اتنا ہے وہ طویل یہ صنعت ہیں ان کے بعد
صنعا ہیں کا شہر ہے بصرے سے جتنی دور
بولا وہ ہو کے شاد یہ ہو گا ہیں مرور
صادق ہیں سچ وہ ہو گا جو فرمائیں حضور
اپنا مقام سے شہ دیا و ہیں اور سے
جس طرح ابر لطف جہان آفرین اور سے

حسین کہکشاں سر چرخ بریں نہیں
سرمست ناز نہر یہ موجیں سرور کی

۲۳

تشریف لائے بشت مدینہ کی سمت شاہ
ہمراہ تھا یہ رہبر عالم کا خیر خواہ
ٹھہرے وہاں امام امم عرش بارگاہ
مارا قدم تو آئی نظر قدرت اللہ
اک نہر آشکار ہوئی آب و تاب سے
پانی وہ جو بڑھا ہوا ہو موتی آب سے

دھو یا ہوا اس آب سے روئے زمین نہیں
ہے چشم دل نثار کہ لہریں ہیں نور کی

۲۴

شہ جھک گئے کہ بھول گئے تھے وہی ایک تھا سرا
پیدا و سکی انتہا کا نہ ملتا تھا کچھ پتا
موتی یہ نثار ہو خورشید کی ضیا
قائم ہوئی نگاہ تو میں دیکھتا ہوں کیا
اک سمت آب ایک طرف اور سے شیر ہے
سرخی وہ بہتی ہے کہ جو بے نظیر ہے

۲۵

کیا نہر ہے جو باغ جہاں میں کہیں نہیں

٢٦

اب لطف برف سے شفق آفتاب ہے کہیں
پھیلا ہوا ہے نور سحری بر سپہر سے کے قرین
سرخی جو وسط میں ہے وہ یاقوت میں نہیں
اک نور کی شفق نظر آئی ہے سرزمین
ظاہر ہوا کہ صنعت رب غفور ہے
یہ سرخ سرخ رنگ شراب طہور ہے

غنچوں پہ اونکے نافۂ مشک ختن فدا

٢٧

ہم چشم کرم سے یہ اوسنے کیا سوال
جاری ہے کس مقام سے یہ نہر بیمثال
مولا مرے ہیں کاشف اسرار ذوالجلال
امیدوار ہوں مجھے معلوم ہو یہ حال
فرمایا جسکا ذکر ہے قرآن میں یہ وہ ہے
جس سے ریاض قدرت یزدان ہری وہ ہے

بو باس پر زمانہ کے گلبیز فدا
تاروں کی چھاؤں تو نکے سایہ پہ ماند ہے

٢٨

ہمکو ہمارے دوستو نکو جو ہوا عطا
اوسکا یہ ایک جزو ہے دیکھا ابھی ہے کیا
بخشش ہی کارساز کی بیحد و انتہا
دل باغ باغ مژدۂ جنت سے ہوگیا
مصروف سیر تہا وہم شاہ انام تہا
صورت یہی اک جزیرے کی جسجا مقام تہا

اہل سخن نثار بہار سخن فدا
پھیلا ہوا ہے نور جو کوپل پہ چاند ہے

٢٩

سرسبز کچھ درخت دکہانے لگے بہار
شاخین کنارے نہر کے کوثر سے ہیں کنار
پتون پہ اطلس فلک اخضری نثار
دامن ہوا کا اونکے جہکنے سے عطر بار
میوا ایسے لیے نخل ہیں ہین نہ شہر مین
ہلتے ہیں جب تو حسن پٹکتا ہے نہر مین

٣٠

اک ایک شاخ سبز پہ صد ہا چمن فدا

۳۱

دیکھا اونہیں ورنہ تو میں تو رو کو جلوہ گر
زلفیں وہ اونکی جنپہ تصدق ہوئی نظر
ہاتھوں میں اونکے جام جو ظلمت میں ہیں قمر
اس وضع سے ظروف بنائے ہیں سربسر
دیکھے نہ تھے کبھی یہ جہان خراب میں
آنکھوں کو وہ نظر نہیں آتے ہیں خواب میں

اک حوض باغ نور کا جام شراب ہے

۳۲

اک نے اشارہ شہ دین سے بڑھایا جام
پہنچے کے قصد میں تھا یہ قدرت کا انتظام
تھو و جنک کیا تھا کوئی جب کہ سلام
ساغر دیے کے حور کی جانب امام
حضرت نے لیکے اسکے عجب کو عطا کیا
کوثر کا ساقوش نصیب اسکا حصہ ذرا کیا

ساقی ہو اور لطف و کرم کا سحاب ہے
کیون لڑکھڑائیں تھ جو مستونکو نور ہے

۳۳

دیکھا تو دور جب تو ہوئی اونکی عقل دنگ
جوہر تھے جام میں بھی تو وہ تھے بوقلمون رنگ
باقی رہا نہ آئینۂ دل پہ نام زنگ
پیتی تھی رنگ صنعت یکتا کی تھی ترنگ
ساغر پیا تو اوسکا مزہ لاجواب تھا
تھی سرد سرد آگ کی نعمت کہ آب تھا

امید کی سحر کا یہی آفتاب ہو
واں چشمۂ عطا سے تری بادۂ طہور ہے

۳۴

دستِ مبارک ایک ساغر پر نور ساقیا
بزم سے کرم ہے یہ ہمیں بھرپور ساقیا
بیٹھا تھا شاہ کلام کا مشکور ساقیا
جاتے ہیں اب یہ بزم سے مسرور ساقیا
رنگینی شراب میں بوئے ولا بھی ہے
دو نام ہونے کہ زبان پر دعا بھی ہے

۳۵

افلاک تک ضیائے بے لاجواب ہے

۳۶

ہے نعت خدا تری گفتار رسا ساقیا
ہیں ترے کلام صادق الاقرار ساقیا
مجھکو تو ایسا کروں ہیں دشوار ساقیا
اسوقت ایک ساغر سرشار ساقیا
مداح تو ہے تیرا جو آواز کو ملا
بس بس یہی تو دیدہ اوسے اعجاز کو ملا

لیجائیں آپ ہی مجھے جنت کی نہر پر

۳۷

وہ جام پیلے اوسکے کیا تشنہ کو التماس
قربان اس اعتبار کے حضرت کا حق شناس
یہ نعت عجیب سے کہ اسے آسمان اساس
کیا مجھکو ایسی فہم کہ مجبور ہے قیاس
مجھکو نہ اسکا علم عطا یا لم حضوریاں ہیں
مجھکو ادب و شرم و سر الحضوریاں ہیں

عصیاں ہو سد راہ تو دشوار ہے گذر
مقبول نظم خادم شاہ ہدا کی ہو

۳۸

فرمایا آپ نے ہیں ابھی نعتیں کثیر
ہم کا ہو گر گلشن جنت سے بے نظیر
ہیں دو نشان اس میں عجب خوان و دیدہ ہم
مرے ہیں جب تو دیکھے ہیں قدرت ذوالقدیر
یہ نعتیں وہ پاسے ہیں آسے ہیں نذر بہشت
ہے اونکی روحون کیلئے عشق طرب بہشت

درکار ہے شفاعت سلطان بحر و بر
فرد عمل ہو صاف جو رحمت خدا کی ہو

۳۹

دشمن جو ہیں وہ دیکھے اونہاسے ہیں صبح و شام
روحون کا اونکی وادی برہوت ہے مقام
اونکی غذا ہیں وہ ہیں جو رکھی ہیں تلخ کام
پانی وہ کھولتا ہوا اور آتشیں وہ جام
یہ کہکے شاہ دین پلٹ آئے مقام پر
جائیں فدا ہوں جعفر صادق کے نام پر

۴۰

اب رہبر ششم سے فراست یہ عرض ہے

مطلع ۱

علی کے گھر مین اوجالا ہوی صبح صادق کا
ہوا ہے جعفر صادق پہ فضل خالق کا
اوٹھا سحاب کرم انس و جان کے رازق کا
کھلا ہے گلشن امید او سکے عاشق کا
علاوہ ہون کہ چمن نبی کی خوشبو سے
چراغ انجمن دین حق پہ ہے

اثر دکھاتی ہین رنگینیان ترانونکی

۲

رسول کا گل بے خار موسی کاظم
ریاض خلد کا مختار موسی کاظم
خزینہ دار مخزن اسرار موسی کاظم
علی کا گوہر شہوار موسی کاظم
ستارہ اوج ظفر جوہری کی ہونی ہے
جو بحر لطف سے نکلا ہے وہ موتی ہے

چمن انجمن ہوم ہے گلشن کے خوش بیانونکی
خزانہ باغ کا پُر کردیا زر گل سے

۳

بہشت تک یہ گل جعفری ہوا مشہور
ریاض دہر ولادت کی ہو گیا معمور
زمین کے ذرہ و دشت تا ہوا ہے
بہین رہا ہے اسم پاک سے [illegible]
ہر ایک سمت ہین وحشت [illegible]
گند رہی نکہت جان بخش کا دماغون مین

طیور کرنے لگے زینت آشیانونکی
بہار وجد مین آئی صدائے بلبل سے

۴

نگاہ غور سے دیکھے تو کوئی شان بہار
ستارے ہوتے ہین زیب آسمان بہار
بتادیا خس و خاشاک نے نشان بہار
زبان خار شناسی ہے داستان بہار
اسی فسانہ کے سننے کو نیند آئی ہے
نصیب جاگے او ہماشان کبریائی ہے

۵

نگاہ غنچہ وگل پر ہے قدر دانونکی

۴۶

ہوائے سرو کی خوشبو سے مست ہیں طاؤس
ہر ایک نخل ہے آراستہ بہ رنگ عروس
وہ گل کی شوکت شاہانہ وہ چمن میں جلوس
نگاہ غلط ہے نرگس کی آنکھ سے مانوس
سمجھے درخت کا چھایا ہوا سحاب نہیں
عروج حسن پہ گلہا ہے آفتاب نہیں

۴۷

صبا کے دوش پہ سنبل کے خوشنما گیسو
اسیر حسن ہوئے دل پہ چل سکا قابو
لگی ہے آ کے تہ آباد سرو کا پہلو
نسیم سونگھتی پھرتی ہے لوٹتا ہو بو
لباس بدلے ہوئے عطر میں نہائے ہوئے
ہر ایک درخت ہیں امید رنگ لائے ہوئے

۴۸

حجاب خاک سے جلوہ نما ہے شان اللہ
ہر اک روش پہ زمرد نکلی ہوئی اثنا طالع راہ
جو سب ہی خاک سے یہ بیل ترا و تر و تازہ
ہوئی خوشی سے ذرا اپنی ہی صدا گو دراہ
سرایت دیدہ میں بہ رنگ و ہوا سے جائے ہیں
[illegible]

۴۹

سرور کا ہے مکان صحن دلکشائے چمن
نسیم دم نہیں لیتی نہیں سوائے چمن
ہزار جان سے ہیں اہل دل فدائے چمن
کہ روح پھونکتی ہے بہار دو ہیں ہوائے چمن
صبا کے جھونکے نے شکل خزان بھگائی
جو خشک خار تھے او نمین بھی جان پڑ گئی

۵۰

شجر میں تازہ و تر آگئی تری کیسی
نمی ہر خاک میں کہتی ہری بھری کیسی
زمردی کوئی تختہ ہر کوئی دھانی ہر
دکھا رہا ہے فضا ابر آوری کیسی
رو رہا ہے کو وہ ہنسادی خور زعفرانی پر
زمین کی شکل ہرای جیحی خضری کیسی

۱۱

جہاں میں کیوں نہ شگفتہ ہو آج غنچۂ دل
کہ آسمان سے رحمت خدا کی ہے نازل
امام ہر دو جہان کو خوشی ہوئی حاصل
ریاض دین پیمبر ہے سیر کے قابل
بہار خلد کا دیدار کو پیام آیا
پکارے ہفت فلک لو نواں امام آیا

۱۲

کہاں ہے جائے ولادت تقی نزول ہوا
وہ اک مقام ہے مابین یثرب و بطحا
جناب آمنہ کی قبر کا وہیں ہے پتا
ہیں صدقے والدۂ حضرت رسول خدا
گل ایک گلشن ہاشم سے اور بھی پایا
شرف ولادت کاظم سے اور بھی پایا

۱۳

تو کیوں نہ ہو ایسے پسر سے عزت و شادی
پدر امام دو عالم زمانے کا ہادی
بلند مرتبہ ماں اندلس کی شہزادی
وہ ایک ملک ہے ایسی ہے جسکی آبادی
تو ہے وقار کہ پاکیزہ ہیں سیدہ بی
لقب ہے ام ولد نام ہے حمیدہ بی

۱۴

یہ تھا نوشتۂ قسمت کہ ہوں امام کی ماں
زمین کے باعث رفعت فلک مقام کی ماں
گل حدیقۂ پیغمبر انام کی ماں
جناب فاطمہ زہرا کے لالہ فام کی ماں
رسول کا ہے جو لخت جگر وہ لال ملا
گہر خزانۂ قدرت سے بے مثال ملا

۱۵

(جہانمیں دلبر مشکلکشا ہوا پیدا
خوشی کی راہ کھلی رہنما ہوا پیدا
دعا یہ خضر نے دی عمر ہو دراز تری
چراغ شرع حبیب خدا ہوا پیدا
بڑھا ہے عزت و توقیر بے نیاز تری
پھر ایک سالک راہ رضا ہوا پیدا

۱۶

قدم زمیں نے چومے فلک نثار ہوا
حجاب نور سے خورشید آشکار ہوا
ثنا درود نے کیا فضلِ کردگار ہوا
کہ زیبِ خلق دو عالم کا تاجدار ہوا
جھکائیں تخت نشیں سر اس آستانے پہ
ہیں اوصیائے نبی حکمراں زمانے پہ

۱۷

وہ تازگی چمنِ بوتراب میں آئی
کہ جسکی سیر میں ہے محو چرخِ مینائی
ہوا سے عطر فشاں نکہتِ جناں لائی
وہ انتظام ملائک وہ عالم آرائی
ریاضِ دہر کو تقدیر نے سنوارا ہے
زمیں ہے رشکِ قمر اوج پہ ستارا ہے

۱۸

یہ یوں ہوا یہ ہوا آسماں سے بلند
یہی تو بابِ حوائج ہیں سائلِ حاجت مند
کرم کی راہ کھلی ہے ستم کا رستہ بند
جہاں میں کفر ہے معدوم دینِ حق خرسند
حرم کی شمعیں ہیں بشاش لطف جاری ہے
چراغ دیر کے روتے ہیں خوف طاری ہے

۱۹

عروجِ بخت پہ نازاں ہے کشورِ اسلام
عرب کی خاک پہ برپا ہوئی خوشی کی قیام
یہ کہتے پھرتے ہیں سلطانِ بحر و بر کے غلام
ہزار شکر کہ آیا امام ابنِ امام
ولادت اسکی ہوئی خلق کا جو والی ہے
علی کی طرح سے جسکا مقام عالی ہے

۲۰

چھٹے امام کو نورِ نظر مبارک ہو
سپہرِ عز و شرف کا قمر مبارک ہو
نہالِ گلشنِ خیر البشر مبارک ہو
چمن رہے تر و تازہ یہ ثمر مبارک ہو
محب ہیں شاد جو دشمن ہیں پائمال رہیں
نبی کے گھر پہ فدا خادمانِ آل رہیں

٣١

وہ پرورش کا زمانہ وہ عہد ناموری
پدر سے سیکھے وہ احکام دین وہ [illegible]ری
اودھر تھا عالم اودھر جہانون کی [illegible]ی
نہ [illegible] کی قدر پائے فرش زری
خدا سے عشق انہین اسلئے وہ دولت [illegible]
نگاہ ہوئی کاظمی حسن قدرت [illegible]

کہون مین سب کہ اب نکلے زہد کو دکھلا

٣٢

عبث تھا سلطنت چند روزہ پر یہ ناز
نہ آنکھین پھر بھی کھلین دیکھ کر یہ اعجاز
زمانہ سے علما مین یہی رہے ممتاز
کسیطرح بنتہ ہوئے نہ حیلہ ساز
وہ معجزات کہ عقلین تھین دنگ عدا کی
مگر سمجھنے نہ دیتی تھی حرص دنیا کی

کنیز سے جو ہون مانوس کم ہو ذکر خدا
چراغ بزم حقیقت امام کا دل تھا

٣٣

وہ شہ کے واسطے تجویز کرتے تھے زندان
یہ جانتے تھے عبادت کا اوسکو تھا ارمان
وہ باخدا کی وہ عبادتین وہ طاعت سبحان
اور اوسپہ او سیکا تھا نام ورد زبان
یہی تھی عید کہ فرصت سجود رب کی ملے
فریضہ سحری سے نماز شب کی ملے

بڑے یہ عابد و زاہد ہین تارک الدنیا
شریر تھا وہ یہ خیال باطل تھا

٣٤

یہ حق شناس تھے اتنا قدر تھا نہ شناس
عدو تھا آپکا ہارون غلط تھا جسکا قیاس
کسی کی شرط جیلہ کو [illegible] لب پاس
سپاہ کا نہ تھا اہام خلق کے پاس
دیا پیام کہ قدرت کو واسطے [illegible]
اسکی [illegible] آپ مین راحت کو اسطے [illegible]

٣٥

غرض یہہ تھی کہ خلائق مین فکر ہو اسکا

صـ٢٩

اشارے پر شہ دین کے مڑی جو اوسکی نگاہ
تو اوس کنیز نے دیکھی یہ قدرت اللہ
کہ انتہا نہیں جسکی چمن میں وہ دلخواہ
درخت ہوے پھلے ہر طرف تماشا کی راہ
شگوفہ یہ تہ چرخ برین نہیں دیکھا
وہ باغ ہے کہ زمین پہ کہیں نہیں دیکھا

صـ٣٠

وہ خوب رو نظر آئے کہ انکھیں حیران ہیں

صـ٢٨

کہا خوشی سے یہ اچھا مجھے نہیں وہ خفا
کرونگی آپکی خدمت اب اسمیں خوف ہے کیا
تمام کر چکے جسوقت بحث سے گویا
اشارہ اسطرف کرکے اوسے یہ فرمایا
یہ خادمی ہیں مرے سب مری اطاعت میں
امور غیر کا حکم مرا [illegible] ہیں

خود اونکا حسن پکارا کہ حور و غلمان ہیں
بہار نور کی رنگینی لباس میں ہے

صـ٢٧

کہو یہ اوسنے مرا اپنی رائے پر ہے عمل
تمہارے کہنے کا عقدہ کبھی نہ ہوگا حل
پھر اوسکو لیکے حضرت کے سامنے آئی [illegible]
دیا پیام کہ انکار میں ہے توقف اجل
یہ ایک تازہ ولا جانب عرب آئی
نماز پڑھ کے [illegible]

لباس وہ ہے کہ محتاج اوسکی سلطان ہیں
جگہ ہر ایک کی چشم خدا شناس میں ہے

صـ٢٦

اگر کنیز کو وہ لوگ پاتے لیکر جب
کہا امام نے ان لونڈیونکی کیا مطلب
یہیں تمہارے لئے مجھکو اطمینان ہے سب
پھرے وہ اور کہا آکے [illegible]
شریر آگیا غصہ [illegible]
تم اسکو [illegible]

طرح طرح کے جواہر میں ظرف سامان ہیں

۳۱

کوئی سے بہتر کوئی بیرون گلابی ہے
وہ بحر حسن میں ہے غوطہ زن جوانی ہے
عقیق زرد سا کوئی کوئی شہابی ہے
کھلا ہوا ہے جنستان کا بیابانی ہے
وہ زیور آئے نظر جو بتا نہیں سکتے
کیسا کا مول سلاطین بتا نہیں سکتے

پرائے دیس مین اپنے خدا کی مہمانی

۳۲

ظروف با ہوتین ایسے ہین جنکا جواب
نہ آفتاب ہے اس جلوہ کا نہ ہے مہتاب
طرح طرح کے طعام اور ہین جانفزا ناب
وہ رنگ جیسے کسی یا ہوتین کا حسن شباب
کسی مین پھول معطر مشام جان مین ہے
کسی مین پھل ہین کہ نام انکا زبان مین ہے

ہوا یہ موسیٰ کاظم یہ لطف سبحانی
مکان غیرت گل مین بہار ہی حاضر

۳۳

وہ ٹوکرے کچھ لئے ہین وہ میوہ ہائے بوقلمون
بتا ہوں یکے ہے خوشبو انسے ہین گونا گون
چمک دمک ہے ستارے سے فزا کسے گردون
نثار اونکی طراوت پہ ہو دل پر خون
ریکے پھل کہ لطافت سے جنکو بالا ہے
انسے مین شربت دیدار ہی نرالا ہے

یہ چشمے وہ ہین کہ رحمت کی جنمین طغیانی
غذائین تحفہ ہین خدمتگذار ہی حاضر

۳۴

طبق مین پھول ہین جیسے بھرے ہوں شاخون مین
مقدار اونکا یہ کہ لئے ہین جن بنا تو ہین
بہار حسن کی ہے وہ ہجوم جو سمجھا تو ہین
بصر آئین نکہین نام پیشا تو ہین
نظر آپ ہی اپنا ہے جو گل تر ہے
مہک وہ ہے کہ خجل عطر و مشک و عنبر ہے

۳۵

نفیس جام ہین ابریق و طشت نورانی

باقی تمام

۳۶

یہ دیکھی تھی گری سجدے میں کیفیتِ خدا
بجا تھی ایمان کے ہاتھ دل اور سینا
ملا زمون سے وہاں عالم لیے عین جو کیا
نگاہ کر کے وہ حالت کی سب سے کیا
خبر وہ اللہ سے سر او ٹھا کے سجدے میں
دیا یہ تمام تھا او دعا سجدے سے میں

بحق آل محمد بحل ہوں او نکے قصور

۳۷

کہا شقی نے کہ تا قبر کر گیا جادو
تم اور سعولا او تمہرکی کلام بہ ساتھ او
وہ کا ہنی یا جو تی جب آئی وہ اتنی عش عدو
تو بو سمجھا او رسے کیا عالی زہیان کہ جو
شنا دیا کہ یہ قدرت کا ملک وہ ما ہی
خدا کی شان یہ سجدہ کیا تھا کیا ہی

ہو والدین یہ سب عطائے رب غفور
نظر کے سامنے کوثر کے ساغر جام رہیں

۳۸

بیان یہ ہے کہ ستمگار نے کیا یہ کلام
کہ شاہ دو آگئی تھی ہی بیتر بھی کو اب تا کام
وہ رنگ خواب میں دیکھا تو کیا عجب کا مقام
دیا جواب کہ اصلی یہ واقعہ سے تمام
صحیح اسکو سمجھ او رہو سوال نہ کر
قصور وہ لگی ہی نہ تھی خواب کا خیال نہ کر

فراست اب یہ دعا کر کہ بہر شاہ غیور
قصور خلد میں ہمسایۂ امام رہیں

۳۹

خفیف ہو کے یہ کہنے لگا وہ اہل جفا
کسی کے کہا سے زاب اسکا نہ ہو سکان میں جا
یہی تھا قول یہ صرف عبادت ہی بڑا رہتا
خدا کی یاد میں سب صدقہ ہے عبد صالح کا
اوسی پہ ختم ہے عمر کی بسر اوس نے
رکھی نظر اوس نے

۴۰

شنائے موسیٰ کاظم سے دل ہوا مسرور

(۱۱۲ نمبر)

مطلع ۱

اے زبان مدح رضا کر کہ قضا راضی ہے
اوسکا محبوب ہے جو سب سے دوسرا راضی ہے
شغل آسمان ہوا آگر وہ غنچہ کہ قضا راضی ہے
پھر امکا نا ہے کہ ادا وہ بھی رضا راضی ہے
روشنی ... ان ہوا صبح بہاریات ہے کیا
ہو تجلی آن کی صبح ہے طلعت ہے کے
صبح کا نور ہوا اس رخ کی صبا کے نثار

۲

یاں رضا صبح کو مین شہر چمن بیٹھے ہیں
چاہیئے آہو مین آقا کی ثنا آنکھ ... ہم
مدح ہے کہ مضامین ثنا من کی وہ مضمون
سلطنت و ثنا ہے کہ بخت جنت میں ہے اب
سلسلہ ہو در دو ... زادن ہی کا مضمون کا
بو ہے عطر ... آنکی ... ل ... مضمون کا
باغ جنت گل عارض کی لطافت کے نثار
نام کے ذکر سے روشن رہا گھر زہرا کا

۳

فرحت انگیز ہے رنگینی گلزار چمن
بلبل سدرہ ہوا نغمہ سرا زار چمن
پھر مسیحا قسمت ماں سے ہے در یار چمن
ہم دعا ہے کہ سلامت رہے سرکار چمن
مجھے ارشاد ہی رفعت در گاہ کا ہے
دیکھ صدقہ ہے دو عالم کے شہنشاہ کا ہے
سبز پوش چمنستان سیادت کے نثار
پردہ غیب میں جب تھا یہ قمر زہرا کا

۴

زینت تخت ید اللہ سے ممدوح ترا
ملک ہے وہ دین قد اشارہ ہے مجلی ترا
سب پہ روشن ہے کہ دیکھا ہے ممدوح ترا
جیسے میں وجہا نہیں وہ ماہ ہے مشرق ترا
شہرت جلوہ گری اوج ارم تک پہنچی
وہ تجلی کہ عرش پہ جو جسم تک پہنچی

۵

خضر کا مرغ نظر سرو قد قامت کے نثار

٩

شرع بولی کہ عجب راہنما آتا ہے
سالک منزل تسلیم و رضا آتا ہے
آج ہمنام شہ عقدہ کشا آتا ہے
گھر میں پھر ایک علی نام خدا آتا ہے
اوس پہ ہیں اوج پر اعجاز و کرامت کیلئے
آنکھوں میں ہیں یہ قدم تخت امامت کیلئے

٨

جھلا وہ جو ابوجہل کے جادے سے پھرا
آئے تو عرش میں قدم چھوٹے اونکا
منھ سے نکلی نہ صدا غمزدہ دل سے
خاک وہ ہو گئے جو رشک کی آتش سے جلے
حسرتیں رہ گئیں دل کی اونکی دیکھتے
بس پڑا دین وہ کچھ ایسی ہوئی بید ہوئیں

٧

آگ غصہ کی بجھی سرد ہوئے غصہ بیان
رنگ اوڑ گئے دیوان کا ساتھ ہی تھے
پڑگئے توقف سے ... روزن
پھیلے اونکا علم ... دین
تھی ... ہیں ... مانی
دیکھی اونہیں ... ہیں ... دیکھی

٦

آمد آمد ہوئی جس وقت شہ عالم کی
عالم نور عجب ہو گیا قسمت چمکی
گردبانی نہ دی کشور دین میں ... کی
گردن ... کا یارا ... سلسلم کی
معرکہ کی ہی یہ حالت کہ ہی ... عادیر
تن وہ اونچے ... ریختے دیوانے پیر

١٠

آمد اوسکی ہے جو ہے بیشۂ حیدر کا اسد
شیر بھی جس سے بیابان میں چھپا ہنگے بلد
جسکی توقیر میں ہوگی نہ کمی تا بہ ابد
بجلی روز ازل جسکو مراتب کی سند
عالم نور سے اس کی زمین آتا ہے
رازدان دل جبریل امین آتا ہے

۱۱

ولد موسیٰ کاظم کی ہو کیا مدح و ثنا
بطن مادر ہی میں تھی شان امامت پیدا
والدہ آپ کی کہتی تھیں کہ ارشاد کیا
روز اول وہ تھا جو مہر ادا
نقش آن تھی یہ قدرت کی نشانی مجھکو
پیش تھی علم کی قرآن کی مجھکو

۱۲

سوتی تھی رات کو جب میں تو عجب تھا اعجاز
خواب میں سنتی تھی تسبیح خدا کی آواز
ہوتی بیدار تو تھا ہر سو وہ انداز
قصہ آگاہی کا تھی باعث حیرت یہ راز
خوف کیا کیا تھی مگر فضل خدا رہتا تھا
کچھ امید کا رنگ نیا رہتا تھا

۱۳

دن وہ آیا کہ ہوا مہر امامت کا ظہور
عکس ہوا مصحف ایمان کو ملا سورۂ نور
آیت الحمد کے جلوے ہوئے ہر سمت وفور
ہو نہیں سکتے تھے ... قدرت و غفور
زینت بزم جہاں حسن وہ دکھلانے لگی
وہ گہر دون سے ندائے صلوٰۃ آنے لگی

۱۴

کاظمی پھول گلستان جناں میں آیا
ابر الطاف خدا باغ نبی پر چھایا
فرش پر عرش سے نور کا دریا بہایا
آسمان سے بھی سوا اوج زمیں نے پایا
ہوگیا صاحب معراج کا پیارا پیدا
چاند کے گھر میں ہوا طور کا تارا پیدا

۱۵

مادر شاہ خراساں کا ہی اسطرح بیان
متولد ہوا جو وقت مرا راحت جان
رکھدیے ہاتھ زمیں پر یہ ہوا صاف عیاں
سر اوٹھایا سوے گردوں متکلم تھی زبان
ہونٹھ ہلتے تھے سمجھ میں نہ سخن آتا تھا
خوش بیان شان امانت مجھے دکھلاتا تھا

١٩

دی تھی جو خلعت [illegible] جعفر صادق نے تجھے
بات [illegible] کہ تھا ہادی امم تیرا پسر
[illegible] سر تاج امامت کا ہوا بعد پدر
[illegible] اسرار ملا علم سے کہوے جوہر
مرضی حق سے رضا خلق میں مشہور ہو
[illegible] گون شان قدر اوسے معمور ہو

١٨

خوش تھے شہ سوتے ہیں اپنے بغل میں تجھکو
پڑہا آپ قراءت اوسکی اوٹھایا تا لو
بولے وہ طفل [illegible] دیکھے امام [illegible]
ہے اسے حجت اللہ سے تیرا [illegible]
بعد [illegible] سے [illegible] تیرا [illegible] ہوگا
اسکے پاس احمد مرسل کا خزانہ ہوگا

١٧

اوس طرح ہاتھ میں لیتا بدن مطہر
دیدیا ہاتھ میں اوسکے [illegible]
کان دونوں ہوئے [illegible]
دہنے میں [illegible] اذان بائیں میں [illegible]
ہوئے خوش اوسکے کلام [illegible] دیکھا
با صدا [illegible] الذی [illegible]

١٦

[illegible]

٢٠

وہ سوالات مخالف جنہیں سمجھے تھے اہم
اونکو جس وقت جواب اونکے ملے رک گئے دم
روبرو عقدوں کو حل کرتے تھے سلطان امم
دنگ اعجاز و کرامات سے تھے اہل ستم
مرتبے وہ کہ جو ادراک سے بالا تر ہیں
شان کہتی تھی کہ یہ وارث پیغمبر ہے

۲۱

تھے جو سلطان رسالت کے نشانات قدم
پڑ گئے اونپہ رضا سرور دین شاہ امم
سنگ پر پاؤں جو رکھتے تھے رسول اکرم
نقش پڑ جاتا تھا آگاہ ہے اس سے عالم
ایسی ہی تھا وہی اعجاز وہی قدرت ہی
کیوں نہو نور او نہیں کا تھا وہی طینت ہی

۲۲

جب شہ دین طرف ملک خراسان روان
ہوئے دین کو ملا راہ مین اک نخلستان
اونہین اک سنگ پہ رنگ تھا کی اونے فغان
ہی یہ تلاش کہ مین ہون تحت مصیبت مین بیان
آگ پیدا کئے ہین جو لوگ ادھر آئے ہین
رو سیاہ ان مین جو نکلے ہین عقب سائے ہین

۲۳

ہو گیا یہ تو یقین اوہی آگ یہ جل جائیگا آہ
اس مصیبت سے بچا لے اسے نور الہ
دیکھ دیا شہ نے قدم یہ حال جانکاہ
بنگیا صاف نشان ملکئی پتھر کو پناہ
آتش غم جو بجھی تھی وہ کافور ہوئی
کہی تی تار کی تاثیر کہ مین نور ہوئی

۲۴

گرے وہ نقش قدم جتنے وہ ہین شہر و ہین
نکتہ تھا شہ کیلئے یا کوئی گیلی تھی زمین
رتبہ پتھر کا بڑھا جو ہے یہ اہل یقین
آجتک شاہد اعجاز ہے مخفی وہ نہین
دیکھ آیا ہے یہ مداح بھی اسے دیکھ ہے یہ مین
زائرین شہ دین قدرت رب دیکھتے ہین

۲۵

ہے یہ اعجاز یہ اعجاز نشان ہے وہ بڑا
حیرت انگیز ہے آنکھوں کیلئے طول اسکا
ہر طرح جادۂ اعجاز یہ جا سکتے تھے
ہو جو شبہہ قدم پاک ہو گا اتنا
نقش یا حد نظر تک ہین جا سکتے ہو
معجزے کی یہ ترقی کہ تعجب ہو سوا

۳۶

چمن تھا شگفتہ سی باغ کا یہ پر نور
فصل جاڑے کی تھی جسوقت ہاں آئے حضور
باغبان سے یہ کہا چاہئے مجھکو انگور
عرض کی اوسنے ہوا آجکل اوائل شعور
ایک دانہ بھی نہیں باغ مرا خالی ہے
اوسکی یہ فصل نہیں حال جو ہے حالی ہے

۳۷

شہ نے فرمایا کہ جاؤ دیکھو بکثرت ہیں ثمر
جی مرا چاہتا ہے توڑ کے لا دیوے تر
وہ گیا جب تو نیا رنگ ہوا پیش نظر
پختہ انگور لگے ہیں تر و تازہ ہیں شجر
شمع ہے قدرت اللہ یہ پروانے ہیں
میکشوں کے دل پر جوش ہیں جو دانے ہیں

۳۸

گل سرسبز ہیں پتّی بھی نہیں کوئی سیاہ
بیلیں اس حسن سے پھیلی ہیں کہ ماشاء اللہ
وہ طراوت وہ لطافت وہ پھل و پتے و تنخواہ
رس یہ کہتا ہے خدا رس کی ہے تاثیر نگاہ
برگ شاداب نئی ڈالیاں اشجار ہرا
سبزی ایسی ہے کہ پرچھائیں سے ہوتا ہے ہرا

۳۹

خوشے انگور کے ہیں عقد ثریا کی طرح
ہیں دل آویز شجر نخل تمنا کی طرح
ایک ایک برگ ہے پیارا گل رعنا کی طرح
روح افزا لب جان بخش مسیحا کی طرح
بوئے تازہ دل مردہ کو جلانے والی
آب شیریں میں ہوا عطر ملانے والی

۴۰

باغبان خار جہاں تھا سگ دنیا ناپاک
جی میں آیا کہ نہ دوں اونکو میں دانہ اک تاک
جاکے جھٹلادوں مجھے کچھ نہیں یارا سے باک
خواہش مرد مسافر پہ نہ کیوں ڈالوں خاک
نفع ہیں ان سے وہاں تو وہ چلے جاتے ہیں
میوہ بے فصل کا یوں مفت کہاں پاتے ہیں

۳۱

قصہ کس سے کہوں ساتھ بلبل کے یہ کیا او سے بیان
وہ کہاں کلام چھوٹا جیسکو [illegible] انگور کہاں
پیوستہ بیل [illegible] کا موسم [illegible] کہ یہ فصل خزان
جانے جانے [illegible] ہیں [illegible] ایسا تھا
اب [illegible] جیسی [illegible] وہ انسان کیا کیا تھا
پھیکو دور [illegible]

[illegible] پایا [illegible] جوان [illegible]

۳۲

شرح نے فرمایا کہ چھوٹے کا ہی انجام بُرا
خاک کردیگا مع باغ کے یہ قہر خدا
جانے جل گیا آگ میں یہ کہکے سدا باری ہوا
رحمت حق سے جدا ہو گئے ہی انگور بھی تھا
ابر تاریک اوٹھا قحط نے منھ پھیر لیا
یہ عدم سے نقش سے کہ دیکھیون نے گھیر لیا

چرخ نے پردۂ ظلمت جو زمین پر ڈالا
باغبان پا گیا پھل اپنی سیہ کاری کا

۳۳

گرد اوس باغ کے تھا وقت [illegible] آمین
بیمار ہی ہیں جو کچھ وہ صدا ہیں آمین
آہ زمین جو تھی مجھو جلا کے بلا ہیں آمین
کر دیا ہوش اوڑ کے ایسی ہوا ہیں آمین
برق نے خاک کیا [illegible] انگور ہوئے
شاخ [illegible] زخم بے زخم سے ناسور ہوئے

مر گیا جلکے وہ انگور نہ دینے والا
کرکے اندھیر بدن خاک ہوا ناری کا

۳۴

الاامان شور وہ بادل کا وہ بجلی کی چمک
آسمان تک گئے اُٹھی وہ شاخ [illegible]
باغبان سے دل مضطر نے کہا [illegible] سب
[illegible] تارے کے ساتھ [illegible] باغ کا فلک
[illegible] عقل فہم کا گردون سے گرا باغ جلا
[illegible] جو بیل تھا وہ مثل دل پر داغ جلا

۳۵

حافظ باغ کا سب جسم بنا اک چھالا

بند ۳۶

ایک سناٹا تھا چھایا ہوا اور ظلمت سی شرار [illegible] احصار
ہو رہی تھی نہ رہی تھا ہو گئے تھے ان اطوار [illegible]
آگ سی تھی وہ زمین اور [illegible] کا سا تھا
نہ ہوئی دور تھا [illegible]
گردش مہر سے [illegible]
اُبھی ہی آگ [illegible] نہ بچا سکتا تھا

بند ۳۷

جنت کو ساتھ لے گو سایہ ہو [illegible] الوان کی طرح
تجلیات امکن چمک والی اتھیں ایمان کی طرح
مضطرب کون تھا ہو وہ [illegible] تھا [illegible]
[illegible] جلسی ہوا یں کرتی تھیں [illegible] کی طرح
آگ سی تھی [illegible] ہوا [illegible] جلتی ہی
[illegible] کی طرح کی [illegible] زمین تپتی ہی

بند ۳۸

آسمان کہہ رہا تھا قہر الٰہی دیکھو
عالم کون و فساد اعجاز کی شاہی دیکھو
نا قبول آل کے دشمن نے [illegible] دیکھو
ہے جہنم کا [illegible] یہ [illegible] بہار شان ہے
باغ جنت کا [illegible]
شعلۂ [illegible] ہیں اور [illegible] شان ہے

بند ۳۹

مرضیٔ حق ہے رضا آپکی قربان رضا
ہیچ ہے اجلال یہ ہیبت یہ شان رضا
بشر اک سمت ملائک ہیں ثنا خوان رضا
شوق جنت ہے جسے تھامے وہ دامان رضا
باغ دنیا کے ہیں کیا روضۂ رضوان دیکھیں
رنگ جسکا ہو نرالا وہ گلستان دیکھیں

بند ۴۰

بس فراست کہ ثنائے شہ دیں ہے مشکل
دلبر موسیٰ کاظم پہ فدا ہو ترا دل
عمر بھر نظم کی توفیق تجھے داور دے
تجھکو مداحیٔ مولا کا شرف ہو حاصل
کرم شاہ خراسان جو آکر دے
شرط یہ ہے کہ ہو مقبول یہ مقبل سر مل

ماہ تمام

مطلع ۱

کیوں چرخ پہ ہم پایہ ہے گردونِ سما کا
ہے قصہ [illegible] کا
ولہ [illegible] دنیا کا
[illegible] کا
[illegible] ماہ عرب ہے
[illegible] نقشِ کفِ پا ہے

گھر کے ہزاروں ہیں یہ دیوارِ توکل

۲

یہ ہے وہ مہ جو دل و جانِ علی ہے
اک ماہ منیر فلکِ عرفانِ علی ہے
پاکیزہ وہ دل جس میں [illegible] علی ہے
اس آئینہ [illegible] ایمانِ علی ہے
وہ [illegible] کرم [illegible] ہے کوثر کی صفائی
[illegible] پانی [illegible] گوہر کی صفائی

حیدر کی طرح کاشفِ اسرارِ توکل
آبادئ فردوسِ بریں دیکھ رہی ہے

۳

ہر نقشِ قدم ہے یہ گلستانِ جنانِ دل
رستے ہوئے گلزار [illegible] دل
صدقے [illegible] ہے [illegible] دل
[illegible] امانت کا [illegible] دل
[illegible] خوشبوئے محمدؐ
[illegible] گیسوئے محمدؐ

یہ درِ نجف زینتِ دستارِ توکل
بستر پہ یہ سب کشورِ دیں دیکھ رہی ہے

۴

محتاج نہ کسی شے کے نہ تھے دل جو غنی تھا
کیا مال کوئی مخزنِ دنیا سے [illegible] تھا
اس گوشہ نشیں کو [illegible] تھا
اک حجرہ میں سب [illegible] تھا
ناچیز تھے اعدا [illegible]
دولت یہ وہ [illegible] ہوئی [illegible] فدا بین

۵

کنعان کا شرف یوسفِ بازارِ توکل

نمبر (۱۳)

۹۵

بیٹھے ہیں آ کے وہ پیمبر کے وصی ہیں
جیسے ہیں علی حق کے ولی یہ بھی ولی ہیں
اک سلک میں یہ دُرِ یتیم اسکے تقی ہیں
عالم کے مددگار ہیں عادل ہیں سخی ہیں
کیا مدح کروں کس کو لیاقت نہیں رکھتا
منزل ہے بڑی چلنے کی طاقت نہیں رکھتا

۹۶

شہزادہ کونین امیر ابن امیر آپ
بالا ہے حصیر آپ سے عرش سریر آپ
محتاج رہے جسکے سلاطین وہ فقیر آپ
بیمثل زمانہ میں ہے [illegible] کی نظیر آپ
فرق اسکے وطن میں [illegible] تو نہیں جدائی
باوصف تفاوت [illegible] تو نہیں جدائی

۹۷

ایسا تو کوئی بخت رسا ہو نہیں سکتا
ہمسر یعنی حقیقی بخدا ہو نہیں سکتا
وہ بحر امامت ہے تو دریا ہو نہیں سکتا
در باب سے [illegible] جدا ہو نہیں سکتا
ان دونوں کی قربت [illegible] ملک امین
[illegible] اول [illegible] دونوں ملک خدا ہیں

۹۸

اوس ملک کے شہ تھا وہ تھا ملک نبی ہیں
تخت انکا بچھا قصر رسول عربی ہیں
خوش اوس سے [illegible] لطف تو تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

۹۹

اے جوش وہ لا سادہ اس خاک نشین کا
لاؤں کوئی ذرہ ہی فضائل کی زمین کا
ہر مد نظر حال ولادت شہ دین کا
مجمع ہے اسی شوق میں ارباب یقین کا
لے نام ید اللہ عطا تاب و توان ہو
ہاں کلک سوئے منزل مقصود رواں ہو

نام والدہ حضرت

۱۴

ریحانہ کا ہے لال یہ رشک گل ریحاں
بابا وہ کہ جس سے ہے قرار دو جہاں
جنت کے گلستاں میں ہے جس [illegible]
ہے آٹھ بہشتوں میں ثنا سے شہ ذیشاں
خود وہ ہے صبا لائی ہے ایمان کے چمن میں
آتا ہے پسر فاطمہ سلطان زمن میں

۱۳

آرائش گردوں میں فرشتوں کی وہ تعجیل
وہ شور درود اور وہ تسبیح و تہلیل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲

پر نور ہوئی منبر و محراب کی صورت
ہر سمت فضا گلشن شاداب کی صورت
ذرے ہیں جھلک گوہر نایاب کی صورت
خاک آئینہ مہر جہاں تاب کی صورت
پھیلی ہے ضیا نیر ایمان کی زمیں پر
ہے عیش کا ساماں ادھر چرخ بریں پر

۱۱

نزدیک ہے خورشید ضیا بار کی آمد
روشن قمر عالم انوار کی آمد
نور نظر احمد مختار کی آمد
شمع حرم حیدر کرار کی آمد
[illegible]
[illegible] کا چمکنا

۱۵

شب کو ہوئی آمد مہ تابان ضیا کی
اوس رات کو اللہ نے کیا شان عطا کی
انجم کے چراغاں میں ترقی وہ ضیا کی
کیسی وہ تب [illegible] تھی رفتار ہوا کی
ہر ذرہ سے نکلا ہوا اکرام کا پہلو
تھا گرد کے اوٹھنے میں بھی تعظیم کا پہلو

۱۹

پیدا وہ ہوا خلق خدا جسکی ہے قائل
ہمراہ لئے اپنی امامت کے دلائل
وہ باب مراد اہل حشم جسکے ہیں سائل
کعبہ بھی جدہر قبلہ نما جھکے ہے مائل
مکہ کا شرف وارث مولود حرم ہے
ساحل ہے مدینہ تو یہ دریائے کرم ہے

۱۸

گھبرا گئی حجرہ کے اندہیرے سے ہر اک زن
بیت الشرف اتنے میں ہوا آپ سے روشن
شمعوں کی ضرورت تھی نہ کچھ حاجت روغن
چہت رشک فلک تھی در و دیوار مزین
پر نور زمین ہو گئی ماہ عرب آیا
دنیا کیلئے مژدہ عیش و طرب آیا

۱۷

اب دیکھیں ارباب نظر گوہر مقصود
جب ہونے لگا زیب زمین خاصہ معبود
جلتا تھا چراغ اور در حجرہ تھا مسدود
خدمت کیلئے وان تھیں کئی قابلہ موجود
کیا رعب تھا اوس نیر ایمان کا جہا میں
گل ہو گئی وہ شمع جو روشن تھی مکا میں

۱۶

ہنستا ہوا منھ چاند کا وہ رات سہانی
ایسی ہی شگون کی ہے زمانہ میں کہانی
راحت کی خبر عشرت عالم کی نشانی
تصویر فلک پیر کی تصویر جوانی
تحریر سے افزون صفت جلوہ گری ہے
لکھنے کے لئے تنگ بیاض سحری ہے

۲۰

آیا جو وہ گل احمد مرسل کے حرم میں
اک جامہ باریک تھا او جلا سا تن میں
رونق تھی عجب خانہ سلطان زمن میں
تھا نور خدا طشت میں یا شمع لگن میں
پوشاک خداداد سے حیران ہوئی ماں
اوس ماہ دل افروز پہ قربان ہوئی ماں

۲۱

پیچیدہ کیا پارچہ میں وہ تن اطہر
مولود کے پاس آئے رفقائے دین کے رہبر
خوش ہو گئے آغوش میں فرزند کو لیکر
دامن میں شگفتہ ہوا گلشن حیدر
کی دار اذاں بسر پاس اور دی ماہ لقا کے
تا عمر رکھے کان میں اسرار خدا کے

دختر سے کیا عقد خبر ہو گئی مشہور

۲۲

پھر زیب دہ عہد کیا اپنا وہ دلدار
بولے کہ نہ گہوارے سے باہر ہوئے اظہار
آنکھیں جو کھلیں روز سوم صورت اسرار
پڑھ کر شہ نے کلمہ دل و جان شہ ابرار
پیچیدہ مشکل ہو گئی یہ عجب سی
حضرت کو تیرہ دیکھی اس قدرت رب کی

سب دیکھلیں فرزند رضا سے یہ مسرور
اعزاز کیا خاتم ایمان کے نگین کا

۲۳

ارشاد کیا شہ نے کہ دیکھا ہے ابھی کیا
اس چاند سے اعجاز بہت ہوئیں گے پیدا
عالم میں مرے بعد یہ عروج اسکو ملیگا
اوس پر یہ آیات خدا دیکھی دنیا
آیا وہ زمانہ تو کرامت ہوئی ظاہر
مانند پدر شان امامت ہوئی ظاہر

چاہا کہ مرے سر سے جو الزام وہ ہو دور
خلقت یہی سمجھی کہ محب ہے شہ دین کا

۲۴

پہ کاشف اسرار ہوئے بعد رضا کے
ارکان بنائے ہوئے شاہ دین خدا کے
جب قتل اعدا ہوئے اس رہنما کے
پوشیدہ صاحب تھے رب شاہ ہدا کے
معلوم ہوا علم پیمبر کے امین ہیں
حجت ہیں یہ عاقبت نگہدار زمین ہیں

۲۵

ماموں تھا دشمن مگر ایسا ہوا مجبور

۲۶

شہزادے کو سمجھا ہے امام سپہ سالار
قائل ہے کہ بیشک یہ وہ عالم ہے کا مختار
مرہم ورثا اوسکے تھے خاموش تھا سرکار
جو دل میں تھی کہتا تھا اوسی کا اظہار
ماموں کی وہ تقریر سنی تھی ادب سے ہی تھی
یاقوت سے لب کی شکر سے زبان اوس کی کہلی تھی

۲۷

سن لیتا تھا ماموں جو کچھ کہتی تھی دختر
کیا دل کا ظاہر نہ اوسے کرتا تھا یاور
اک رات کو بیٹی نے کہا باپ سے آ کر
قابو میں نہیں اونکے سخن خود ہو امضطر
کہتے ہیں بڑا صاحب مسند کو ہمارے
وہ کافی بیان دیتے ہیں اب جد کو ہمارے

۲۸

نشہ تھا چڑھا سر میں طیش میں آیا
بیٹی کی تلوار کو غصہ میں اوٹھایا
تقدیر نے نسبت کے عقلت کو سنایا
کیا قصد ہے کیوں اہل شقاوت کا یہ تھا یا
سمجھا تھا کہ غیرت سے تو ناکام رہیگا
خون تیغ سے اعجاز نہ تا کا نہ بہیگا

۲۹

ہو وقت معین سے حق آگاہ ہے آگاہ
تلوار تری کیا ہے کہاں جاتا ہے گمراہ
مختار ہے شمشیر دو پیکر کا یہ ذیجاہ
دلبند ید اللہ کا شیر اسد اللہ
باندھی ہے ہوا معجزوں نے ارض و سما پر
جو وار ترا ہوگا پڑے گا وہ ہوا پر

بے خیریت اب بھی جو گنا ہو نہ سمجھو تا
میخوار سنبھل اے تری یہ نہیں صفا
اسلام کے پردے کو نہ کر چاک شرابی
عالم میں ہیں احمد مختار کے نائب
۱۰ اہم کہ ہاتھ سے ناپاک شرابی

۳۰

ہوتا ہے انہیں بندوں سے اظہار عجائب

۳۱

پہونچی کی اثر کر گئی ہے ترسے آہو مین
کیون لوٹتا ہے دامن دل جام و سبو مین
ناپاک بدن داغ گنہ ہر بن مو مین
پھندا ہے ملامت کا صراحی کے گلو مین
یہ ہچکیان ہے لیتی جو صراحی ہوئی ہے
فاسق ترے اعمال کو شرمائی ہوئی ہے

بھکے ہوے کا ماتھا ہے کہ پیالہ میں بھگا ہے

۳۲

کہتا ہے یہ نا عاقل کہ تو ہے عقل ہیولانی
پہر آئنہ جو سے جو ہوا اگر ظرف ہو خالی
سمجھا ہوا ہے مادہ کو جو خالی
اک روز زوال بھی آیا ہوا کھوٹی
پیوست زبان وہ کہ نہین کام ہو جسکا
سمجھو یا س بر ٹی کا تو پیو ہے قتم ز ز کا

شمشیر یہ کہتی ہے کہ نشہ مین ہر ہے تلوار
سب نقطۂ موہوم مین جوہر سمجھا

۳۳

سمجھے تو کہ انجام یہ کار سمجھا
پہر آتش تر آب نہین نار سمجھا
امید کو اب قطع ستمگار سمجھا
ہون تیغ سے سر موئی کو تلوار سمجھا
تیغ قہر کی بجلی سے تو کیا وار کریگا
دو رخ تری رگ رگ کو شرر بار کریگا

ٹکڑے ہوا ست جسم یہ سمجھا وہ ستمگار
فرضی ہے یہ خط لوہے کا لنگر نہ سمجھنا

۳۴

آنکھوں نے شقی کی نہ اوٹھایا پردہ غفلت
ظالم یہ رکا کر چکا تھا قتل کی نیت
ہمراہ لیا تھا جو مو تیغ کو اسی نے بعجلت
یا بین پہ جو ہو چکا تو تیغ خواب مین حضرت
تسکین ہی کی گر خواب کو بیداری دل سے
اعضا سے بدن خط مین نسے یاری دل سے

۳۵

بیرحم لگانے لگا تلوار پہ تلوار

۳۶

سمجھا وہی دل میں کہ مرا نسے ہوئے تن سے
مضطر تھا اب ان رونگٹوں پر تار کفن سے
چونکا وہ تجھے ادھر جلا طوق تو نفرت کا ہمین سے
خادم ہی سے گھبرا کے وہین سلطان زمن سے
جب صبح ہوئی دل میں نہ پیم یہ کار کا اور ترا
رات سے اجبار سے مختار کا اوترا

حضرت نے دیا اوسکو لباسِ تنِ انور

۳۷

یا مرجو ملازم تھا سنا اوسکی زبانی
یہ واقعہ گذرا ہے یہ شب کی ہے کہانی
گھبرا کے کہا جا کو یہ سی خون ہے یا پانی
جو میں نے کیا ہے مری غفلت کی نشانی
لاعلم تھا ہونٹ نہ تھا میں نے خطا کی
افسوس صد افسوس یہ گستاخی قضا کی

رکھیگا کفن کیلئے یہ بندۂ احقر
بولا کہ یہ اعجاز امامِ دو جہان ہے

۳۸

یا امر تو کیا شاکر کیا ہو سے قرینا کی
تھیہ کر کے یہ گذرا کہ حوصلہ ہو سے سوال کی
چاہا کہ کہے پھر یہ اسکا ہوا اور اک
سمجھا وہ کہ یہ میں تو عبادت ہے دلِ پاک
خادم سے کہا جا کے اپنا حال نہیں ہے
مشغول نماز سحری عرش نشین ہے

کیعرض مجھے دیجیے پیرہن اطہر
دیکھا نہ کوئی زخم نہ ضربت کا نشان ہے

۳۹

دینا ہزار اوسکو عطا کر دے فی الفور
انعام تھا خادم کا پیروتے یہ میں طور
کہنے لگا پھر اوس سے کہ لے بیس ہزار اور
یہ نذر ہے دین کی ہمارا میں نے کیا غور
جب قرب ملا اوسکو امام دوسرا کا
پیغام کیا بعد سلام اہل جفا کا

۴۰

خادم کو ہوئی فکر بدن دیکھو نہیں کیونکر

۲

رفعت منزل عیسیٰ ہے فدائے درگاہ
لاکھ کوچہ سے کھلی ہوئی معراجکی راہ
فرش سے سیر کرین عرش کی پائی وہ نگاہ
قرۃ العین ہین اوسکے کہ جو ہے عین اللہ
آئینہ ہوئی ہے یہ عقدہ کشا کے گھر مین
شمع دل وہ کہ جو روشن ہو خدا کے گھر مین

۳

صدقے شاہونکی جلالت تھی وہ جلال ملا

مطلع

کون افلاک امامت کا قمر سوان ہے
کسکی طلعت سے دل افروز رہ ایمان ہے
کسکے رتبہ کی بلندی پہ فلک قربان ہے
کسکی توقیر سے توریت بھی حیران ہے
وہ ولی جسکو عطا ابن تقی کہتے ہین
وہ علی ابن ولی جسکو نقی کہتے ہین

جنکے سجدے کا نشان کوکب اقبال ملا
چشم دنیا مین جو تکلیف تھی راحت ٹھہری

۴۲

اللہ اللہ رے مراتب اسے کہتے ہین امامت
قربان اس اعجاز نمائی پہ فراست
اے جان علی تحفۂ دل قسیم رسالت
مداح پہ ہی جو نظر لطف و عنایت
منزح کی صعوبت مین قیامت مین تم او
تالف سے دعا مانگ رہا ہے جو وہ کرلو

تمام شد

ویدیا راہ خدا مین جو زر و مال ملا
فقر کے رتبے نزدیک دولت ٹھہری

۴۱

پھر جا کے سبب واقعہ عالم کو سنایا
حاضر ہوا مامون گلے شہ کو لگایا
حضرت نے کہا مجھکو جو خالق نے بچایا
سگ ایک وہ عادت سے اژدہا و کھایا
گر ماہ وہ کشتی ترک سے نیا و فدا کی
تقلید مین پھر اوس دشمن جان کو وہ دعا کی

فکر کسی بات کی اللہ ہر حال ملا

ہر طرف انجمن آرا ہوئے سرسبز شجر
شاخ ہر اک کی چھا تو تھیں پھولوں نے لگائے بستر
سبزہ اسطرح سے لہکا یہ گمان ہتا جسپر
ایک دریا ہے رواں جسکی ہیں موجیں اخضر
نظر گرم خنک ہو جو ادہر آ جائے
چشمہ عیش و سرور آنکھوں میں لہرا جائے

رنگ مٹی نے جو بدلا تو ہوئے سنگ گہر

وہ بیابان کہ نہ تہا ایک پر کاہ جہان
اوگین ریت اور اڑتی ہی یا آتش غم کا تہا دہواں
چہا کے برسا جو سحاب کرم شاہ وہ بان
سیر گلزار ہوئے غنچے ہوئے پھولوں کے مکان
سیر کرتے ہیں کے یاد بہار آنے لگی
نقش کو کہنگی تو شگوفے نکھار آنے لگی

نونہال و نکلے وہ تھے جو زمردی گہر
غنچوں نے ملنے کو صد ہا دل مضطر آئے

واہ اے بخت کہ دیکھا کہ یہ نمود صباحت
اونکی ہو شان کا سر تاج ہی یاں کا تخت
نظر لطف سے چہا یا تو کہلا عقدہ سخت
غنچہ و گل سے مرصع ہوئے پھر قادر تخت
اسطرح ابر بہاری ہی نہیں کم برسا
جسطرح ابر عطا انکا جہم جہم برسا

وہ فضا دیکہنے والے کو جو بیتاب کرے
نظر شوق کے دامن میں گل تر آئے

عزم کے تخت ہے و دیکھے دلدادہ ہے
جیسے رفتار کی تمیزی وہی جادہ ہے
خاندان ... فیض پہ آمادہ ہے
... کا شہزادہ ہے
کون ہی ... و مسلمان ہے فضیلت اسکی
ایک شاہی ہیں وہ مانے ہے حکومت اسکی

زندہ دل جو ہے وہ اس حسن پہ کیونکر نہ مرے

٩

دھوم ہونے لگی بند ہوئی راہ خزان
چل بسی گرم ہوا کہئے جسے آہ خزان
خوف سے بھاگ گیا نالۂ جانکاہ خزان
بے نشان ہو گئی اُدھیڑی ہوئی درگاہ خزان
آنکھوں سے اوج پہ دربار بہاری دیکھا
حکم اللہ کا ہر سرزمین جاری دیکھا

١٠

جھڑی بارش ہوئی رحمت کی گہر آئے وہ سحاب
ہے گلزار جہان کے لئے بجلی بیتاب
دیکھیے کیوں نہ جو انڈری وہ زمین شاداب
بہتر سردیہ وہ سبزۂ نو خیز کا خواب
وہ فرحناک ہوا روح کو راحت جس سے
مندمل ہو دل عاشق میں جراحت جس سے

١١

قلزم حسن کی لہریں ہیں کہ سبزی کی لہک
دل کو کر دیتی ہے بیخود گل خودرو کی مہک
ہوش ہر مرغ سے کہتا ہے کہ اسطرح چہک
پیچ کھا صہبائے مسرت سے ترانوں میں بہک
ہو کے خوش خلد کے بھی زمزمہ پرداز یہیں
حمد کے رنگ میں ڈوبی ہوئی آواز یہیں

١٢

ایسے نغمے جنہیں ایمان کہے نعت رسول
جنکی شاخیں ہیں آئمہ کے فضائل وہ پھول
منقبت کا ہو جو رنگین ترانوں میں شمول
ہو وہ زینت کہ تماشا رہ و نیم ہوں فردوس بکول
للہ الحمد ہوئے غیرت گلشن صحرا
عطر گل سے ہیں بسائے ہوئے دامن صحرا

١٣

کیا بہار آئی جو ہے خوبیٔ قسمت پہ گواہ
جسکی گلگشت سے خوش رنگ ہے ہوتا نگاہ
سبز پوشاک درختوں کو سنواری ہوئی ہے
جامہ زیبی وہ گلوں کی ہے کہ سبحان اللہ
ملگجے جامے کو ہر شاخ اتاری ہوئی ہے
کوئی دستار گلابی تو کوئی سرخ کلاہ

۱۴

کون سے دن کا ہے یہ ذکر بہار آئی ہے کب
اس گلِ باغِ امامت کی ولادت ہوئی جب
مالکِ خلد تھی زینت عالم کا سبب
نونہالِ چمنستانِ شہنشاہِ عرب
گلشنِ دہر کا رنگِ جنان اور ہوا
معجزہ ساحلِ کوثر کا سماں اور ہوا

۱۵

یہ ہوئی چار و طرف روضۂ رضوان میں پکار
پنجتن خوش ہیں کہ پیدا ہوا دسوان سردار
چمنِ خلدِ بریں اوس گلِ رعنا پہ نثار
جس سے آباد ہوا باغِ رسولِ مختار
لیکے خوشبوئے جنان رحمتِ باری پہونچی
حور و غلمان سے تعداد کی سواری پہونچی

۱۶

فضلِ خالق سے ہوا خلق کا ہادی پیدا
غم کے پنہان کرنے کو خاک سے شادی پیدا
باغ شرمائے وہ گل کرتے ہیں ہادی پیدا
کر عوا عجمۂ ذیشان جوادی پیدا
شاہ کونین جواد آج ہے شاد ہوئی
نوگہر اس ایک جگہ بند سے آباد ہوئی

۱۷

کیا یکین فاتحِ خیبر کے مکان میں آیا
تحفئی زینت وہ جہاندار جہاں میں آیا
عاشقِ قادرِ سلطان زمان میں آیا
جوش پر دین کے دریا روان میں آیا
اور مہکے تا بہ چرخِ برین نور کی جو چین پہونچین
تہنیت کیلئے افلاک سے فوجین پہونچین

۱۸

قدسیون نے درِ دولت پہ کیا آکے مقام
آستانے پہ جھکائے ہوئے سر بہر سلام
سنکے مژدہ یہ بڑے دیدار کیلئے آئے امام
جلوہ گر مہر کے دامن میں ہوا ماہ تمام
خوش تھی مادر کہ چراغ آگیا کاشانیکا
رخ میں وہ نور جو پردہ تھا زچہ خانیکا

١٩

وہ عزیزوں کی مسرت وہ نشاط احباب
واہ ری فصل جو کھولے ہوئے تھی عیش کے باب
یاد رہے منزل مقصد کہ ہے عمر شتاب
حق شناس آئے کہ طے کر گئے راہ ثواب
رب کعبہ کا جو تھا حکم وہ ذیشان نے کیا
جانشین نبی مرا قبلۂ ایمان نے کیا

٢٠

جس زمانہ میں ہوا زینت مسند یہ بشر
سب نے دیکھا کہ ہے ویسا ہی نبی کا دلبر
خود بخود نفس نبی کی یہ دلالت اس پر
کہ وہی صورت و قد ہو بہو ہے شکل پدر
کرم و جود وہی خلق وہی علم وہی
دین و دنیا میں وہی طرز عمل علم وہی

٢١

شہ کی باتوں سے کہ پہلے ہی سے یہ تھے عالم
ہے روایت میں کہ جب تھا متوکل ظالم
نامہ لکھا کہ ہے مشتاق شہ دین راقم
کہ یحییٰ سے تو ہو جانب یثرب عازم
معتمد جو تھا وہ خط بھیج دیا ہاتھ اوسکے
تین سو اور ملازم بھی کئے ساتھ اوسکے

٢٢

دوستے یحییٰ کے فقط تین یہ مخصوص جوان
اک عجب حیدر کرار کا اک سے ایمان
مختصر دو تین ہوا کرتی تھی تسکین کا سامان
نہ وہ خاموش نہ رکتی تھی کہیں اسکی زبان
قافلے کا گذر اک دشت میں ناگاہ ہوا
آدمیوں سے تھا خالی یہ وہ گمراہ ہوا

٢٣

قول اونکا ہے علی ہیں جو تمہارے والی
نہیں قبروں سے کوئی بقعۂ زمیں کا خالی
کتنے اس دشت میں بنیاد سکونت ڈالی
پاس بستی نہیں ایسی ہے پریشان حالی
دفن کوئی نہ یہاں ہوگا جگہ ایسی ہے
بات حیدر کی وہ فرمائی ہوئی کیسی ہے

۲۴

مژدہ وہ ہوا مومن نہ جواب اسکا دیا
ہمرہان دشمن دین کے ہوئے وہ اک تھا
پہلے ان لوگوں کو ہے شب میں جو ہوچکا یحییٰ
خط وہ یا جائے تو فرمانے لگے شاہ ہدا
آج آرام تو کر چلنے سے انکار نہیں
ہو گئا سامان سفر کل ابھی تیار نہیں

۲۵

دوسرے دن وہ گیا پھر شہ ابرار کے پاس
دیکھتا کیا ہے کہ سلواتے ہیں جامے لباس
دن وہ ہے کہ شدت گرما سے پریشان ہیں حواس
دیکھ کر یہ کہا یحییٰ نے کرو دن کیا یہ قیاس
پھر یہ انکو نہیں کیا یہ سفر پیلا ہے گا
اون سے کپڑوں کی اسوقت ضرورت کیا ہے

۲۶

تیسرے روز جو پھر خدمت مولا میں گیا
لایا تھا جا کہ ظاہر ہے ملبوس نیا
شہ نے خدام کو بانٹا وہ لباس سارا
پھر تو یحییٰ کا تعجب ہوا کچھ اور سوا
دلمیں یہ تھا کہ امام انکو جہاں کہتا ہے
ہوشیار ایسے کو ذی ہوش کہاں کہتا ہے

۲۷

تب ہوا حکم یہ حضرت کی زبان پر جاری
اے قیامت زدہ حاکم نہیں اب دشواری
اپنا سامان سفر ہو گیا کر طیاری
ہے گئے رخصت ہو کے کی شہ نے طلب اسواری
نکلے جب شان رسول عربی سے مولا
ساتھ یحییٰ کے چلے شہر نبی سے مولا

۲۸

اپنے تھے کچھ رفقا سالک راہ آداب
متوکل کے ملازم بھی تھے ہمراہ رکاب
منزلیں کہتی تھیں خضر رہ ایمان یہ ہیں
جسطرف لیگئے تشریف شہ عرش جناب
زینت تخت نبی فخر سلیمان یہ ہیں
اوڑھنگی چہرۂ اعجاز و کرامت سے نقاب

۲۹

نور برساتی تھی دستار شہنشاہ غنی
عطر بیزی وہ قبا کی وہ عبائے مدنی
حسن وہ پھول سی دستار کا وہ گلبدنی
عکس رخسار سے گلگوں تھا عقیق یمنی
پھولوں پہ جو پڑتی تھی چھوٹ رخ انور کی
دھوپ میدان کی دب پاؤں تبا سے سر کی

۳۰

بس گئی خاک شفا یوں کہ گری گل کیا تھا
دامن کوہ پہ جھونکا تھا پر اقدس عبا
پھول سے وقت تھا بلبل کو چمن کا ناز دیا
آئی خاک کو بھی رنگ گل باد صبا
خود بخود جس سے گلشن کی ہوا کھانے لگی
[illegible] زلفوں کی خوشبو سے [illegible] لگی

۳۱

رفتہ رفتہ وہ زمیں ہو گئی شہ دیں عرش نشاں
بحث ہر فن پہ یوں تھی ہوں دبیرین بن جہاں
طول میں عرض میں کو یوں تھا وہ قبلۂ بیاں
نہ کہیں گھاس کی بوٹی نہ درختوں کا نشاں
تھا وہ وقت اور وہ دشت میں باد سے بھرا کچھ بھی نہ تھا
کہیں بستی کے گماں اس کا نشاں کچھ بھی نہ تھا

۳۲

فصل تھی گرم تھی کہتے ہیں کہ تھی نہ طاق
بیت تھا جو دو ورق
وہ تپش جس سے ساز کا ہوئی تغیر رونق
پھیلتی کو سورج کی اڑن گرمی تھی تق
ذرے سے باد سے ناکام ہوئے ارمان بے
دل بہ سوز سے اجزا سے پریشان کے

۳۳

وہ کڑی دھوپ وہ میدان میں ہوا کی گرمی
آفت جان وہ بیابان تھا بلا کی گرمی
شعلۂ خاک پہ بازار قضا کی گرمی
بھونے دیتی تھی زبانوں کو صدا کی گرمی
ماہ رو مست تھے راحت آہنی بیتابی تھی
گرم ہر شے تھی مگر گرمی رفتار نہ تھی

۳۴

تجربہ تھا وہ کہتے تھے یہ ہر راہ کا حال
کہ رہے جاڑے کے عیش لاتے تھے خصال
ناگہاں بدلی ہوا جیسے بدلتا ہے خیال
ابر کا ایک اٹھا آ گئی گرمی پہ زوال
بن میں بادل کا اندھیرا جو غضب چھانے لگا
قافلہ رنگ فلک دیکھ کے گھبرانے لگا

۳۵

وہ ہوا سرد چلی جس سے شجر تھرائے
ہوش پرواز ہوئے اڑ کے شعلے آئے
آدمی کانپ اٹھے اور گرے بادل چھائے
ٹھنڈے اعضا ہوئے روح تن نے صدمہ پایا
حدت مہر ہوئی کیا نہ کوئی جان رہا
کون جز عارف حق وقت کو پہچان رہا

۳۶

بات کہنے میں بڑھی آتی ہوا کی گرمی
سرخ تھے دھوپ سے اب چھائی رخوں پر زردی
گرد کو بھول گئی اپنی بیاباں گردی
گلے ملتے ہوئے صحرا میں بردو پردی
نہ ملی آگ ہوا قافلہ مجبور بہت
ابر میں برق کی آتش تھی مگر دور بہت

۳۷

گرد سے باد مخالف کا ہوا یہ انجام
آ گئی طوفان میں سرگشتہ دل بگڑا کام
ساتھ بچی کے جو تھے عالم بیدیں کے غلام
کہا سے جاڑا ہوئے ایسی نفوذ یقین کے تمام
حفظ میں شاہ کا ہر ایک تو لاثانی تھا
کام آیا وہی ملبوس جو عریانی تھا

۳۸

آنکھیں وہ سوقت کھلیں دیکھ لیا علم جناب
دفن جب ہو گئے مردے تو کیا شہ نے خطاب
کس طرح تنگ ہیں قبریں کوئی دے مجھکو جواب
ہر جگہ زیر زمیں اہل جہاں کہتے ہیں عجب
ابتو ارشاد ید اللہ کی تحقیق ہوئی
کہا یحییٰ نے کہ مولا مجھے تصدیق ہوئی

سلام

ہر ہاتھ کر رہا ہے اشارہ یہ لا کلام
دو دو انگلیاں گواہ کہ ہیں گیارہویں امام
جان علی ہیں دلبر پیغمبر انام
پیارے حسین کے ہیں حسن کا ہے اہتمام
اس بات کو وہ سمجھیگا جو با تمیز ہے
ارمان من و تو کا یہ ہر دل عزیز ہے

مطلع سلام

ہے شیر نیوں کی فوج نگہبان عسکری
لشکر جنون کا تابع فرمان عسکری
کیا پایہ بلند ہے کیا شان عسکری
افلاک پر ہے سایۂ داماں عسکری
عالم پناہ ہیں یہ دو عالم کے شاہ ہیں
نور الٰہ ہیں فلک دین کے ماہ ہیں

سلام ۴۰

واہ رے علم نقی کہتے ہیں اسکو اعجاز
ایسے مولا پہ قرآں کو تو ہو کیوں کر ناز
اب ہے یہ عرض کہ اے حجت حق بندہ نواز
سُن لیں سلطانِ امم اپنے گدا کی آواز
اس فقیر در دولت پہ کرم ہو جائے
راحت قبر کا سامان بہم ہو جائے

تمام شد

سلام ۳۹

وہ تو تھا دین پہ یہ دیکھ کے قربان ہوا
کلمہ پڑھنے لگے کیا ہیں تو مسلمان ہوا
ساتھ تھا جو دشمن حیدر تھا وہ حیران ہوا
منہ سے کچھ کہہ نہ سکا وہ پشیمان ہوا
بحث کا قحط تھا وہ جنگ تھا گمراہ عدو
پیرو شیر خدا شیر تھا روباہ عدو

سلام ۳

صدق وصفا کی جان ہے ایمان گواہ ہے
خالق کی یہ زبان ہے قرآن گواہ ہے
سینے سے آئینے یہ صفائی کو فخر ہے
قربت کا اک نشان ہے عرفان گواہ ہے
کیا بندگی ہے جبہ فدائی کو فخر ہے
رحمت کی آئین شان ہے رحمان گواہ ہے

اے لالہ زار نظم تو کر سرخرو مجھے
تجھسے نہیں عزیز جگر کا لہو مجھے
درکار و من و چاہ نہ آن آب جو مجھے
اک چشمۂ کرم ہے یہ گر تا و ضو مجھے
حاجت کی میں نہ زیر ہوت پھر دعا کروں
مشکل کمال ہی ہے کچھ تو ثنا کروں

طوفان سر امن میں جو سخن کا جہاز ہے

ہان شمع فکر زیب دہ بزم نور ہو
پھر ماہ نو کا مطلع دل سے ظہور ہو
باد خزان نجمن سے گلستان سے دور ہو
اے کلک ایک شاخ نہال سرور ہو
اسرار ہون وہ باد بہاری کی چال میں
یا عجز کر سے جو غورتا آئین خیال میں

وہ ناخدا بلاکہ مجھے جسپہ ناز ہے
تشبیہ دو جنہیں بزم کو دار السلام سے

یوسف لقا عزیز ہے بہر نور کا
عیسیٰ نفس کلیم امامت کے طور کا
جنت میں نوح طرح ہے بین دم اس غفور کا
آدم جہان قدرت رب غفور کا
گل باغ دین کا مثل ہے وجہ کوا سے
اسلام کی روش ہے محمد ہوا اسے

جو کچھ ہوا عطیۂ بندہ نواز ہے
غنچے کھلیں دلوں کے جو تازہ کلام سے

شمس الضحیٰ ہے عالم ظلمت کیواسطے
نجم الہدا ہے منزل رفعت کیواسطے
آب بقا ہے تشنۂ الفت کیواسطے
قہر خدا ہے مہلک نخوت کیواسطے
فرعونیوں کیواسطے غضب رود نیل ہے
نمرودیوں کے حق میں یہ صبر خلیل ہے

جو ہو رہا ہے یہ کرم کارساز ہے

۹

لاؤں کہاں جو کرتی ہے ارشاد انجمن
پیر انیس امام ہے پیشوا انجمن
مجھ سے سخن ہے مستعد داد انجمن
انجم کے دور تک رہے آباد انجمن
پھیکے نہ کیوں کلام کہ محفل ہے نور کی
اونچی ہیں بحر نظم سے موجیں سرور کی
کھائیں ہوا ادھر کے گلشن کی [illegible]

۱۰

لایا ہے رنگ تو جو تماشائے تازہ ورود
ایماں کے رخ کی زیب ہے آرائش تازہ ورود
پایا کتاب شوق نے شیرازۂ ورود
سطروں نے نغمہ سے آج ہیں آوازۂ ورود
پیمانہ دل ہیں میکدۂ اعتقاد میں
ہم کی طرف نگاہ ہے ساقی کی یاد میں
ملجائے باغ خلد کی نہر و شیر و لکا خوش
دن پھول سے کر تریں ترے جام شراب میں

۱۱

ساغر اوٹھا کہ بزم ہے مشتاق ساقیا
بیٹھے ہوئے ہیں یاد میں عشاق ساقیا
دم بھر رہی ہے تیرا ہی اشتیاق ساقیا
لازم ہے مجھ کو [illegible] ساقیا
ہم سب مریض ہیں تو ہمارا طبیب ہے
اوشاد وہ مزا جو غذا کا حبیب ہے
اک نعمت خدا ہے جو دن بھر میں ہو نصیب
ایسی بہار خیر نہ دیکھے جو خواب میں

۱۲

ہو جائے ایک دور مئے لالہ فام لا
قرباں میری آنکھوں کی گردش پہ جام لا
تسکین قلب ہو وہ زباں پر کلام لا
ہاں اے وہاں شیشۂ جاں کے پیام لا
اے خوش گلو صراحی ساقی صدا اٹھا
للہ کہہ معاف جو کچھ ہو کہا سنا

۱۳

ساقی سنا تو ہوگا جو کچھ کہہ گیا سروش

۱۵

اسرار ہین خدا کے یہ خاصان حق تمام
ہے [illegible] انکی ولادت کا انتظام
ہے یہ جناب جعفر صادق کا ہے کلام
جب چاہتا ہے خالق کل خلقت امام
جنت کے ساتھ برگ ملک لیکے آتے ہین
ہم فدا ہے اسکے پدر کو کھلاتے ہین

۱۸

وہ برگ باغ خلد کھلاتے ہین یہ بہا

۱۶

ساقی ولادت آج ہے [illegible] کی
ہمنام جو حسن کا ہے تحت دلِ نقی
پیدا ہوا ہی کے مدینہ مین یہ ولی
پایا لقب مدینہ و عسکر مین عسکری
ائین سے یہ جو نتیجہ دو رگا رہین
اک [illegible] سایہ سب [illegible] ہوا ہے اور ہین

ہوتا ہے اونسے ہول [illegible] آشکا
اہل یقین تماشا یہ علم امام ہے

۱۷

گلگشت باغ شوق مقدر کو چاہیے
رنگین شراب [illegible] سخنور کو چاہیے
عطر بہار عید کے منظر کو چاہیے
پھولونکین لیکے آئے یہ ساغر کو چاہیے
خوشبو کا حال بادہ گلگون سے پوچھیے
سامان درود کا [illegible] سے پوچھیے

مان کے شکم مین ایک یہ معجزہ ہوا
مخصوص اور [illegible]

[illegible]
[illegible] سمجھ مین [illegible]
[illegible]
ارمان [illegible]
[illegible] عشق [illegible]
[illegible]

۱۹

سامان قدرتی تھا یہی بزم عسکری
زیبِ شجر تھا برگ و ثمر میں جو حیدری
بلبل کی صدا میں سنا تھا شانِ سروری
آیا کے رنگ میں گل باغ پیمبری
آگاہ تھا یہ حالت شمس و قمر ہوئی
اب سیر سے ظہر میں شام ہوئی اب سحر ہوئی

گل ہیں جگر فگار نہ غنچوں کے دل ہیں تنگ

۲۰

آئی صبح ولادت شہ عالی سے نظر
پہنے ہوئے لباس جواں تھا جہاں تمام
پیکر تر چلا ہوئے مغرب میں ہم سفر
ہوتا ہے جلوہ گر قمر حضرت امیر
صرف دعا تھا ہر امامت کیواسطے
خورشید آ رہا تھا زیارت کیواسطے

باغوں کے اوج سے فلک اخضری ہے رنگ
سبزے کے فرش پر ہے یہ محفل سحر کی

۲۱

دروازۂ حسن کی تھی جو دروازے زمیں پہ دھوم
شرما کے آسماں نے چھپائے تھے سب نجوم
پیدا ہو رہا تھا نور کا تڑکا علی العموم
آنکھیں شراب بھی کو لیے کیا دیکھا ان شوم
دیکھیں تو روشنی سے ہے کیا حال فرش کا
دامانِ آسمان سے چھنا نور عرش کا

پہنے ہوئے ہیں حسن کا جامہ کلوخ سنگ
شبنم ہے جمع ہو گئی طے راہ دور کی

۲۲

یثرب کی سرزمین ہے یا جنت النعیم
رنگیں گلِ مراد سے دامن ہے نسیم
ہوتی ہے اوڑ کے عطر فدا سازی کی شمیم
باغِ نبی ہے گرم عاشق ہے کریم
اہلِ نیاز شاد ہیں توشہ ہے ناز بھی
ہاں آج ہے بہار سحر کی نماز بھی

۲۳

بیرونِ شہر صبح بہاری کا ہے یہ رنگ

۲۴

چھم چھم جھلک جھلک کے گرے مین اشکبار
شوق حضور سے شہ دین مین بیقرار
ریختے سحر کی وہ چارو نطرف بہار
وہ جو حق کا شور وہ العبد کی پکار
پیچکاریون مین وظیفہ معبود کی طرح
طائر خوشی سے چہچہاتے ہوے بلبل کی طرح

جلتے تھے وہ حسد سے جو دشمن تھے آل کے

۲۵

عکس شفق پڑا تو بنی لالہ زار نہر
مرجان کی شاخ سے بھی بڑھ گئین ہر ایک لہر
سبزہ ہے تندرست جو کمہلاے ہوے تھا زہر
قربان شاخ صبح یہ ہوتا ہے باغ دہر
چھا نرگس اب نہین فصل قدر ا ہوا
وہ عمر بھر کا روگ نہ معلوم کیا ہوا

درگاہ عسکری مین کھلے در کمال کے
اوسکو جو چاہا مدینہ عسکری کرتا تھا

۲۶

لائی صبا یہ مژدہ جان بخش ناگہان
لو آگیا زمین پہ گل گلشن جنان
سرسبز ہے نقی کی مرادون کا بوستان
ہین خاص لال رشک چمن ہو گیا مکان
ہین جمع تہنیت کو بگھے امام کے
بلبل چمن مین حدیقۂ خیر الانام کے

مالک ہوا یہ تخت شہ خوشخصال کے
سامرے مین گیا جو حدیث مین لکھا تھا

۲۷

قاہ نجف کی آنکھ کا تارا ہے یہ پسر
سرتاج مہر فلک آرا ہے یہ پسر
بیٹی مین فاطمہ کہ پیارا ہے یہ پسر
نام خدا رسول کا پیارا ہے یہ پسر
اسکے پسر یہ ہو گا امامت کا خاتمہ
اعدا کے حق مین ہوگا قیامت کا خاتمہ

۲۸
عہد نقی گذر گیا نازو نعمت پال کے

٣٢

کہنے لگے یہ سنتے ہی ستم آسمان و قہر
پہچان میں نہ آتا ہے ان اہل بیت کا امام
کل ہی کا ... ہے حرام
بیٹھے رہیں ... والد و ... امام
بچی اگر وہ ہے تو درندے ... مقام
کہنا پڑا جو ذکر کیا ہے ... بشر

٣١

ارقام ہوں یہ سب واقعہ اشتباہ
سرزد ہوا ہے ان کی ذات پر ... گناہ
دعوی کیا ... میں جائے اشتباہ
ہوں تم ... سے ... گواہ
واقف ... امیر جب ایسے کلام سے
تحقیق چاہی اور نے امام انام سے

٣٠

... دیوں سے عرش زمین کا مقابلہ
یعنی تھا آسمان و زمین کا مقابلہ
... کس سے ایک جان حزین کا مقابلہ
شیروں سے کر دیا ہے دین کا مقابلہ
واقف نہیں تھے قوم زادہ سلطان حضور بین
شیر خدا کے شیر ہیں ان حضور بین

٢٩

... حق وہ زبان ... طلعت جناب
پیاسا ہوں ... مثل آفتاب
والا نے ... وہ ... جواب
نفرت ... کر دو ... اعدائے ... جواب
ماجرا ہے معجزات امام انام سے
پھر بھی ... آئے یعنی اپنے کلام سے

٣٣

فی الفور حکم یہ متوکل نے دیا
عورت نے جب سنا تو ہوا خوف جان کا
جائے وہی درندوں میں جو اپنی جان کو
سنتے ہی وہ آگئی تھرائے دست و پا
امیدوار عفو ہوں سلطان انس و جان
قائل ہوئی کہ جھوٹ کہا تھا ہوئی خطا

۱۵ تمام

۳۴

یہ بات حاسدوں کے دلوں پر ہوئی گراں
اون لوگوں نے کیا ہوگی کہ یہ بیان
آلِ نبی وہ خود بھی تو ہیں پارسے جہان
اونکا اسی طریقہ سے لازم ہے امتحان
دلمیں کہا شقی نے کہ (آج) یہ سمجھے ہیں
دیکھوں تو کس طرح سے وہ محفوظ رہتے ہیں

۳۵

دنیا کے سگ نئے ہیں درندوں سے بڑھکے کلب
صحنِ مکان میں قید سے بیٹھے ہوئے وہ پرغضب
دربند کرکے بیٹھے دربان بے ادب
خود جاکے بام قصر پہ بیٹھا عدوئے رب
کہلا بھیجا کہ امامِ غیور سے
تشریف لائیے کہ ملو تنہا حضور سے

۳۶

ڈیوڑھی پہ اسکی آئے جو سلطان خاص و عام
خم ہوگئے مکان کے نگہبان پئے سلام
دربند کر لیا جو ہیں داخل ہوئے امام
کوٹھے سے دیکھتا تھا لعین ماجرا تمام
پہونچے جو صحن میں تو یہ سامان نظر پڑا
وحشت کدہ مثالِ نیستان نظر پڑا

۳۷

خونخوار شیر اوسمیں بندھے ہیں گرہ بند
وہ سرخ آنکھیں وہ تیزی تندی کی کمند
گرجائے جسم پہ ہاتھ جفا کا کریں بلند
حاکم تھا منتظر کہ ہو پہنچا ہے اب گزند
بیٹھی میں شیر میں نگران ہوئیں اوج پر
تنہا ہیں عسکری یہ انہیں ڈر ہے فوج پر

۳۸

اوس آ ہوئی حرم پہ جو شیروں نے کی نظر
بو آگئی خدا کے اسد کی ملے جگر
نعرے کہاں کے رک گئے دم شکل دیکھکر
قربان ہوکے رکھدے قدموں پہ اپنے سر
حضرت نگاہ لطف کی فرماتے جاتے تھے
دستِ کرم سے جسموں کو سہلاتے جاتے تھے

بقایا نمبر ۱۶

بند ۳۹

کرتا تھا یہ خیال وہ دل میں [illegible]
اس بادشاہ کی بیکسی کیا [illegible] رونا ہے ایمان
ہم بال منقبت سے [illegible] زبان
احسان [illegible] ہو گیا [illegible] قدردان
رو دیا [illegible] چھپایا [illegible]
شیر و [illegible]
ساوات میں ہیں آپ بھی اک صاحب کمال

بند ۴۰

یہ شب تھا کہ یہ جو ازل سے تھا ایسا
کل کے امام ہیں [illegible] اسکے گرد حسد
کرتے ہیں دشت و کوہ سے جو [illegible] کی مدد
[illegible] علم خدا کے ہیں وام و دد
پیدا ہیں نور حق سے [illegible] کو پکار رہیں
فرش زمین پہ [illegible] اسد کو اوتار رہیں
بعضوں نے یہ کیا ستم ایجاد سے سوال
ہملوگ آپکے بھی فضائل بیان کرین

بند ۴۱

رخصت [illegible] شیر و نے مولا علی [illegible]
شریعت لائے [illegible] اپنے عدو کے پاس
کس تعلق سے [illegible] ہوئی [illegible] یاس
چھپا بہت [illegible]
[illegible] میں رسول کے
اسکا نتیجہ [illegible] مجھکو ہوا ملال
شیر و [illegible] کے مرتبہ اپنا عیاں کرین

بند ۴۲

[illegible] جب تھے [illegible] گمان
قالب [illegible] سلطان [illegible] جان
جب شاہ دین کی جا [illegible]
[illegible]
[illegible]
اچھا [illegible]

بند ۴۳

خلقت رجوع اونکی طرف ہوگئی کہاں

۵۲

شب زندہ دار رحمتِ حق سے ہین کامیاب
اوس کے لئے کھلے ہین ریاضِ بہشت کے باب
ہر رات کو ثواب ہے عبادت ہی بیحساب
لیکن ہے کل شبوں مین شبِ قدر انتخاب
مقدور وصف کا نہین قاصر زبان ہے
اس شب کے قدردان کا خدا قدردان ہے

۵۳
مشہور ہو گیا شبِ قدر شہر شہر
رحمت ہے دوستون پہ عدو پر خدا کا قہر
کب کوئی ... بڑھ کے نکلا ہو سینہ چیر کے

مطلع

پیدا ہین جن و انس عبادت کیواسطے
یہ ذوالجلال کی طاعت کیواسطے
یہ گلشن جہان نہین راحت کیواسطے
آئے ہین اس چمن مین ریاضت کیواسطے
آخر ہین سیر گلشن عنبر سرشت ہے
انجام ہو بخیر تو مسکن بہشت ہے

ہوتا ہے شب کو نور سے معمور باغ دہر
یہ شب ہے جو ہزار مہینون سے بڑھ کے ہے

۵۰

مولا کے مرثیون پہ قرأت نثار ہو
مشکل ہے سب ادب مدح شہ نامدار ہو
کیا ذرہ سے ثنائے سپہر وقار ہو
صد شکر خادمِ مومنین جو زینت شعار ہو
یارب بال نیک ہوا اس پہ گناہ کا
دامن ہے تر آل رسالت پناہ کا

تمام شد

۴۹

شب کو جو مسکرا کے کہین دوست و احباب
کیا جانے [illegible] خراب
مین عاصی [illegible] عذاب
شاید [illegible] بہرہ یاب
[illegible] خدا کی ہے
[illegible] صفت خدا کی ہے

کیا اس کا ذکر [illegible] شہر

۵۴

جاگو نمازیوں کہ نہیں صد ثواب کی
ہے رات یا سپہر پہ ہے تیغ عذاب کی
طلعت عجب ہے شب کے رخ بے حجاب کی
کھل مل کے رہ گئی ہے ضیا آفتاب کی
مہتاب سیر گلشن قدرت سے شاد ہے
ہے کہکشاں کہ جادۂ راہ مراد ہے

۵۵

روشن ہے انس و جان پہ سعادت نجوم کی
خالق نے کی قبول عبادت نجوم کی
وہ چرخ اخضری پہ ریاضت نجوم کی
وہ نور کی صفیں وہ جماعت نجوم کی
گردوں پہ محو طاعت پروردگار ہے
دیکھا زمیں پہ جا بجا شب زندہ دار ہے

۵۶

خود سجدوں پہ گواہ ہے پیشانئ قمر
گھٹنوں کی سمت غور کریں صاحب نظر
اسرار یہ ہیں انکا تماشا ہو وہ بشر
لائے جو آسمان کے تاروں کو توڑ کر
سچ ہے نشان شان الٰہی یہ رات ہے
سچ صبح میں ہے کہئے رات کی بیاہی یہ رات ہے

۵۷

جنت ہے اعتدال شب قدر پر نثار
ممکن نہیں کہ آپ ہوا کچھ ہو ناگوار
جاڑا ہو کم جگر ہو جو سردی سے بیقرار
گرمی کی ہو جو فصل تو خنکی ہے آشکار
پوشیدہ ہے یہ رات ہر اک جانتا نہیں
جو اہل معرفت نہیں پہچانتا نہیں

۵۸

عرفوں سے جھانک جھانک کے دیتی ہیں یہ صدا
حلقے نئے بہتی ہیں حوران مہ لقا
ہے کون اپنا چاہنے والا زمین پر
آتی ہے سیر کیلئے فردوس کی ہوا
پھیلا ہے آج رنگ نرالا زمین پر
دنیا کے باغچہ کی وہ گلگشت وہ فضا

۵۱۲

ساقی نذر مہار ہے صہبائے نور سے
موج شراب روشنیٔ برق طور سے
رندو سنو اسے کہ مژدہ عیش و سرور ہے
بادہ کشو نئی بہ ثنا سے حضور ہے
شیریں کلام صاف کا ہو آسمان تک
اک سلسلہ ہو نور کا دل سے زبان تک

۵۱۱

جب تک ہے صبح عید ہی رہتا ہے اہتمام
فکر نجات امت احمد ہے والسلام
چوسے شفق رہیگا جہنم ہیں وہ مدام
پیش امام آتے ہیں اعمال خاص و عام
ہاں اہل بزم شاد کرو دل امام کا
بڑھ جائے دور بادۂ عرفان کے جام کا

۵۱۰

یکساں ہیں پاکے حکم خداوند انس و جان
لاتے ہیں چار گوشوں کا اک قدرتی نشان
دو گوشے اوسکے مشرق و مغرب کے درمیان
اک شاخ فرش خاک پہ اک تا بہ آسمان
پھر جاتی ہے زمین فرشتوں کی فوج سے
سر آسمان کا جھکتا ہے اس اوج موج سے

۵۰۹

افلاک سے اُترتے ہیں جبریل ذی حشم
لشکر ہیں اوسکے نعرۂ تکبیر دم بدم
خورشید حق پہ صدقے ہو وہ نور کے قدم
صد ہا نشان ہیں اونکی ثنا کیا کروں رقم
ہوتے ہیں نصب کعبۂ رب العلا پہ
قربی پہ بیت مقدس پہ طور پہ

۵۱۳

گلچین ہو باغِ مدح کا یہ خاکسار کیا
ساقی کو نذر دیجیے دل اُمیدوار کیا
میخوارہ دیر رہا ہے تجھے کس کا واسطہ
اس رنگ میکدہ کے مقابل بہار کیا
دل کا کنول کھلے گلِ نرجس کا واسطہ
سرخی مے کے سامنے ہے لالہ زار کیا

۱۴

ہوگی کبھی نہ کم تری دستان فیض
کہتے ہیں دو جہان تجھے جان جہان فیض
نقش قدم ترا ہے زمین پر نشان فیض
جلوہ دکھا دے اسکا ہے آسمان فیض
پیدا ہوے او سکے دیکھو لون روشن کلام کو
سمجھو نہیں چاند ہی شعبان کا پیام کو

۱۵

گردش میں آئے جام تو اختر نثار ہوں
حور جنان کی آنکھوں سے ساغر نثار ہوں
او سکے حباب چرخ کے اختر نثار ہوں
ایسی ہو آب و تاب کہ گوہر نثار ہوں
چشم فلک لگی رہے جام شراب [illegible]
باتیں کرے صراحی سے آفتاب [illegible]

۱۶

ہم کو ہے کام باغ مضامین کی سیر سے
آئی ہے نزہت اہل سخن رشک طور سے
قوت وہ دے کہ ترغیب ہیں عالم غیر سے
انجام ہو بخیر ترے کرم کی قسم ہے
اسوقت اوسکی یاد دل میں ہے مقتضی خیر
یاد ہے رسالت کو ترجمان میں ہے

۱۷

وہ بادشاہ دین جو سر عرش کا ہو تاج
نور الہ شمع اسلام کا سراج
کہتے ہیں جسکی ولادت کے جشن آج
کس درجہ قدس میں روضہ زہرا کو احتیاج
باغ نبی پہ لطف خدا ہے جدید ہے
پیدا ہوا گل چمن دین کی عید ہے

۱۸

پھولے نہیں سماتے ہیں جنت کے لالہ فام
مثل گل بہشت شگفتہ ہیں ال تمام
شادی کی انجمن میں وہ حوروں کا انتظام
ایوان سجے ہوئے ہیں تو آراستہ خیام
غلمان ہنس رہے ہیں مسرت کا جوش ہے
جامہ کسی کا سبز کوئی سرخ پوش ہے

۱۹

جنت کی طرح باغ جہاں ہی نہال ہے
فوارہ اُچھلتا ہے کہ پُر از زلال ہے
بیٹھا ہے شاخ گل پہ یہ بلبل کا حال ہے
غنچہ جو ہے چمن میں عجب خوش جمال ہے
نزہت کی انتہا ہے نہ حد ہے شمیم کی
مستی ہے سرو میں ہے موجیں نسیم کی

۲۰

اے جانِ شوق دیکھو فضا سبزہ زار کی
آب و ہوا نے شان بڑھا دی بہار کی
رنگت وہ سے اپنا رنگ طبیعت ہزار کی
یہ فصل ہے عبادت پروردگار کی
ہرگز نہیں پسند کوئی داستان ہے
گلدستہ چاہتے ہیں کہ بلبل زبان ہے

۲۱

ایسی کہاں لگا ہے سماں ہوئے رحمت درود
صنعت کا رنگ ہر ورق گل کرے نمود
واجب ہی قائم معرفت واجب الوجود
وہ پھول ہے کہ پہ عالم دین پڑھتے ہیں درود
قدرت کے راز مصحف گل میں ہیں بار بار
کیا جانے عندلیب کہ حرف آشنا نہیں

۲۲

ہر سمت توسنِ طرب انگیز دیکھئے
پھولوں سے پہلے نہال دل آویز دیکھئے
ہاں کو ادھر نسیم گہر ریز دیکھئے
شبنم سے حسن سبزۂ نوخیز دیکھئے
قطروں میں آب و تاب ہے دندانِ حور کی
رکھی ہے جانماز پہ تسبیح حور کی

۲۳

نہریں چمن میں ڈھونڈ رہی ہیں جنا کی راہ
اُٹھ اُٹھ کے موجیں دیکھتی ہیں صنعتِ الٰہ
شاخوں کے سر ہیں فرش زمیں سے لگے ہوئے
پانی کے بلبلوں کو ہے باغ ارم کی چاہ
پتوں پہ سجدے کرتے ہیں غنچے کھلے ہوئے
فوارہ میں ہے نعرہ قد قامت الصلوٰۃ

۲۴

... دین خدا کو ... ملا
دل بڑھ گیا نبی کو وہ بخت علی ملا
پیدا عسکری کو فضل خدا سے پسر ملا
روشن ہوا مکان وہ نور نظر ملا
جنت میں دل کھلا ہوا ... بن گیا
فانوس شمع طور زہرا فاطمہ بن گیا

ہر سمت اوج رایت اسلام پاگیا

۲۵

کرسی نشین ہوں بنائے زمانہ فاتح عالم
پردے کا ہے مقام یہ ہوتا ہے انتظام
اللہ رے جلالت کا شانہ امام
ایسا کمین ہوا ہمین پردے کا اہتمام
قدرت نے خود دست کیا خاص طور سے
پوشیدہ تھا یہ راز ہر اک اہل جور سے

گمراہوں کو نجات کا رستہ بتائیگا
فاش انکا پردہ ہوگا جو دشمن ہیں دین کے

۲۶

ممکن نہیں کسیکو یہ پردہ ہو دستیاب
وہ بھید ہیں رموز کہ جن کا نہیں جواب
خالق کے علم میں تھا کہ ہیں بیشتر خراب
بچ ... اسکے واسطے غیبت کا ہے حجاب
پایا نہ بھید ظالم کے سامان بڑے ہوئے
آنکھوں میں جو نفوس کے پردے پڑے ہوئے

بنیاد کفر کی جو زمین سے مٹائیگا
نا اہل بن سکیں گے نہ حاکم زمین کے

۲۷

وارث تھا اوس نبی کا جو مولود تھا
پیدا ہوا قریب پردہ قدرت جو با خدا
کھلتے حجاب سے کہ روحی لہ الفدا
امت کا پردہ دار وہ عالم کا مقتدا
کیا کاشف رموز پیمبر کی ذات تھی
یہ بھی بتا گئے کہ جو پردے کی بات تھی

۲۸

فرما گئے تھے آپ وہ آخر میں آئیگا

۲۹

مالک و داور کا ہوگا خزانہ جو ہیں نہاں
پردے سے اُٹھتے ہوئے وہ خود خالق کی عیاں
کیسی زمین و قیصرین اُٹھتے و دیہاں
علم اور سما ہوگا پردہ افلاک میں بیاں
کیا ہوگا مرد و کل کی تحریر مقام ہے
ہوگی نہ بات حسب ہستی ادا مرے

۳۰

پیدا ہوا وہی شہ دین حجت اللہ
پر تو ہ تیر سے سیرت سے گئی ہ
تقصود ہے وہ قبلۂ عالم ہے خیرہ ہ
جو در از جانتے ہیں امین شاہ
و دربار عسکری کا ترقی جانتے ہ ہ
مومن ہے جو اس کی طرف جانتے ہ ہ

۳۱

سرور ہے کہ خلق ہوا شہ کا جانشین
مولا ہے ابھی ہو گا یہی رہنمائے دین
پیدائش امام سے ہوئی زمین
نازاں سکان تھا کہ ہوا ہے عجب مکین
تھا ذات پاک پر جو امامت کا خاتم
ہوتا تھا معجزات ولادت کا خاتم

۳۲

اُفق میں جا چکا زمین پر رکھا قدم
سر کو دیا امام نے قبلہ کی سمت خم
بجھ سے ہے بعد بھی انگلی ہوئی علم
پڑھنے لگے رسول کا کلمہ اُسی دم
وردِ زبان پاک ہوئے اوصیا کے نام
سب جانیاں شرع حبیب خدا کے نام

۳۳

بچہ وہ تھا کہ بلبلِ فردوس ہو نثار

ایسا اثر کہ ہو دل دشمن بھی بے قرار
حیران تھے سب طفل ہو یا نوجوان

کرتی تھی روحِ حضرت داؤد افتخار
مخلوق ایسے بھی ہیں یہ خالق کی شان ہے

گویا کلام کرتے تھے محبوب کردگار
(الف ابجد ۱۴۲)

سنہ [illegible]

پھر دولا علاج ہے دیکھو کیا کریں
اپنا علاج یہ ہی بہت دور کیا کریں
ویرانی ہے ظالم دوبارہ مجبور کیا کریں
جب ہے ظالم ہر سو ہے یہ بندہ مجبور کیا کریں
اعمال بد سے راہ نکالی عذاب کی
توفیق کر عطا ہمیں کار ثواب کی

کر اپنے فضل سے جرم ہمارے ہوں معاف

سنہ [illegible]

اب آگئی دعا کہ ہو پر دین کا ظہور ہو
کچھ ہوا اور مہدی ہادی کا نور ہو
آئے زمین ملک فلک سے جلوس حضور ہو
روشن جہان ہو ہر سو کفر دور ہو
پھر جگہ علم امام مبین کی سپاہ کا
دیکھا نئے زمانہ میں اس بادشاہ کا

رستے ہیں خوفناک یہ ہو جائیں صاف جلد
ہر بات ہو ثواب کی ہر کام نیک ہو

سنہ [illegible]

و تمالی ہیں چکیں قانون فلک جناب
بارہ وہ اور سے جاند سے مثل آفتاب
دینی طرف آگئی تھا یہ مضمون لا جواب
موجود حق ہوا ہے باطل ہے انقلاب
نابود ہونے والا ہے باطل زمانے میں
پیدا ہوا ہے کیا شہ عادل زمانہ میں

اہل خلاف پست ہوں مٹ جائے اختلاف
محکوم ہو تمام جہاں حکم ایک ہو

سنہ [illegible]

پھر بارگاہ حق میں یہ کہتے ہیں وہ دعا
وعدہ ہے جو اچھا ہے کیا ہے جو وفا
کامل ہو [illegible] صاحب بری قلب [illegible] خدا
ثابت قدم رہوں وہ تو ثانی ذکر عطا
[illegible] میرے اور حق سے دین کو
انصاف اور عدل سے [illegible] زمین کو

دین خدا کا قاف سے دورہ ہو تا بہ قاف

۱۵ تمام

۳۹

وہ صبح آئے جو ہو تجلی میں لاجواب
کعبہ کی پشت پر نظر آئے آفتاب
ہوں مشرقین جس کی شعاعوں سے بہرہ یاب
سمجھے سحر کو ایسا ہر اک موسم شباب
سمجھا ہوں سبزپوش تو سہرہ ایک اُٹھے
گلزار دین میں [illegible] وہ چمک اُٹھے

۴۰

عرفان صبح میں ہیں جو آوازِ جبرئیل
آپس میں ذکر ہو کہ بہار آئی بے بدیل
اب ختم ہے خزاں کی ہو گھٹی مدت طویل
رجعت سے باغ میں ہے شگفتہ گلِ خلیل
مخمور شراب شوق سے باد شمال ہے
محشر نما اداؤں قیامت کی چال ہے

۴۱

بدلی ہوا تو بدلے ریاض جہاں کا رنگ
کس اوج پر ہے سبزۂ پائندگی کی امنگ
کرتے ہیں سجدے شاخ سے بالائے کوہ تنگ
گلے ہیں جنگلوں میں لگے آہو و پلنگ
معدوم ظلم و جور عدالت کا دور ہے
وہ انتظام دین کہ دنیا ہی اور ہے

۴۲

یا رب ہرا ہو گلشن ایمان ہر اک طرف
سجدے ہوں اور تلاوت قرآن ہر ایک طرف
ہوں شہ کے نام پر قربان ہر ایک طرف
عیدیں منائیں روز مسلمان ہر ایک طرف
ہر ملک میں حکومت آل رسول ہو
خالق مرے دعائے [illegible] قبول ہو

تمام شد

مطلع ۱

کیا [illegible] حدیقۂ آلِ رسول ہے
پیدائش چمن کا سبب ایک پھول ہے
اس آلِ پاک کی برکت آشکار ہے
کثرت ہوئی ہے جس سے وہ ذات بتول ہے
اک فاطمہ سے نسل نبی برقرار ہے
کوثر کے سورہ کی یہی شان نزول ہے

(برنز ۱۸)

ص۵

لطف کی گرد باغ جہان سے نکل گئی
آفت جو تھی زمانہ کے سر پہ وہ ٹل گئی
صحراے بے گیاہ کی صورت بدل گئی
بیخود ہوئی نگاہ جو سوے چمن گئی
فرحت عیان ہے حال سے باد بہار کی
بیشک ہے فضا چمن روزگار کی

ص۶

باغِ جہان نمونۂ خلدِ برین ہے آج

ص۴

معصوم کس کی نسل مین ہین آپکے سوا
گیارہ امام حیدر و زہرا کے دلربا
بارہ مع علی ہین یہ امت کے رہنما
دنیا نہ ہو اگر نہ رہے حجت خدا
اس عہد کا وہ صاحب اور رنگ تو تا ہی
عالم مین جشن جنکی ولادت کا آج ہے

اہلِ جہان پہ لطفِ جہان آفرین ہے آج
مومن ہین شاد مقصدِ دل کے حصول سے

ص۳

اترے جو کرکے طے ہوئے ابرو ہی یقین
دنیا مین خاندان کا اوج نشان ہین
اللہ کے کرم سے بڑی نسل شاہ ہین
کیا کیا پسر نبی کے ہوئے زینت زمین
جتنے ہین نور عین علی و بتول کے
فرزند ارجمند وہ سب ہین رسول کے

پنہان ہے ظلم کفر کہین سے کہین ہے آج
قائم جہان ہے قائمِ آل رسول سے

ص۲

جو تا ولد ہوئے کہے مین اترا سے ترتیبا
یہ قوادہ عادتے کئی ہی کا ہوے اقبا
کہنے لگے یہی شہ عالم کو ہے ادبا
پہونچا جو رنج ہو گئی فورا عطا ہے ربا
خالق نے غم کو دور ہے کر دیا
بشاش دل کو سورۂ کوثر سے کر دیا

دنیا مین آمد آمدِ سلطانِ دین ہے آج

۷

جنت میں رنگ قدرت حق آشکار ہے
رنگین چمن میں ابر کرم عطر بار ہے
کوثر کی موج موج میں تازہ بہار ہے
طوبیٰ کی شاخ شاخ جو ابر نگار ہے
اہل بہشت کے ترو تازہ و باغ ہیں
کیا باغ باغ بزم نشینان باغ ہیں

۸

خالق نے عرش و فرش کو آراستہ کیا
بندوں کو اپنے مژدۂ جان بخش یہ دیا
آتا ہے وہ زمیں پہ جو ہے نور کبریا
پیدا ہوئی ہے خاک سے افلاک تک ضیا
کچھ آج شان دائرۂ چرخ اور ہے
غل ہے کہ آفتاب امامت کا دور ہے

۹

ہر سمت نور قدرت رب مجید ہے
مرغوب خلق صنعت خالق کی دید ہے
شادی پکارتی ہے کہ غم ناپدید ہے
اک طرفہ یوم عید یہ روز سعید ہے
سکتے میں اہل نار ہیں آوازیں بند ہیں
وہ نور ہے کہ شان فلک تک بلند ہیں

۱۰

ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں دار السلام سے
رشک چمن ہیں دشت نئے انتظام سے
گلزار بحر و بر ہوئے فیض امام سے
بادل اٹھے ہیں سر کو اپنے مقام سے
سامان ہے یہ قاصد داور کے واسطے
صحرا لئے ہے پھول نچھاور کے واسطے

۱۱

اللہ رے وقار دل و جان مصطفا
دم بھر رہی ہے گلشن ایجاد کی ہوا
نقش قدم چراغ صراط نجات ہے
پیارے رسول کے گل گلزار مرتضا
مجموعہ صفات شہ دین کی ذات ہے
مالک جنان کے مہدی دین حجت خدا

۵۱۵

اب مانتا نہیں دل بیتاب ساقیا
لازم ہے آج دعوت احباب ساقیا
لا بھر کے ساغر مے نایاب ساقیا
ہو آفتاب زینت مہتاب ساقیا
تیری نگاہ مے سے جوش ولا بڑھے
چشم قدح سے دیدۂ دل کی ضیا بڑھے

۵۱۶

اے قلزم سخائے عرفان کا جام دے
کوثر کی سیر کا ہے ساغر پیام دے
عالم میں فیض عام ہے رب مجید کا

۵۱۷

ماہ منیر بزم سخن میرے ساقی کہاں ہے تو
اے شمع حسن رونق بزم جہاں ہے تو
گردون ہے جس سے پست وہ عالی مکان ہے تو
رندوں کے باغ شوق کا سرو روان ہے تو
بینائے مے کے رنگ سے تشنہ دشاد ہے
سرسبز جسکو دیکھ کے باغ مراد ہے

وہ مے پلا جو لطف سخن کا کلام دے
ساقی گلے تو مل کہ یہ ہے روز عید کا

۵۱۸

مجاہے یہ مقام وجد قلابازیاں … مرتضی
آوازہ درود ہے تا عرش کبریا
پڑھتا ہوں اب وہ نظم جو ہے اصل مدعا
یعنی ولادت شہ عالم کا ماجرا
ہیں جس کلام میں لہرین سرور کی
نور خدا کے ذکر سے محفل ہے نور کی

۵۱۹

… ما … ہوا مدینے
… زینت … ہوا مدینے
… وہ … آل … گیا مدینے
… بزم شاہ میں … ہوا مدینے
پیش نظر ہو چاند کی صورت جناب کی
گرمائے چشم دل سے ضیا آفتاب کی

دے تام پر رسول کے نذر امام دے

۵۲۰

اے بخت اگر تری کیا ثنا کروں
دل کو نثار کر دوں جاں کو فدا کروں
عاجز ہے فکر ذکر فضائل میں کیا کروں
حضرت کا نام لیکے پیا پس عدا کروں
دعوائے مدح سید والا محال ہے
کیا عقل کی بساط ہے کیا شے خیال ہے

۵۱۹

افاق میں شرف ہے عالم کا ہے عیاں
فرماروا ہے چرخ و زمین صاحب الزماں
محبوب حق کے پارۂ دل شاہ انس و جاں
روحی فداک اے سبب رونق جہاں
شہرہ امام عصر کا ہے کائنات میں
نور سے بنی ہے آپکی شمع حیات میں

۵۱۸

پہونچا آج ہم غلاموں کو حاصل ہے سرور
بخشا گیا قصور ہے خلد کے قصور
حیران ہے مہر دیکھ کے روئے زمیں کا نور
تشریف لائے عالم انوار سے حضور
یہ چاند یادگار رہا عز و جاہ میں
طالع عجب قمر ہوا شعبان کے ماہ میں

۵۱۷

ناز خدا کی ہے سرور شاہ دیں ہوں میں
ختم خدا شاہزادۂ روح الامین ہوں میں
ادنیٰ غلام سرور گردوں نشین ہوں میں
زو قرکشا مدح امام مبین ہوں میں
میں کیا ہر ایک سمت ہے غل واہ واہ کا
چاروں طرف ہے ملک [illegible] پادشاہ کا

۵۲۱

دیکھیں خدا کی شان محبان بے ریا
ہے عسکری کے چاند کی پھیلی ہوئی ضیا
آتی ہے تہنیت کی صدا دو جہان سے
روشن ہے نام نامیٔ سردار انبیا
اتری ہے فوج قدسیوں کی آسمان سے
ہے شور آمد مہدیٔ [illegible]

ماہ تمام

۲۲

سامان ہوئی ولادت حیدر میں تھا تمام
کعبہ میں جو ہوا تھا وہی پھر ہے انتظام
جبریل کی وہ شان وہ شوکت وہ احتشام
بر میں لباس فاخرہ وہ فخر کا مقام
حالت بدل دی نور نے دنیائے زشت کی
موج ہوا سے آتی ہے خوشبو بہشت کی

۲۳

واقف ہے جناب حکیمہ سے پیشتر
اک روز عسکری کے مکان میں ہوا گذر
کہنے لگا یہ مجھ سے مرے بھائی کا پسر
احسان مجھ پہ ہوگا ہمیں رہیے رات بھر
میں نے کہا کہ عذر نہیں مجھ کو رہنے میں
پر مصلحت ہے کیا مرے پیارے کے کہنے میں

۲۴

عالم پہ چھپی ہے اسے مرے بھائی کی یادگار
تم ہو امام خلق پیمبر کے وارثدار
اتنا بتا دو کام ہے کیا مجھ سے نثار
بولے امام قدرت حق ہوگی آشکار
نور سے نظر پڑے مرے امامت تمام ہے
پیدا وہ ہوگا جو مرا قائم مقام ہے

۲۵

باہر گیا یہ کہہ کے وہ خورشید لا زوال
سورج ہوا غروب مسرت ہوئی کمال
شب آئی لیکے وہ افضال ذو الجلال
ترحیں گل مراد کو پا کر ہوں میں نہال
چھٹا نور کا نبی کے چمن میں برس گیا
سارا مکان نکہت جنت سے بس گیا

۲۶

بیت الشرف میں آیا نظر قدرتی حجاب
[illegible]

اوس پردے میں جھلکنے لگا اک آفتاب
پھیلی تھی چاندنی سی یہ عالم تھا فرش کا

گھر میں وہ روشنی تھی کہ جس کا نہیں جواب
اترا زمیں پہ وہ جو ستارا تھا عرش کا

(نمبر ۱۸)
پیدا ہوا چراغِ مزارِ ابو تراب
[illegible]

۲۷

فرماتی ہیں حلیمہ کہ خاتون ذی وقار
نرجس کے پاس آکے ہوا مجھ پہ آشکار
سجدہ زمیں پہ کرتا ہے اک طفل گلعذار
خم ہے سر نیاز سوئے آفریدگار
جاری زبان طفل پہ حمد الٰہ ہے
کہتا ہے رعب رخ کہ یہ شاہوں کا شاہ ہے

۲۸

اس واقعہ سے دیکھو تو ہوا کمال
جا کر بیان کیا حسن عسکری سے حال
اپنی پھوپھی سے کہنے لگے شاہ خوش خصال
حیرت کی جا نہیں یہ ہیں اسرار ذوالجلال
میری زبان پہ جو وہی اسکی زبان ہے
قدرت خدا کی ہے یہ اماموں کی شان ہے

۲۹

جاتے درود پڑھتے کریں شکر مومنین
سرتاج کائنات ہوا زینت زمین
پورا اختیار تو اپنی تقدیر پہ نہیں
اب ہے حجاب غیب میں وہ آفتاب دین
زندہ ہے مثل خضر پیمبر ہیں مر سا ہوئے
ہے غم فراق دلوں پر دھرا ہوئے

۳۰

کیونکر نصیب کام ہمارا بنا سکے
خاک اوس قدم کی کون جبیں پر لگا سکے
اعمال سد راہ ہیں کیا کوئی جا سکے
کس کی مجال پردۂ غیبت اٹھا سکے
صد حیف شان شاہ امم دیکھتے نہیں
آتے بھی ہیں حضور تو ہم دیکھتے نہیں

۳۱

تدبیر وہ نہیں کہ ہو بار گناہ سے ہم
دنیا میں اپنے ہاتھوں سے ہیں پائمال ہم
قیا ۲ ہم: [illegible]
کفار کا نفاق ہجوم غم و الم
بیمار [illegible] کیا کرم کریں
منہ پھیرتے نہ آپ تو کیوں ہوتے یہ ستم
(اقبال ۱۸)

۳۲

ترشندہ ہو سے کلیجے میں جلدی کٹو رہے ہو
پیدا ہیں ہوں قتل کفر زمانہ سے دور رہے ہو
حاضر ہوں شیعہ اپنے کرم سے حضور رہے ہو
حضرت کریں جہاد تو دیکھو سرور رہے ہو
واقف ہوں میں کہ وارث دارالعوارین
داری ہوں غرق آب دم ذوالفقار ہیں

۳۳

شمشیر حیدری پہ جھکی نظر ہے
میدان فتح کفر سے کسی نظر ہے
بجلی وہ ہو زمین سر کی نظر ہے
طاری ہو وجد موت پہ جو کی نظر ہے
تلوار فتح ہو رہے اعمال سے رہے
جوہر اجل کا دام ہوں و بال سے رہے

۳۴

تکبیروں سے ہر ایک چمن کا پتہ لگے
موت پہ جو چمن تو شکر کیں کا پتہ لگے
طرا سے پھر جو تیغ ہیں کا پتہ لگے
نعروں سے غازیوں کا پتہ لگے
دم بھر میں ظلم و جور کی بستی اجاڑ ہو
منزل و فنا کی سنگ تو کہیں بہار ہو

۳۵

وہ دن بھی آئے گا کہ فرو تکو دیکھ بہال ہیں
بھاگیں جو رات سے راہ بہ خصال ہیں
دیکھا ہو خوب و صلے دیکے نہال ہیں
نعرہ ہو قدم کو تو حیدر سنبھال ہیں
سارا جہاں ہو تابع فرمان امام کا
سکہ رواں ہو شاہ دو عالم کے نام کا

۳۶

اب دور چرخ سے نہ فراست ملول ہو
اہل جفا پہ قہر خدا کا نزول ہو
یارب ظہور جلد ہو امن و شاہ کا
آئے وہ صبح غنچہ دل کھلکے پھول ہو
بقیہ جلوہ گر ہوں ختم یہ فرقت طول کا
پائے عروج دین رسالت پناہ کا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ ماہ تمام باہتمام محمد صادق پرد پرائٹر ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء
چھپ کر ہدیہ ناظرین ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات تاریخ طبع ماہ تمام مصنفہ ماہر فن تاریخ گوئی عالیجناب مولوی سید یونس حسین صاحب یونس زیدپوری

از ماہِ انس حسن ماہِ تمام شد تمام

۱۹۳۶ء

چودہ مولود فراست نے جو تصنیف کیے	بیشک الحق کا نہ ایک اور نہ سوا ہوا تمام
بہرِ تاریخ پس و پیش ہے کیا اے یونس	کہہ یہ کہہ جھومکے پڑھکر ہے یہ تو ماہِ تمام

۱۳۵۵ھ

اے فراست مدح خوانِ آلِ احمد آپ کو	دے جزا اللہ پیغمبر صلہ اور دوام
آپ کا ماہِ تمام ایسا ہے جسکو بار بار	شوق سے دیکھینگے اربابِ بصیرت اور تمام
کلمۂ حق بھی ہے اے یونس یہ ہے تاریخ بھی	لکھ یہ لکھ یا ان جھومکے پڑھکر ہے یہ ماہ تمام

۱۳۵۵ھ

دیگر از غلام عباس رضوی ناصر زیدپوری تلمیذ حضرت مصنف مدظلہ العالی

از فراست نظم شد ماہ تمام	ہچو ماہِ کامل این ہم بیمثال
ہست مدحِ مصطفٰے و آلِ او	مہر را باشد زوال این لازوال
شد پئے تاریخ زیب چرخ نظم	شمس با ماہِ تمامش چون ہلال

۱۳۵۵ھ

قطعات تاریخ

اے شاعر عصر و شاعر آلِ رسولؐ　　نظم تو جہان بطرزِ مثنوی گرفت
ناصر پئے سال مصرع روشن گفت　　از ماہِ تمام شمس ہم نور گرفت

سنہ ۱۹۳۶ء

نتیجۂ فکر بلند جناب مولوی محمد سعید عامر صاحب عامر زیدپوری برادر زادۂ حضرت مصنف

کرد تنظیم کتاب نورِ حسانِ زمان　　آفتاب زر نگار از بر ورق باشد خجل
مصرع پر نور اے عامر رقم کن بہرِ سال　　جلوۂ ماہِ تمامش بنگرم از عین دل

سنہ ۱۳۵۵ء

از مصنف

ہزار شکر کہ میلادِ چاردہ معصوم　　نمود نظم بوقت قلیل ہیچ مدان
بگفت طبعِ مصنف بسال طبع کتاب　　عروجِ ماہِ تمام ست زیب دہ بجہان

سنہ ۱۳۵۵ھ

گذارش منیجر صادق پریس } حضرات مومنین والا تمکین کیخدمت مین یہ ہی کہ یہ پریس اور صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ صرف آپ ہی حضرات کے لئے ہے اسمین ارزان نرخ پر مراثی و نوحہ جات و دیگر کتب مذہب شیعہ ہدیہ ہوتے ہین اور طبعات کا کام اچھا اور ارزان نرخ پر کیا جاتا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ توسیع دین اسلام مذہب حقہ اثنا عشری لہذا آپ حضرات دامے درمے قدمے سخنے سے اسکی ہمت افزائی فرما کر ثواب آخرت اور دعائے آل محمدؐ سے فیض یاب ہوجیئے جیسا کہ عالیجناب سید فرحت حسین صاحب فراست نے اپنے واسطے بہشت مین قصر بنائے موافق حدیث شریف کے خداوند عالم اونکے مقاصد دینی اور دنیاوی بر لائے آمین آمین